پسندیدہ، بااختیار تخلیقی اور دوستانہ ماحول میں سیکھنے کے لیئے ایک مکمل رہنما

خصوصی کتابچہ 2

کثیر الجماعتی تدریس کے لئے عملی مشورے

رہنما برائے اساتذہ

Inclusive
Learning-Friendly
Environments

UNESCO

United Nations
Educational, Scientific and
Cultural Organization

Practical Tips for Teaching Large Classes: A Teacher's Guide
Bangkok: UNESCO Bangkok, 2006
iv+58 pp.

(Embracing diversity: Toolkit for creating inclusive, learning-friendly environments Specialized Booklet 2)

1. Inclusive education. 2. Large classrooms. 3. Teacher's guide. 4. Corporal punishment. 5. Positive discipline.

ISBN 92-9223-095-6

© UNESCO 2006

Published by the
UNESCO Asia and Pacific Regional Bureau for Education
920 Sukhumvit Rd., Prakanong
Bangkok 10110, Thailand

Chief Editor: Caroline Haddad
Design/Layout: Sirisak Chaiyasook

The designations employed and the presentation of material throughout the publication do not imply the expression of any opinion whatsoever on the part of UNESCO concerning the legal status of any country, territory, city or area or of its authorities, or concerning its frontiers or boundaries.

APL/06/OS/53-500

- First Urdu edition of this booklet was published by UNESCO Islamabad, Pakistan Office in 2007
- Second edition: October 2010

جملہ حقوق محفوظ ہیں
اُردو ترجمہ

United Nations
Educational, Scientific and
Cultural Organization

UNESCO Islamabad
7th Floor, Serena Business Complex, Khayaban-e-Suhrawardy
P.O.Box 2034, Islamabad, Pakistan

Phone: +92-51-2600243-49
Fax: +92-51-2600250
E-mail: Islamabad@unesco.org
Website: www.unesco.org.pk

Disclaimer: This booklet was independently translated by the UNESCO Islamabad, Pakistan Office.

ISBN 92-9223-095-6

پسندیدہ، بااختیار تخلیقی اور دوستانہ ماحول میں سیکھنے کے لیئے ایک مکمل رہنما

خصوصی کتابچہ 2

کثیرالجماعتی تدریس کے لئے عملی مشورے

رہنما برائے اساتذہ

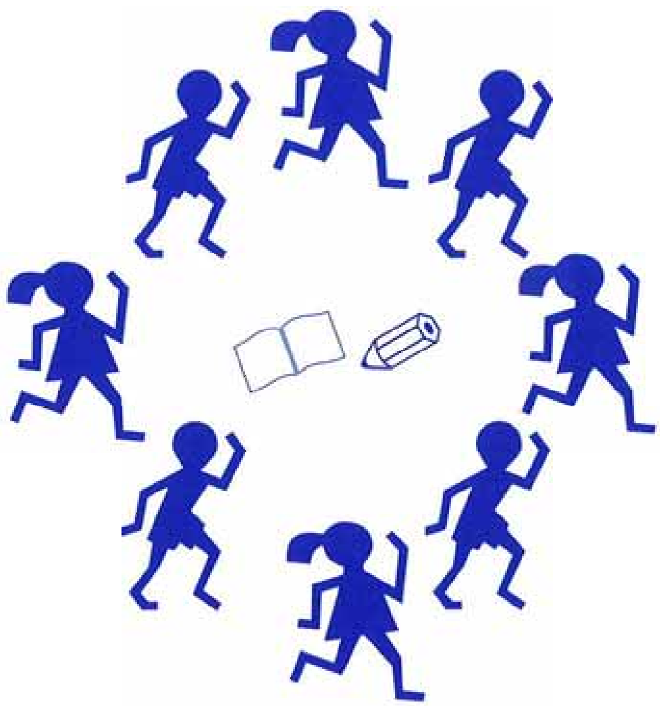

Inclusive
Learning-Friendly
Environments

UNESCO
United Nations
Educational, Scientific and
Cultural Organization

”

یہ کتابچہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی بچوں پر تشدد کے خلاف تحقیق سے منسوب کر دیا ہے، واضح رہے کہ یہ (UNGA Resolution 57/190) کے تناظر میں ہے جو بچوں کے اُن انسانی حقوق کے حوالے سے ہے جس کے تحت بچوں کو ہر قسم کے تشدد سے تحفظ فراہم کرنا ہے۔ اس کتابچے کا مقصد ان اقدامات کو فروغ دینا ہے جن کے تحت بچوں کو اسکولوں اور دیگر تعلیمی اداروں مین تشدد سے تحفظ فراہم کرنا ہے۔

“

پیش لفظ

اپریل 2000 میں سینیگال میں ورلڈ ایجوکیشن فورم منعقد ہوا تھا جس میں ڈاکار فریم ورک برائے ایکشن طے کیا گیا تھا، یہ فورم ایک بار پھر تعلیم کو انسان کا بنیادی حق ہونے کی توثیق کرتا ہے۔ تعلیم کے حق کو یقینی بنانا یونیسکو کے مشن کا گویا دل ہے جس کی توثیق اور تصدیق اس کی رکن ریاستوں نے بھی کی ہے۔ ایسی تعلیم ایک معیاری تعلیم ہونی چاہیے۔ پس یونیسکو صرف تعلیم کے حق پر ہی زور نہیں دیتا بلکہ خاص طور سے تمام لوگوں کے لیے اعلیٰ معیاری تعلیم کے حق کی بات کرتا ہے۔

یونیسکو کی شائع کردہ کتاب Embracing Diversity: Toolkit for Creating Inclusive, Learning-Friendly Environments (ILFE) ایسے زبردست اور بے مثال ذرائع پیش کرتی ہے جن سے اسکول اور کمرۂ جماعت زیادہ مکمل اور وسیع، تعلیم دوست اور صنفی حساسیت کے حامل ہو جائیں گے۔ یہ راہ نما کتابچہ جو ILFE Toolkit کو ایک اضافی حوالے سے مالا مال کر دیتا ہے، ساری توجہ ان خاص امور پر دیتا ہے جن پر توجہ دینے کی اس وقت زیادہ ضرورت ہوتی ہے جب بڑے کمرۂ جماعتوں میں پڑھایا جا رہا ہو۔ اس گائیڈ کا مقصد اساتذہ کی مدد کرنا ہے، انہیں عملی ہدایات اور گائیڈ لائنز کے ذریعے یہ بتانا ہے کہ بڑی کمرۂ جماعتوں میں معیار پر سمجھوتا کیے بغیر کامیابی کے ساتھ کیسے پڑھایا جائے۔

اکثر یہ سمجھا جاتا ہے کہ بڑی جماعتیں معیاری تعلیم کو یقینی بنانے کی راہ میں بڑی رکاوٹیں ہیں۔ درحقیقت ایسی کئی تحقیق ہوئی ہیں جو بڑی جماعتوں کے نقصانات کی طرف اشارہ کرتی ہیں اور اس بات پر زور دیتی ہیں کہ معیاری تعلیم کو یقینی بنانے میں چھوٹی جماعتیں ایک اہم عنصر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس کے باوجود بڑی جماعتیں متعدد اسکولوں اور ملکوں کی ایک حقیقت ہیں جو ناکافی فنڈز اور تعلیم فراہم کرنے کی سیاسی خواہش نہ ہونے کا براہ راست نتیجہ ہے۔ حکومتیں نہ تو اساتذہ کی کافی تعداد فراہم کرتی ہیں اور نہ کمرۂ جماعتوں کی جبکہ یہ دونوں چیزیں معیاری تعلیم کے لیے ضروری ہیں۔ چنانچہ بڑی جماعتوں میں پڑھانے کی مشکل پر توجہ دینے والے طریقوں (Tools) کی فراہمی اور معیاری تعلیم کی ضرورت کو محسوس کرنا تمام (EFA) اسکول سیٹنگ میں ایک بہت بڑا اقدم ہے

یہ رہنما بڑی جماعتوں میں تدریس سے متعلق مشکلات کا کوئی عام اور اجتماعی حل پیش نہیں کرتی بلکہ یہ تو ایسے عملی طریقوں اور پریکٹسز کی مختلف اقسام پیش کرنے کی کوشش کرتی ہے جو ان اساتذہ کے لیے مفید ثابت ہو سکتی ہیں جن کا ہر روز بڑی جماعتوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ یہ ایسے امور سے بحث کرتی ہے جیسے خاص طور سے بڑی جماعتوں کے لیے تیاری کیسے کی جائے ان کے لیے سبق کی منصوبہ بندی (Lesson plan) کیسے کی جائے۔

مزید یہ کمرۂ جماعتوں کو عمدہ طریقے سے منظم کرنے کے لیے مفید نکات اور نشان دہی بھی فراہم کرتی ہے۔ یہ بڑی جماعت کو ایک مشکل عمل کے بجائے ٹیچنگ سیکھنے کے عمل کا ایک ذریعہ (ریسورس) سمجھتی ہے۔ یہ تدریس (Teaching) کے نقطۂ نظر کو تبدیل کرنے کے بارے میں بھی ہے یعنی اس میں ایسی تبدیلی کی جائے کہ تعلیم کی فراہمی کے عمل میں توجہ کا مرکز بچہ ہو اور اس کے لیے تعلیم دوست طریقے استعمال کیے جائیں۔

An inclusive, learning-friendly environment (ILFE) نامی یہ کتابچہ صرف بچوں کے ساتھ دوستانہ ہونے کی بات نہیں کرتا بلکہ اساتذہ کے لیے بھی یہی کہتا ہے۔ اساتذہ اعلیٰ معیار کی تعلیم کی فراہمی کو یقینی بنانے کا واحد اہم ترین عنصر ہیں۔ طلبہ کو آنے والے وقت کے لیے تیار کرنے کی ذمہ داری بڑی حد تک انہی کے کندھوں پر ہے۔ اسی لیے یونیسکو کا مقصد یہ ہے کہ وہ اساتذہ کو تمام ضروری طریقوں (Tools) صلاحیتیں اور مدد فراہم کرے جو اس کام کی تکمیل کے لیے ضروری ہے۔ جیسا کہ ILFE ٹول کٹ کے دوسرے کتابچوں کے ساتھ ہوا، ہمیں امید ہے کہ اساتذہ اس رہنما میں پیش کیے گئے طریقوں اور اس کے مندرجات سے مستفید ہو سکیں گے۔ اس سے ان کی روزمرہ ضروریات پوری ہو سکیں گی۔

یہ رہنما درحقیقت ایک اجتماعی کوشش ہے۔ پہلے اس کا مسودہ تیار کیا گیا پھر اس پر انسٹیٹیوٹ آف نیوٹریشن، ماہیدول یونیورسٹی کے جارج ایٹنگ نے نظر ثانی کی ہے۔ وہ یونیسکو کے کنسلٹنٹ برائے inclusive education and gender ہیں۔ ساتھ ہی وہ یونیسیف مشرقی ایشیا اور پیسیفک ریجنل آفس (EAPRO) کے کنسلٹنٹ بھی ہیں۔ انہوں نے بچوں کے لیے بچہ دوست اسکولوں (Child Friendly School) کو ترقی دی اور ان کے فروغ کے لیے کام کیا۔ اس پر ساری دنیا کے تعلیمی ماہرین نے تبصرے بھی کیے ہیں اور اس کے لیے تجاویز بھی دی ہیں۔ یونیسکو بنکاک ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہے جنھوں اس کی تیاری میں کسی نہ کسی طرح حصہ لیا۔ Ochirkhuyag Gankhuyag پروگرام اسسٹنٹ یونیسکو ایشیا اور پیسیفک ریجنل بیورو برائے تعلیم نے اس پراجیکٹ کے لیے تعاون کیا۔

Sheldon Shaeffer

ڈائریکٹر یونیسکو ایشیا اور پیسفک ریجنل بیورو برائے تعلیم

فہرست

جائزہ

ایک بڑی جماعت (Class) کیا ہوتی ہے؟ 01

مشکلات اور بہتر کے مواقع (Challennging Opportunities) 02

کتابچے کی فہرست (Booklet Contents) 03

بڑی جماعتوں میں آموزش یا سیکھنے کے لئے ایک بہتر و منظم ماحول کی تخلیق 05

کمرۂ جماعت کا ماحول 06

طبعی یا مادی ماحول کی تنظیم 05

نفسیاتی اور سماجی ماحول کی تعمیر 07

بڑی جماعتوں میں مؤثر تدریس 18

صرف کیا نہیں بلکہ کیسے پڑھایا جائے 18

اسباق کی منصوبہ بندی 18

تدریسی عمل کا آغاز 22

پڑھانے کے مختلف طریقوں کا استعمال 25

لیکچرز 25

سیکھنے کے فعال عمل کی حکمت عملیاں 27

جماعت کے اندر کی مشقیں 28

گروپ میں مشقیں اور باہمی معاونت کے ساتھ سیکھنا مقاصد، سرگرمیاں اور ڈیزائن 29

قدر پیمائی Evaluation 32

سیکھنے کی دوسری متحرک حکمت عملیاں 32

بڑی کمرۂ جماعتوں میں سیکھنے اور پڑھانے کا جائزہ لینا 34

جوابی ردعمل (فیڈ بیک) کا کردار 34

تفویض کردہ کام 34

امتحان دینا 36

تفویض کردہ کام اور امتحان کی گریڈنگ (نمبر دینا) 38

آپ اپنے پڑھانے کے طریقہ کار پر غور کریں 39

بڑی کمرۂ جماعتوں میں پڑھانے کے بیس اہم نکات 42

آپ زیادہ سیکھ سکتے ہیں 44

مطبوعات 44

انٹرنیٹ کے ذرائع 46

جائزہ

ایک ''بڑی جماعت (Class)'' کیا ہوتی ہے

ایشیا کے بہت سے اساتذہ جن میں آپ بھی شامل ہو سکتے ہیں، اپنے آپ کو پرائمری اسکول کے ایسے کمرۂ جماعت میں پڑھاتے ہوئے پاتے ہیں جن میں بہت سے بچے ہوتے ہیں۔ بعض اوقات تو یہ کمرے لگ بھگ بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایک بڑی کلاس کا کوئی مقررہ سائز نہیں ہوتا۔ عام طور اس کا اندازہ اس طرح لگایا جاتا ہے کہ فی استاد کتنے طالب علم ہیں (Student-Teacher ratio) بعض ملکوں میں 25 تا 30 طلبہ فی استاد کو بڑی جماعت سمجھا جاتا ہے جبکہ دوسرے ملکوں میں اس تعداد کو مناسب یا بہت چھوٹی تعداد سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ ایک استاد کے نقطۂ نظر سے ایک کلاس اس وقت بڑی ہو جاتی ہے جب کبھی وہ اُسے بڑی محسوس کرتا ہے۔ ایک جماعت جس میں 50 طلبہ سے بھی زائد ہوں عام طور سے بڑی سمجھی جاتی ہے لیکن ان لوگوں کو جو 25 یا اس سے بھی کم طلبہ کو پڑھاتے ہوں انہیں 35 طلبہ کی جماعت بھی بڑی اور کھچا کھچ بھری ہوئی لگتی ہے۔

ہم میں سے بہت سے لوگوں کے لیے جنھیں بڑی جماعت کے مسئلے کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہ سوچنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے کہ اتنے بہت سے طلبہ کو پڑھانا/سکھانا ممکن نہیں۔ تاہم اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم یہ سمجھ لیتے ہیں کہ پڑھانے/سکھانے کا عمل جماعت کے سائز کے تناسب سے چلتا ہے۔ جماعت جتنی چھوٹی ہوگی، اتنا ہی زیادہ طلبہ پڑھ سکیں گے۔ لیکن تحقیق بتاتی ہے کہ جماعت کے سائز کا طلبہ کی پڑھائی سے کوئی براہ راست تعلق نہیں ہے۔ بڑی جماعتوں میں بھی طلبہ ایسے ہی پڑھ سکتے ہیں جس طرح چھوٹی جماعتوں میں پڑھتے ہیں۔ اصل چیز جماعت کی سائز نہیں ہے بلکہ پڑھانے کا معیار (Quality of teaching) ہے۔ شواہد بتاتے ہیں کہ طلبہ کا زیادہ زور جماعت کے سائز پر نہیں بلکہ پڑھنے اور سیکھنے پر ہوتا ہے[1]۔ مزید یہ کہ آپ لوگوں کے خیال کے برعکس طلبہ بڑی جماعت میں پڑھنے پر کوئی اعتراض نہیں کرتے۔

میں نے متعدد برسوں میں سینکڑوں طلبہ کو پڑھایا ہے اور میری موجودہ کلاس میں 80 طلبہ ہیں۔ شروع میں میرا خیال تھا کہ میں نے پہلے سے تیار شدہ (Readymade) تدریسی مواد، امتحان کے سوالات اور آزمائشی سوالات (Quiz) کی صورت میں آخرکار آرام دہ تحفظ اور نصاب کے حوالے سے وثوق (Sence of predictability) حاصل کرلیا ہے۔ تاہم میں خود بھی حیرت انگیز طور پر بور اور پریشان ہو گیا تھا۔ بوریت اس چیز کی تھی کہ میں سال بہ سال ایک ہی جیسی چیزیں پڑھا رہا تھا اور پریشان اس لیے تھا کیونکہ میرے تدریسی عمل میں اس قدر سختی اور شدت آ گئی تھی کہ میں اپنے طلبہ کو ان کے مسائل کا حل تلاش کرنے میں کوئی مدد نہیں دے پا رہا تھا اور نہ انہیں مطمئن کر پا رہا تھا[2]

1 Large Classes: A Teaching Guide - Large Class Introduction. Center for Teaching Excellence, University of Maryland. 2005. www.cte.umd.edu/library/large/intro.html [accessed online on 10/7/2005]

2 Dion, L. "But I Teach a Large Class" in: A Newsletter of the Center for Teaching Effectiveness. Spring 1996. University of Delaware. www.udel.edu/pbl/cte/spr96-bisc2.html [accessed online on 10/6/2005]

مشکلات اور بہتر کے مواقع

بڑی جماعتوں کو پڑھانا ایک چیلنج ہے لیکن یہ آپ کو اپنی تدریس بہتر بنانے کے متعدد مواقع بھی فراہم کرتا ہے، آپ تعلیم دینے کے عمل کو اپنے طلبہ کے لیے زیادہ پرلطف اور اطمینان بخش بنا سکتے ہیں۔

ایک بڑی جماعت میں آپ کے پاس یہ موقع ہوتا ہے کہ آپ اپنی تنظیمی اور انتظامی صلاحیت کو بہتر بنا سکتے ہیں کیونکہ آپ اپنی جماعت کو تخلیقی انداز سے منظم کر کے ایک آرام دہ، خیر مقدمی اور تعلیمی ماحول پیدا کر سکتے ہیں اور اپنے طلبہ کو اس میں بہ آسانی آرام سے منظم کر سکتے ہیں۔

بڑی جماعتیں آپ کو یہ موقع بھی دیتی ہیں کہ آپ اپنی لوگوں سے تعلقات کے متعلق صلاحیتوں (Interpersonal skills) کو بہتر بنا سکتے ہیں کیونکہ آپ ہر طالب علم کو جماعت میں یا جماعت سے باہر ان کی زندگیوں کے حوالے سے اور ان کے کام کے حوالے سے جاننے کے لیے مختلف طریقے استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح طلبہ بھی یکساں طور پر آپ کو جانیں گے اور لطف اندوز ہوں گے۔

بڑی جماعتیں آپ کو یہ موقع بھی دیتی ہیں کہ آپ اپنی تدریس کو اور اپنی پیشکش کی صلاحیتوں (Presentation skills) کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ جیسا کہ مذکورہ بالا استاد کہتے ہیں کہ بڑی جماعت میں مستقل پڑھانا انہیں بور کر دیتا ہے یا اگر جماعت چھوٹی ہے تب بھی وہ بور اور پریشان ہو جاتے ہیں۔ ایک بڑی جماعت کی قدر و قیمت یہ ہے کہ اس میں طرح طرح کے طلبہ ہوتے ہیں اور سیکھنے اور پڑھنے کے انداز بھی کئی ہوتے ہیں۔ ایسے میں آپ پڑھانے کے متعدد و مختلف متحرک اور پرلطف طریقے استعمال کر سکتے ہیں۔ مختلف طلبہ کی اجتماعی معلومات، تجربات، صلاحیتیں اور دلچسپیاں وغیرہ سبق کی منصوبہ بندی اور سرگرمیوں کے لیے قابل قدر نقطۂ آغاز بن سکتے ہیں جس کے نتیجے میں پڑھنے اور سیکھنے کا عمل طلبہ کے لیے بامعنی بن سکتا ہے۔ مزید یہ کہ طلبہ کے خاندانوں کو شامل کر کے سکھانے اور پڑھانے کے وسائل تک آپ کی رسائی زیادہ بہتر ہو سکتی ہے۔

آپ اپنی جائزے کی صلاحیتوں (Evaluation skills) کو بھی بہتر بنا سکیں گے کیونکہ آپ یہ جانچنے کے لیے مختلف طریقے تخلیق اور استعمال کرتے ہیں کہ آیا آپ کے طلبہ نے مطلوبہ مواد کو صحیح طور پر سیکھ لیا ہے یا نہیں۔ اس ضمن میں آپ چھوٹے جوابات والے امتحانات پر بھروسا نہیں کرتے جو بڑی جماعتوں کے لیے ضروری دکھائی دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ اپنے طلبہ کو جماعت کے اندر اور جماعت کے باہر کرنے کے لیے کام (Assignment) دیتے ہیں، جن سے یہ پتا چلایا جاتا ہے کہ انہوں نے کیا سیکھا ہے اور جو کچھ انہوں نے پڑھا اور سیکھا ہے، اس کے بارے میں ان کے ذہنوں میں کیا سوال ہیں۔ اس طرح اپنے طلبہ کی ناکامیوں کے سلسلے کو جاری رکھنے کے بجائے آپ انہیں کامیابیوں کی راہ پر ڈال دیتے ہیں، یہ بھی آپ کی تدریسی کامیابیاں ہیں۔ آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ اپنے طلبہ کو ان کے پڑھنے اور سیکھنے کے عمل میں شامل کرنے سے اور اس بات کی تجزیہ (Assess) کرنے سے کہ انہوں نے کس حد تک کام کر لیا ہے، اس سے آپ کا وقت بھی بچے گا اور آپ پر سے کام کا دباؤ بھی کم ہو جائے گا۔

آپ کے طلبہ بھی بڑی جماعتوں میں موجودگی کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جب ایک جماعت میں بہت سے طلبہ ہوں گے تو وہ کئی مختلف خیالات اور زندگی کے مختلف تجربات کے متعلق ایک دوسرے کو بتا سکتے ہیں۔ یہ چیز طلبہ کو تحریک دیتی ہے اور اسباق کے ان حصوں کو دلچسپ بناتی ہیں جن پر طلبہ ایک دوسرے سے

بات چیت کر سکتے ہیں اور ایک دوسرے سے سیکھ سکتے ہیں۔ پراجیکٹ کے کام کے دوران طلبہ ذمہ داری بانٹتے ہیں اور اور ایک دوسرے کی مدد کرنا بھی سیکھ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ لوگوں کے مختلف گروپس میں ان کی بات سننے، صبر کرنے اور اپنی رائے کا اظہار کرنا سیکھتے ہیں اور یہ ان کی پوری زندگی کا سرمایہ بن جاتا ہے۔ اس سے گوناگوئی/کثیرالجہتی (Variety) پیدا ہوتی ہے اور کام کی رفتار بھی تیز ہو جاتی ہے۔

کتابچے کی فہرست(Booklet contents)

وسائل کی ایک بڑھتی ہوئی تعداد ظہور میں آ رہی ہے جو وسیع اور مکمل کمرۂ جماعت کی تخلیق، انتظام کاری اور ان کی مثبت نظم و ضبط برقرار رکھنے میں آپ کی راہنمائی کر سکتی ہے۔ ساتھ ہی ان میں مثبت نظم و ضبط(Discipline) برقرار رکھ سکتی ہے۔ تاہم بہت سے ذرائع جماعت کی سائز کو پوری طرح اہمیت نہیں دیتے حالانکہ ان کی بعض سفارشات کسی بھی سائز کی جماعتوں کے لیے مناسب ہیں اور آپ کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ آپ ان سفارشات کو دیکھیں۔

یہ کتابچہ خاص طور سے اس انداز سے ترتیب دیا گیا ہے کہ اس سے آپ کو بڑی جماعت میں پڑھانے سے متعلق مشکلات پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔ یہ ان اساتذہ کے تجربات پر مبنی ہے جنہوں نے بڑی جماعتوں کو تخلیقی اور پرلطف انداز میں پڑھانا سیکھا۔ ان میں سے کچھ حوالے آپ کو یہاں بھی مل سکیں گے۔ ہم ان کے کام اور ان کے تعاون کے ممنون ہیں جن سے بڑی جماعتوں میں پڑھانے کے مشکلات سے نمٹنے میں آسانی ہوگی۔

مجموعی طور پر اس کتابچے کا ہر حصہ آپ کو عملی مشورے (Tips) دیتا ہے اور درج ذیل کے لیے حکمت عملیاں بھی تجویز کرتا ہے:

(a) ایک عمدہ اور منظم کمرہ جماعت کمیونٹی(Class room community) کی تخلیق تا کہ آپ اور آپ کے طلبہ ایک آرام دہ جسمانی، نفسیاتی وسماجی ماحول میں سیکھنے کے لیے تیار ہوں۔

(b) بڑی جماعتوں میں پڑھانا بشمول بڑی جماعتوں کے لیے اسباق کی منصوبہ بندی اور مروجہ تدریسی طریقہ کار کے (Standard) لئے متبادلات کا انتخاب کرنا۔

(c) بڑی جماعتوں میں سکھانے اور پڑھانے کا جائزہ لینا تا کہ آپ طلبہ کو اچھے مواقع فراہم کر سکیں ان عملی مظاہروں کے لئے جو وہ پڑھ اور سیکھ رہے ہیں اور آپ اپنے پڑھانے کے طریقے پر غور فکر بھی کر سکتے ہیں۔

ازراہ کرم یہ یاد رکھیں کہ بڑی جماعتوں کو پڑھانے کا کوئی ایک بہترین طریقہ نہیں ہے۔ آپ کو ایسا طریقہ وضع کرنا چاہیے جو آپ کے لیے بہترین ہو، آپ کے پڑھانے کے انداز اور طلبہ کے سیکھنے کی صلاحیتوں اور آپ کے اسباق و نصاب کے اہداف اور مقاصد پر مبنی ہو۔ تاہم بعض ایسی تجاویز (Ideas) ہیں جو بہت سے لوگوں کے لیے کارآمد ہیں۔ آپ ان میں سے بہت سے اس کتابچے میں پڑھیں گے۔ آپ انہیں اپنے پڑھانے کے انداز سے اختیار کر سکتے ہیں۔ آپ

3 See, for example: Booklets 4 and 5 of Embracing Diversity: Toolkit for Creating Inclusive, Learning-Friendly Environments. Bangkok: UNESCO, 2004. This document can be downloaded at: http://www2.unescobkk.org/elib/publications/032revised/index.htm

4 See, for example: ILFE Specialized Booklet 1. Embracing Diversity: Tools for Positive Discipline in the Inclusive, Learning-Friendly Classroom – A Guide for Teachers and Teacher Educators. Bangkok: UNESCO, 2006.

خود فیصلہ کریں کہ کونسی تجاویز آپ کے لیے مناسب ہیں اور انہیں آزمائیں یا کارآمد نظر آنے والی تجاویز کو اپنی صورتحال کے مطابق ڈھال لیں۔ بعض تجاویز واضح دکھائی دیتی ہیں اور بعض واقعتاً اچھی تدریس کے اصول ہیں۔ تاہم بڑی جماعتوں میں یہ اور زیادہ اہم ہو جاتے ہیں، جہاں مسائل کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔ اگر آپ ایک بڑی جماعت کو پہلی مرتبہ پڑھا رہے ہیں یا سادہ لفظوں میں ایک نیا طریقہ اختیار کرنا چاہتے ہیں تو یہ بہتر ہوگا کہ پہلے آپ اس کتاب میں تجویز کردہ نکات کا جائزہ لیں اور ان پر عمل کریں: سب سے اہم بات یہ ہے کہ کسی شک یا شبہے میں نہ پڑیں۔ تخلیقی انداز سے سوچیں اور عمل کریں اس سے آپ کی تدریس اور بھی زیادہ پرلطف بن جائے گی۔

بڑی جماعتوں میں آموزش یا سیکھنے کے لئے ایک بہتر منظّم ماحول کی تخلیق

کمرۂ جماعت کا ماحول

ذہنی طور پر ہم سب یہ نہیں سمجھتے کہ ہم کتنے طلبہ کو پڑھا سکتے ہیں، کتنے طلبہ کو بالکل قابو (Control) نہیں کر سکتے یا بہت کم قابو کر سکتے ہیں۔ تاہم ہم اس کمرۂ جماعت کے ماحول پر قابو نہیں رکھتے جہاں یہ طلبہ پڑھ اور سیکھ رہے ہیں۔ یہ بہت اہم ہے کیونکہ یہ ماحول اس چیز کو متاثر کرتا ہے کہ آپ کے طلبہ عمدگی کے ساتھ کیسے سیکھ سکتے ہیں۔

اپنی آنکھیں بند کریں اور یہ تصور کریں کہ آپ ایک نئے استاد ہیں جسے ایک ایسی جماعت کو پڑھانے کا فرض سونپا گیا ہے، جس میں 60 یا اس سے بھی زائد طلبہ ہیں۔ اس خیال سے آپ کو ابتدا میں جھٹکا لگے گا، جواباً آپ اپنے آپ سے کیا سوالات کریں گے؟ پہلا سوال آپ کے ذہن میں یہ آ سکتا ہے: ''میں ان سب کو ایک ساتھ کیسے سنبھالوں گا؟'' درحقیقت یہ سوال بڑی کمرۂ جماعتوں میں کام کرنے کے اہم اور نازک پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے مثلاً کمرۂ جماعت کے ماحول کو منظم کرنا تاکہ یہ ایک ایسی پرسکون جگہ بن جائے جہاں پڑھانا اور سیکھنا آسان ہو۔ کمرۂ جماعت کے ماحول میں مادی اور طبعی ماحول بھی شامل ہے اور سبق کے سکھانے کے ذرائع بھی، ساتھ ہی نفسیاتی و سماجی ماحول بھی اس میں شامل ہے۔ مثال کے طور پر ایسے طریقوں سے کام لینا جن کی وجہ سے کمرۂ جماعت میں پڑھانے کے عمل کو ایک برادری کی طرح فروغ ملے تاکہ جماعت میں ہجوم یا بھیڑ بھاڑ کا احساس ختم ہو، ساتھ ہی خراب رویے سے بھی عمدگی سے نمٹا جا سکے۔ ایک منظم طبعی اور نفسیاتی و سماجی ماحول تخلیق کرنے کی آپ کی صلاحیت ایک پرسکون اور عمدگی سے کام کرنے والے کمرۂ جماعت اور شور شرابے والے کمرۂ جماعت میں فرق کر سکتی ہے۔

طبعی یا مادی ماحول کی تنظیم

نظریاتی طور پر ایک جماعت ایسے کمرے میں ہوتی ہے جو روشن، صاف، آراستہ و پیراستہ ہو جس میں ہر طالب علم آرام سے جگہ بنا سکے، اس جماعت میں بچے آرام سے چل پھر سکیں اور انفرادی طور پر یا گروپس کی شکل میں مل جل کر کام بھی کر سکیں۔ متحرک آموزش اور اس میں طلبہ کی شرکت کی حوصلہ افزائی کے لیے جماعت میں سیٹیں اس طرح لگائی جائیں کہ تمام طلبہ ایک دوسرے کو بھی دیکھ سکیں اور ساتھ ہی اپنے استاد کو بھی۔

بدقسمتی سے چند ایک کمرۂ جماعت ہی آموزش یا سیکھنے کے عمل کے لیے آئیڈیل (عمدہ) ہوتے ہیں۔ بالخصوص بڑی جماعتوں میں تو عام طور سے ویسے بھی جگہ محدود ہوتی ہے۔ چھوٹے کمروں کا منظر یہ ہوتا ہے کہ ان میں اکثر گرمی ہوتی ہے، ہجوم اور شور ہوتا ہے اور طلبہ کھچا کھچ بھرے ہوتے ہیں۔ ایسی کمرۂ جماعت آپ کے اور آپ کے طلبہ کی تعلیمی کارکردگی کے لیے ناقص ہوتے ہیں۔ اس موقع پر آپ کو اپنی ہنرمندی یا ہوشیاری سے کام لینا ہوگا اور اپنی منصوبہ بندی کی صلاحیتوں کو استعمال کرنا ہوگا تاکہ ایسی آرام دہ جگہ وجود میں آ سکے جہاں پڑھنا اور سیکھنا آسان ہو۔ آپ کے اس کام کی بڑی اہمیت ہوگی کیونکہ اس سے آپ کا کام آسان اور زیادہ نتیجہ خیز بن جائے گا۔ نیچے کچھ پہلو (Areas) دیے جا رہے ہیں جن کا تعلق کمرۂ جماعت کے طبعی ماحول سے ہے۔ جب آپ اپنے کمرۂ جماعت کے لیے اس انداز سے منصوبہ بندی کریں کہ اس میں تمام طلبہ آسانی سے آ جائیں اور بھیڑ بھاڑ، الجھن اور جھنجھلاہٹ کا احساس کم ہو جائے جس کی وجہ سے اکثر و بیشتر کمرۂ جماعت مصیبت کی جگہ لگتے ہوں تو ان پہلوؤں پر بھی غور کر لیں۔[5]

5 See, for example: ILFE Specialized Booklet 1. Embracing Diversity: Tools for Positive Discipline in the Inclusive, Learning-Friendly Classroom – A Guide for Teachers and Teacher Educators. Bangkok: UNESCO, 2006.

کمرۂ جماعت کی جگہ کو زیادہ سے زیادہ (وسیع) کردیں۔ ہم میں سے بہت سے لوگ اس جگہ پڑھاتے ہوئے اس جگہ پر اپنا کنٹرول نہیں رکھ پاتے جبکہ ہمارے پاس یہ موقع ہوتا ہے کہ اپنی کمرۂ جماعت کو اپنی مرضی اور آسانی کے مطابق ڈھال لیں۔ کمرۂ جماعت کی ترتیب و تنظیم لچک دار بھی ہوسکتی ہے یا مشکل بھی لیکن اس کے پس پردہ خیال یہ ہوتا ہے کہ طلبہ کو گروپ یا اجتماعیت کی طرف لائیں اور جماعت میں طبعی اور مادی گنجائش اس طرح نکالیں کہ اس سے سبھی طلبہ سکون محسوس کرسکیں اور کسی گروپ میں یا اجتماعی مباحثے میں شامل ہوسکیں۔

بڑے کمرۂ جماعت کی ترتیب و تنظیم میں خالی جگہ اکثر آرام دہ ماحول کا احساس دیتی ہے۔ پڑھانے کے لیے جو بھی جگہ موجود ہے، اسے بڑھانے کے لیے تمام غیر ضروری فرنیچر ہٹادیں تاکہ کشادگی کا احساس ہو اور چلنے پھرنے میں آسانی ہو۔ اگر آپ کو اپنے لئے (یعنی استاد کے لیے) بڑی میز کی ضرورت نہ ہو تو ایک چھوٹی میز منگوالیں۔ بچوں کے بیٹھنے کے لیے کرسیوں یا ڈیسکوں کے بجائے فرش پر چٹائیاں، دریاں یا قالین بچھوادیں جہاں بیٹھ کر وہ ایک دوسرے کو آسانی سے دیکھ سکیں اور خود کو اس گروپ کا ایک حصہ محسوس کریں۔ بنگلہ دیش میں مثلاً بعض کمرۂ جماعت میں ڈیسکوں اور کرسیوں کی کمی مفید سمجھی جاتی ہے۔ وہاں پڑھنے کی ایک بڑی سی جگہ پر ایک صاف اور دیسی قالین یا چٹائی بچھادی جاتی ہے۔ اس جگہ میں آسانی سے ردو بدل بھی کیا جاسکتا ہے مثلاً اسے سائنسی تحقیق کی جگہ سے ڈرامے کی جگہ میں آسانی سے بدلا جاسکتا ہے اور گروپس آسانی سے بن سکتے ہیں، ان کی تشکیل نو ہوسکتی ہے لیکن اس دوران دوسری جماعتوں کے کام میں کوئی خلل یا رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی۔ کمرۂ جماعت میں بچوں کی سطح پر متعدد تختہ سیاہ بھی لگائے جاسکتے ہیں جہاں بچے گروپس کی شکل میں بیٹھ کر ان تختہ سیاہ کو اپنی منصوبہ بندی کے لیے، نئے خیالات پر بات کرنے کے لیے اور سوالات حل کرنے کے لیے استعمال کرسکتے ہیں۔[6]

اپنے پاس کتابیں، ہدایتی مواد (مثلاً چاک، اسکیل، کاغذ، رنگ اور قینچیاں) اور پڑھانے کے آلات (جیسے پورٹیبل تختہ سیاہ، تصویر یا چارٹ کو سہارا دینے والا ڈھانچہ، چارٹ پیپر اور کام کرنے والی میزیں) اسٹور کرکے رکھیں تاکہ انہیں حسب ضرورت استعمال کرکے حفاظت کے ساتھ واپس رکھا جاسکے اور پر ہجوم کمرۂ جماعتوں میں خواہ مخواہ جگہ نہ گھیریں کیونکہ جگہ کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ اگر بعض چیزیں بہت زیادہ جگہ گھیر رہی ہوں جیسے کام کرنے والی میزیں تو انہیں کمرۂ جماعت سے ہٹادیں اور اگر ممکن ہو تو انہیں باہر جیسے کسی سایہ دار درخت کے نیچے رکھوادیں جہاں طلبہ انہیں آسانی سے استعمال کرسکیں۔ اگر ممکن ہو تو اپنا سامان، سبق کا مواد اور ایسی ہی دوسری چیزیں جنہیں آپ کلاس کے دوران استعمال نہ کرتے ہوں، اساتذہ کے کمرے میں یا کلاس سے باہر کسی دوسرے محفوظ مقام پر رکھوادیں۔

حرکت/ چلنے پھرنے کی سہولت پیدا کرنا: طلبہ کی جماعت میں با آسانی آمدورفت (Enter and exit) کا منصوبہ پہلے سے تیار کریں: مثلاً وہ طلبہ جو کمرۂ جماعت کے آخری حصے میں بیٹھتے ہیں، وہ جماعت میں پہلے داخل ہوں، ان کے بعد وہ طلبہ آئیں جو درمیان میں بیٹھتے ہوں اور آخر میں سب سے آگے بیٹھنے والے طلبہ داخل ہوں۔ جماعت سے باہر جاتے وقت اس کے بالکل برعکس حکمت عملی اختیار کی جاسکتی ہے۔ پیشگی منصوبہ بنائیں کہ آپ کمرۂ جماعت کی ترتیب کو کیسے بدلیں گے۔ اس کا انحصار اس بات پر ہونا چاہیے کہ جماعت میں کیا پڑھایا جارہا ہے۔ جیسے آرٹ اور سائنس کے ٹیسٹ لینے کے لیے پوری جماعت کی تنظیم بدل دیں اور انہیں چھوٹے گروپس میں تقسیم کردیں۔ یہ منصوبہ بھی بنائیں کہ معمول کی سرگرمیاں کیسے انجام دی جائیں گی، مثلاً طلبہ کو تحریری کام (Assignments) دینا اور ان پر نمبر/ گریڈ دے کر انہیں طلبہ کو واپس کرنا۔ ایسی منصوبہ بندی بھی کریں جس کی مدد سے آپ کے طلبہ کی انفرادی ضروریات پوری ہوسکیں، مثلاً انہیں اپنی پنسل تراشنی ہو یا پڑھائی کی دوسری چیزوں کی ضرورت ہو۔

6 Booklet 5: Managing Inclusive, Learning-Friendly Classrooms. Embracing Diversity: Toolkit for Creating Inclusive, Learning-Friendly Environments. Bangkok: UNESCO, 2004.

کمرۂ جماعت کے باہر کی جگہ کو استعمال کریں: اسکول کے میدان سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ ہو سکتے ہیں اور یہ پرہجوم کمرۂ جماعت کے لیے آپس میں ایک خوشگوار اضافی ذریعہ ہو سکتی ہے۔ یہ جگہیں طلبہ کے لیے اہم مقامات ہیں جہاں ان کی سماجی اور عقلی/شعوری (Cognitive) صلاحیتیں پروان چڑھتی ہیں اور وہ آپسی تعاون، ملکیت، اثاثے، احترام اور ذمہ داری کے اہم درس سیکھتے ہیں[7] اپنے اسکول کے اطراف پر نظر ڈالیں اور ان مقامات کی شناخت کریں جو سیکھنے کا اچھا ذریعہ ہوں، پھر انہیں اپنے سبق کی منصوبہ بندی میں شامل کریں۔ مثال کے طور پر اسکول کے میدانوں کے مختلف مقامات سرگرمی کے مراکز کے بطور استعمال ہو سکتے ہیں۔ آپ نے جماعت میں ایک مضمون کے بارے میں جو کچھ سیکھا ہے، میدان میں اس پر عمل درآمد ہو سکے۔ جیسے آپ نے اپنے طلبہ کو جیومیٹری کی مختلف اشکال کے بارے میں پڑھایا ہے، لہٰذا طلبہ اسکول کے میدان میں زیادہ سے زیادہ ایسی چیزیں تلاش اور شناخت کریں جن کی شکلیں جیومیٹری کی مختلف اشکال جیسی ہیں۔ پھر انہیں ایک درخت کے نیچے بٹھائیں اور ان سے کہیں کہ وہ یاد کر کے زیادہ سے زیادہ اشکال کے نام لکھیں۔ ان کی اس عمل کی نگرانی کریں۔ جماعت ختم ہونے سے پہلے انہیں جماعت میں یا جماعت کے باہر ایک جگہ جمع کریں اور انہیں ان کی دریافتوں کے نتائج سے آگاہ کریں۔

طلبہ کا کام تخلیقی انداز سے پیش کریں: طلبہ کے کام کو پیش کرنے یا دکھانے کے لیے جگہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ میزوں یا بورڈز پر نمایاں نہ کریں۔ ان میں جگہ زیادہ گھر جاتی ہے۔ اس کے بجائے جماعت کی دیوار پر یا جماعت کے دروازے پر اسے لٹکا دیا جائے جہاں انہیں سب لوگ دیکھ سکیں۔ اس کام کے لیے ڈوریاں یا تار بھی استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ طلبہ کے کام کو کلپ، ٹیپ یا خاردار کانٹوں کی مدد سے بھی نمایاں کیا جا سکتا ہے۔ کمرۂ جماعت کو طلبہ کے کاموں سے سجانے سے کمرے کی خوب صورتی میں اضافہ ہوگا، اور بہت زیادہ طلبہ کے ہوتے ہوئے بھی یہ پرکشش لگے گا۔

اپنے طلبہ کو شامل (Involve) کریں: کمرۂ جماعت کی طبعی جگہ کی تنظیم و ترتیب میں طلبہ بہت مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس سے ان میں ذمہ داری کا احساس بھی پیدا ہوتا ہے۔ طلبہ کا کام ڈوری پر لٹکایا اور دیوار پر چسپاں کیا جا سکتا ہے، بلیٹن بورڈز تخلیق کیے جا سکتے ہیں اور ہر سبق کے اختتام پر ہدایتی مواد دیا جا سکتا ہے۔ طلبہ جگہ کے مسائل کے حل میں بھی مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ جب کوئی مسئلہ کھڑا ہو جیسے طلبہ ناکافی جگہ میں ایک دوسرے سے ٹکرا رہے ہوں تو اس صورت میں ان سے مسئلے کے حل کے لیے تجاویز مانگیں۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ آپ کو آرام کا احساس کیسے ہو سکتا ہے، ممکن ہے جس چیز سے آپ کو سکون محسوس ہوتا ہو، وہی چیز آپ کے طلبہ کے لیے سکون بخش نہ ہو۔ سال کے شروع میں اپنے کمرۂ جماعت کی ترتیب و تنظیم کریں اور پھر اپنے طلبہ سے پوچھیں کہ کیا وہ اس کیفیت میں مطمئن ہیں۔ زیادہ بہتر یہ ہوگا کہ انہیں گروپس میں تقسیم کر دیں اور ہر گروپ سے کہیں کہ وہ جماعت پر اور اس میں موجود چیزوں پر نظر ڈالے اور پھر ایک ڈرائنگ بنائے کہ اس کے خیال میں کمرے کو کیسے منظم کیا جا سکتا ہے۔ ان کی ڈرائنگز سے آئیڈیاز لیں اور ان کے لیے ان کا ذاتی کمرۂ جماعت ڈیزائن کریں۔ ایک دو ہفتوں تک کمرے کی ترتیب بدلتے رہیں اور پھر اپنے طلبہ سے پوچھیں کہ کیا اب وہ مطمئن ہیں۔ اگر وہ کہتے ہیں کہ وہ کوئی نئی ترتیب چاہتے ہیں تو ایک بار پھر کمرۂ جماعت کی ترتیب بدل دیں۔ اس کے علاوہ جب کبھی آپ یہ محسوس کریں کہ آپ کے طلبہ کمرۂ جماعت میں بیٹھے ہوئے بور ہو رہے ہیں تو بھی اس کی تنظیم اور ترتیب بدل دیں۔

نفسیاتی اور سماجی ماحول کی تعمیر

ایک کمرۂ جماعت کو اکثر و بیشتر "Learning community" یا ''سیکھنے والی برادری'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ آپ کے اسکول کے اندر موجود وہ جگہ ہے جہاں آپ اور آپ کے طلبہ پابندی سے موجود ہوتے ہیں، جہاں ہر شخص ہر ایک کو جانتا ہے اور یہ وہ جگہ ہے جہاں ہر فرد مل کر کام کرتا ہے۔ جہاں استاد اور طلبہ دنیا کے بارے میں ایک ہی انداز سے نئی چیزیں سیکھتے ہیں۔

7 Malone, K. and Tranter, P. "Children's Environmental Learning and the Use, Design and Management of Schoolgrounds," Children, Youth and Environments, Vol. 13, No. 2, 2003.

بڑی جماعتوں میں ایک کمیونٹی کا احساس پیدا کرنا بہت اہم ہے۔ یہ طلبہ میں آپ کی دلچسپی اور طلبہ تک آپ کی رسائی کو ظاہر کرتا ہے، ساتھ ہی یہ آپ کے طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ آپ کے بارے میں جان سکیں اور پڑھائی کے عمل میں حصہ لے سکیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ آپ اور آپ کے طلبہ دونوں ایک دوسرے کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔ کمیونٹی کا یہ احساس اور اس کے مثبت نفسیاتی اور سماجی ماحول پیدا کر کے آپ طلبہ کو پڑھنے اور سیکھنے کی طرف راغب کر سکتے ہیں، انہیں اس عمل میں شریک کر سکتے ہیں اور ان کی مدد کر سکتے ہیں تا کہ وہ بھرپور انداز سے سیکھ سکیں چاہے پرہجوم جماعت ہی کیوں نہ ہو۔ مزید یہ کہ جب استاد نے دل سے پڑھانے کی خواہش کی تو طلبہ نے بھی پڑھنے میں بڑے احساسِ قدر اور توجہ کا مظاہرہ کیا اور بہتر نمبر حاصل کئے۔

نیچے کچھ تجاویز دی جا رہی ہیں جن سے آپ کو کمرۂ جماعت کی کمیونٹی میں ایک مثبت نفسیاتی اور سماجی ماحول پیدا کرنے میں مدد ملے گی، یا جس ماحول میں آپ اور آپ کے طلبہ پڑھ رہے ہیں اس میں بھی بہتری آئے گی۔

ایک بڑی جماعت کو ایسا بنا دیں کہ وہ چھوٹی محسوس ہو: بہت سے اساتذہ کمرۂ جماعت میں اس طرح پیش آتے ہیں کہ ایک بڑی جماعت چھوٹی جماعت لگنے لگتی ہے۔ وہ سوال کرنے والے طالب علم کی طرف خود جاتے ہیں، جس سے طبعی اور سماجی فاصلہ کم ہو جاتا ہے۔ وہ مواد کی تقسیم میں جماعت معاونین کی مدد کرتے ہیں۔ یاد رکھیں! طلبہ کو ایک بڑی جماعت میں رہنا اتنا برا نہیں لگتا جتنا آپ کو لگتا ہے۔ ایک بار طلبہ نے ایک استاد کے بارے میں بتایا جس نے اپنی ذاتی توجہ سے ایک بڑے کمرۂ جماعت کو ایسا کر دیا کہ وہ دیکھنے میں چھوٹا محسوس ہونے لگا۔ وہ پوری جماعت میں گھومتا رہا، ادھر سے ادھر چلتا رہا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ چاہتا تھا کہ اس کے طلبہ جماعت میں آئیں، اسے ان سب کی بہبود کی فکر تھی۔ یہ استاد اپنی جماعت میں جلدی آیا تا کہ اپنے طلبہ سے بات کر سکے۔ اس نے اپنے طلبہ کی ایسے طلبہ سے رابطے میں بھی مدد کی جو ان کے کاموں میں مدد فراہم کر سکتے تھے۔ اس نے اپنے طلبہ کو ایسے افراد سمجھا جو جماعت سے باہر رہتے ہوں مگر انہیں پڑھائی میں دلچسپی ہو۔[8]

عارضی طور پر جماعت کے سائز کو کم کر دیں: اسکول کے نئے تعلیمی سال کے ابتدائی دو یا تین دنوں کے دوران بعض اساتذہ جان بوجھ کر اپنی جماعت کا سائز گھٹا دیتے ہیں۔ وہ اپنی کمرۂ جماعتوں کو آدھے یا ایک تہائی حصوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ اس میں سے ایک آدھا حصہ صبح کے وقت اسکول آتا ہے جبکہ باقی آدھا حصہ دوپہر میں آتا ہے۔ اس وقت کے دوران ہر استاد طلبہ کو اچھی طرح جاننے کے لئے ایسی سرگرمیاں کر سکتا ہے جس سے طلبہ کے نام، ان کے خاندانی پس منظر اور ان کی دلچسپیوں کے بارے میں معلومات حاصل ہو سکے۔ اس کے علاوہ تشخیصی جانچ پڑتال (Diagnostic testing) سادے سوال نامے (Simple questionnaire) کے ذریعے (جس کا ذکر نیچے آئے گا) طالب علم کی معلومات اور صلاحیتوں کا ابتدائی جائزہ لے سکتا ہے۔

اپنے طلبہ کو جانیں، ان کے نام ان کے چہروں کے ساتھ ملائیں: حالانکہ یہ خیال ایک بڑے کمرۂ جماعت کے حوالے سے پیچیدہ لگتا ہے، مگر طلبہ کے نام یاد رکھنا آرام دہ کمرۂ جماعت کی منزل کی طرف پہلا قدم ہے جو طلبہ کی شرکت کو یقینی بنائے گا۔ اس سے طالب علموں پر اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ آپ ایک فرد کی حیثیت سے ان میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ خوش قسمتی سے ایسے کئی آسان طریقے ہیں جن پر عمل کر کے طلبہ کے نام بھی یاد ہو سکتے ہیں اور انہیں جانا بھی جا سکتا ہے:

بیٹھنے کی ترتیب کا ایک چارٹ تیار کریں: اب طلبہ سے کہیں کہ وہ چند ہفتوں تک اپنی نشستیں تبدیل نہ کریں اور اپنی نشستوں کا ایک چارٹ بنائیں۔ ہر جماعت کے موقع پر چار یا پانچ نام یاد کرنے کی کوشش کریں۔

8 Intentional Learning: A Process for Learning to Learn. American Accounting Association. http://aaahq.org/AECC/intent/4_4.htm

تصویریں کھینچیں یا طلبہ سے کہیں کہ وہ تصویریں بنائیں: اگر ممکن ہو تو پہلے یا دوسرے دن طالب علموں کی گروپ میں تصاویر بنائیں۔ تصویر کے لیے پوز بنانا اکثر ایک غیر رسمی اور پرسکون ماحول پیدا کرتا ہے۔ ان تصاویر کو طلبہ کو دیں اور ان سے کہیں کہ وہ تصویر کے سامنے اپنے نام لکھ دیں یا ہر طالب علم کو ہندسہ (Number) دیں اور ان سے کہیں کہ تصویر کے نچلے حصے میں اپنے نمبرز کے سامنے اپنے نام لکھ دیں۔ اگر تصاویر بنانا ممکن نہ ہوں تو ان سے کہیں کہ اپنی تصویریں خود بنائیں (Draw) یا انہیں جوڑوں کی صورت میں تقسیم کر کے کہیں کہ ہر طالب علم اپنے ساتھی کی تصویر بنائے۔ ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہیں کہ وہ اپنے ساتھی کے بارے میں کوئی منفرد چیز بنائیں، مثلاً اس کا ٹوٹا ہوا دانت یا اس کے گھنگریالے بال تاکہ تصویروں کو چہروں سے ملانے میں مدد مل سکے۔ ان کی تصویروں کے ساتھ ان کے نام لکھ دیں اور ان کی نشست کے قریب رکھ دیں۔ اگر اسکول کے پہلے یا دوسرے ہفتے یہ تصویریں طلبہ کی نشستوں کے قریب رکھنا ممکن نہ ہو اور اگر طلبہ قطاروں میں نہ بیٹھیں ہوں تو انہیں قطاروں میں بٹھائیں۔ (بعد میں انہیں سیکھنے والے گروپس میں تقسیم کیا جاسکتا ہے) ہر قطار کے ساتھ والی دیوار پر ان کی تصویروں عمودی ترتیب سے لگا دیں، اس قطار میں سب سے اوپر اس طالب علم کی تصویر ہونی چاہیے جو دیوار کے سب سے قریب ہو اور سب سے آخر میں اس طالب علم کی تصویر ہو جو دیوار سے سب سے زیادہ دور ہے۔

ناموں کے کارڈز اور ٹیگ استعمال کریں: اگر تصویریں ممکن نہ ہوں تو طلبہ سے کہیں کہ وہ اپنے ناموں کے کارڈز تیار کریں اور انہیں جماعت کے دوران اپنے سامنے لگا دیں۔ اگر آپ میزیں استعمال نہیں کر رہے تو اسکول کے ابتدائی چند ہفتوں کے دوران آپ کے طلبہ اپنے ناموں کے ٹیگ اپنے سینے پر لگا سکتے ہیں۔ جماعت سے پہلے اور جماعت کے دوران ایک جگہ کھڑے ہو کر طلبہ کے ناموں کو یاد کریں اور جماعت میں انہیں ان کے ناموں سے پکاریں۔

تعارف استعمال کریں: چند طلبہ سے کہیں کہ وہ اپنا تعارف کرائیں۔ پھر تعارف روک کر کسی ایک طالب علم سے کہیں کہ وہ ان تمام طلبہ کے نام بتائے جن کا تعارف کرایا گیا۔ ایک بار ابتدائی چند نام پکارے جا چکے ہوں تو چند مزید ناموں کی طرف چلیں، اسی طرح آگے بڑھتے رہیں، یہاں تک کہ ہر ایک کا تعارف ہو جائے۔ بہت بڑی جماعتوں کے لیے پہلے ہفتے کے دوران یہ مشق کریں۔ ہر روز طلبہ کا ایک چھوٹا سا گروپ منتخب کریں جو اسی طرح اپنا تعارف کرائیں۔

حاضری بڑے فعال انداز سے لیں: تعلیمی سال کے ابتداء میں جب حاضری لیں تو طلبہ کے نام بار بار دہرائیں تاکہ ان کے چہرے اور نام جلد سے جلد یاد ہو جائیں۔ پھر بھی کچھ نام ایسے ہوں گے جو آپ یاد نہیں کر پا رہے ہوں گے، اس کے باوجود آپ کے طلبہ آپ کی اس کوششوں کو بہت سراہیں گے۔

فعال انداز سے طلبہ کے نام استعمال کریں: تمام طلبہ سے کہیں کہ وہ ہر بار بولنے سے پہلے اپنا نام ضرور بتائیں۔ یہ کام اس وقت تک جاری رہنا چاہیے جب تک جماعت کا ہر فرد یہ محسوس کرے کہ وہ جماعت کے ہر طالب علم کو جانتا ہے۔ جہاں تک ممکن ہو طلبہ کے نام زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔

یاد کرنا/حفظ کرنا: ہر روز طلبہ کی ایک قطار یا گروپ کو یاد رکھنے کی جدوجہد کریں۔ جماعت شروع ہونے سے چند منٹ پہلے اس بات کا جائزہ لیں کہ آپ کیا یاد کر چکے ہیں، پھر اس فہرست میں طلبہ کی دوسری قطار یا گروپ کو شامل کر لیں۔

اشارے استعمال کریں: ایک طالب علم کا نام اس کی جسمانی یا شخصی خصوصیت کے حوالے سے یاد رکھیں جو اس میں پائی جاتی ہو۔ مثال کے طور پر نوری کا سامنے کا دانت ٹوٹا ہوا ہے، امجد کے بال سرخ اور گھنگریالے ہیں اور شیریں ہمیشہ مسکراتی رہتی ہے۔ جب آپ اپنے طلبہ سے کہتے ہیں کہ وہ آپس میں متعارف ہوں

تو ان سے یہ بھی کہیں کہ ہر طالب علم اپنی ایسی غیر معمولی جسمانی شناخت بھی بتائے جو اسے گروپ کے دوسرے طالب علم سے ممتاز کرتی ہو۔ یہ خدوخال یا پہلو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مستقل ہونے چاہئیں اور جب آپ کمرے میں ہوں تو سامنے سے نظر آنے چاہئیں۔

جماعت کے وقت کو تخلیقی انداز سے استعمال کریں: جب جماعت میں کوئی تحریری تفویض شدہ کام (Written assignment) دیا جائے تو طلبہ سے کہا جائے کہ وہ ایک کاغذ پر اپنے اپنے نام بڑے حروف میں لکھ کر وہ کاغذ اپنے سامنے رکھیں یا اپنے نام کا ٹیگ اپنے سامنے میز پر رکھیں۔ اب آپ کمرے کا چکر لگاتے ہوئے ان ناموں کو یاد کر سکتے ہیں۔[9]

طلبہ کو شامل کریں: ہر روز دو یا تین طلبہ سے کہیں کہ وہ جماعت معاون بنیں۔ یہ معاون مواد کی نمائش (Demonstraion) اور تقسیم یا دوسری سرگرمیوں کی انجام دہی میں آپ کی مدد کریں گے جس کے نتیجے میں آپ کو ان کے نام یاد ہو جائیں گے۔ جب آپ کسی سرگرمی پر کام کر رہے ہیں تو ان سے بات کریں، اس سے آپ کو ان کے پس منظر اور ان کی دلچسپیوں کے بارے میں معلوم ہو جائے گا۔

جماعت کو چھوٹے گروپس میں تقسیم کردیں: ایک پورے گروپ کو چھوٹے کام کرنے والے گروپس (Working groups) میں تقسیم کرنے سے طلبہ کے ناموں کو یاد رکھنے میں مدد ملے گی۔ ہر گروپ کو چھوٹے پراجیکٹس دے کر جماعت کا وقت استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ایک چھوٹے گروپ میں صرف آٹھ یا نو افراد کو یاد رکھنا آسان ہے، بجائے اس کے کہ ساٹھ سے زائد چہروں کو دیکھا اور یاد رکھا جائے۔ یہ بھی یاد کرنے کی کوشش کریں کہ کونسا چہرہ کس نشست پر بیٹھتا ہے۔ پھر ہر خاص گروپ کے ہر رکن کا نام یاد کرنے کی کوشش کریں۔

تعارفی سرگرمیاں (Interactive activities): تعلیمی سال کے پہلے دو یا تین دن دوسروں کو جاننے کے لیے تعارفی سرگرمیاں انجام دیں تاکہ طلبہ ایک دوسرے کے بارے میں جان لیں، اس طرح آپ بھی اپنے طلبہ کے بارے میں جان سکتے ہیں۔ بڑی جماعتوں کے لیے چھ یا آٹھ طلبہ سے کہیں کہ وہ ہر روز جماعت کے آغاز اور اختتام پر اپنے آپ کو متعارف کرائیں۔ دوسری سرگرمی کو 'ناموں کا کھیل' کہا جاتا ہے۔ یہ کھیل چھوٹی جماعتوں میں آسانی سے استعمال کیا جاتا ہے۔ بڑی جماعتوں میں بھی طلبہ کے چھوٹے گروپ بنا کر آسانی سے یہ کھیل استعمال کیا جاسکتا ہے علاوہ ازیں (کسی دوسرے طریقے سے) جماعت کو عارضی طور پر چھوٹا بنا کر بھی یہ کھیل شروع کیا جاسکتا ہے۔ کھیل کے آغاز میں ایک طالب علم اپنا نام بتاتا ہے، دوسرا طالب علم پہلے طالب علم کا نام بتاتا ہے اور اپنا نام بھی بتاتا ہے، پھر تیسرا طالب علم اپنا نام بتاتا ہے اور پہلے دو طلبہ کے نام بتاتا ہے۔ یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ یہ واپس پہلے طالب علم کی طرف آجاتا ہے، ایسے میں استاد کو آخر میں ہونا چاہیے۔

آپ 'ایک دوسرے کو جاننے' (Getting to know you) والی سرگرمی کے لئے ایک عدد فارم بھی تیار کر سکتے ہیں یہ فارم 'خالی جگہیں پر کریں' (Fill in th blanks) کی نوعیت کا ہوسکتا ہے۔

---

9 Teaching & Advising: Getting Started – The First Week of Class. Learning Students' Names. Teaching and Learning Center, University of Nebraska - Lincoln. http://www.uu.edu/centers/faculty/resources/article.cfm?ArticleID=107 [accessed online on 3/7/2006]

مثال کے طور پر:

''اسکول کے بعد میں ـــــــــــــــــــ پسند کرتا ہوں''

''میری پسندیدہ غذا ـــــــــــــــــــ ہے۔''

''میری پسندیدہ سرگرمی ـــــــــــــــــــ ہے۔''

''اسکول میں میرا پسندیدہ مضمون ـــــــــــــ ہے۔''

''میں ـــــــــــــــــــ جیسا بننا چاہتا ہوں۔''

''اسکول سے فارغ ہونے کے بعد میں ـــــــ بننا چاہتا ہوں۔''

آپ اس فارم کو بڑے جماعتوں میں طلبہ کے لیے ایک ایسے طریقے کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں جس کے تحت وہ ایک دوسرے کو اچھی طرح جان سکتے ہیں، چاہے وہ پہلے بھی ایک ہی جماعت میں ہوں۔ ایک کاغذ پر اس معلومات کے ساتھ دائیں طرف ایک کالم کا اضافہ کریں، لیکن اسے خالی رہنے دیں۔ جب آپ کے طلبہ اپنی خالی جگہیں بھر چکے ہوں، اس کے بعد ان سے کہیں کہ انہی جیسے جواب والے دوسرے طلبہ کو تلاش کریں اور ہر طالب علم کا نام کالم میں لکھیں۔

طلبہ کے تعارفی خاکے (Profiles) تیار کریں: بڑی جماعتوں میں اساتذہ کو ایک مؤثر طریقے سے اپنے طلبہ کے کمرۂ جماعت سے باہر کی زندگیوں کے بارے میں جاننا ہوتا ہے تاکہ اگر کوئی مسئلہ کھڑا ہو تو وہ طالب علم کی زیادہ سے زیادہ مدد کر سکیں۔ بہت سے اساتذہ سادہ سوالنامے تیار کرتے ہیں جن میں طلبہ سے ان کے خاندانوں کے بارے میں پوچھا جاتا ہے۔ وہ ان سوالناموں میں مختلف پہلوؤں پر ایسے سوال شامل کرتے ہیں جو طالب علم کے پڑھنے اور سیکھنے کے عمل اور اسکول میں اس کی حاضری پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ جیسے کیا طالب علم کے والدین ابھی تک زندہ ہیں یا ان کے درمیان علیحدگی تو نہیں ہوئی ہے۔ کیا وہ اب بھی اسی گھر میں رہتے ہیں یا کام کے لیے عارضی طور پر کہیں ہجرت کر چکے ہیں۔ اس صورت میں طالب علم کی دیکھ بھال کون کرتا ہے، اس گھر میں کتنے افراد رہتے ہیں۔ ان کا طالب علم سے کیا رشتہ ہے۔ ان کا تعلیمی اور پیشہ ورانہ پس منظر کیا ہے اور اس خاندان کی رسائی کن وسائل تک ہے مثلاً آمدنی، زمین یا کمیونٹی کی ترقی کے فنڈز وغیرہ۔ یہ معلومات مختلف طریقوں سے جمع کی جا سکتی ہے جیسے یہ سوالنامہ گھروں کو بھیج دیا جائے جسے والدین یا سرپرست بھریں یا طلبہ سے خود ہی انٹرویو کریں۔ اگر کوئی طالب علم ناقص کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے تو ایک استاد ان سوالناموں کے ذریعے اکٹھی کی گئی معلومات کو دیکھتا ہے اور ممکنہ اسباب تلاش کر کے کوئی لائحہ عمل اختیار کر سکتا ہے۔[10]

شخصی یا ذاتی تاثر: ایک بڑی کلاس کو ذاتی حیثیت میں لانے کا مطلب ہے، اپنے آپ کو اپنے طلبہ کے سامنے ایک استاد کے بجائے ''ایک فرد، ایک شخص'' کی حیثیت سے پیش کرنا۔ آپ انہیں بتا رہے ہیں کہ آپ کس قدر ان کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں اور یہ بھی کہ آپ کس قدر چاہتے ہیں کہ وہ بھی آپ کو جانے۔ جبکہ یہ ضروری نہیں ہے کہ بہت زیادہ ذاتی معلومات بھی اپنے طلبہ کے ساتھ شیئر کی جائے، اس میں آپ کی اپنے بارے میں معلومات بھی شامل ہے جو دوران تدریس میں اور سکھانے اور پڑھانے کی سرگرمیوں میں ہوتی ہے۔ اس سے پورا ماحول ہی ذاتی بن جاتا ہے۔ یہ کام پہلے دن ہی شروع ہو سکتا ہے

10 Booklet 3: Getting All Children In School and Learning. Embracing Diversity: Toolkit for Creating Inclusive, Learning-Friendly Environments. Bangkok: UNESCO, 2004.

جب آپ یہ بات کرتے ہیں کہ آپ کے طلبہ کیا سیکھیں گے اور آپ کے تجربات سے طلبہ کس طرح عمدگی سے سیکھ سکتے ہیں۔ یاد رہے! مزاح اور اس بات کا اظہار کہ آپ اپنے آپ پر بھی ہنس سکتے ہیں۔ آپ کے طلبہ کے ساتھ مثبت تعلقات قائم کرنے میں مدد دے گا۔[11]

طلبہ کو اظہار کی اجازت دیں: اگر طالب علم کو اسکول کے پہلے دو یا تین ہفتوں کے دوران جماعت میں بولنے کا موقع دیا گیا تو اس سے ان کی بڑی جماعتوں اور مباحثوں میں شریک ہونے کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ یاد رکھیں! ایک طالب علم جتنے طویل عرصے تک جماعت میں نہیں بولے گا، اس کے لیے بعد میں شریک ہونا اتنا ہی زیادہ مشکل ہوتا چلا جائے گا اور آپ کے طلبہ نے کیا کچھ سیکھا اور جانا، آپ یہ جاننے کا ایک بیش قیمت موقع ہاتھ سے گنوا دیں گے۔ آپ شاید یہ چاہیں کہ طلبہ ابتدا میں اسکول کے پہلے چند ہفتوں کے دوران چھوٹے گروپس میں کام کریں کیونکہ اس سے شرمیلے طلبہ کے لیے بعد میں آسانی ہوسکتی ہے اور وہ بھی بڑی جماعتوں میں شریک ہوسکتے ہیں۔

سوالات اور تبصروں کی حوصلہ افزائی کریں: بہت سے طلبہ بہت شرمیلے یا گھبراہٹ کا شکار ہوتے ہیں۔ وہ اپنے ساتھیوں کے سامنے نہ تو کوئی سوال کرسکتے ہیں اور نہ ہی تبصرہ۔ بعض اساتذہ دراصل یہ بات پسند نہیں کرتے کہ طلبہ ان سے سوال کریں کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح ان کے اختیار (Authority) کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔ حالانکہ سوالات اس ضمن میں جوابی ردعمل (Feedback) کے حاصل کرنے کا ایک بیش قیمت ذریعہ ہیں کہ طلبہ کیا سیکھ رہے ہیں، انہیں کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور آپ اپنی تدریس کو اپنے اور اپنے طلبہ کے لیے زیادہ بامعنی اور پرلطف کیسے بنا سکتے ہیں۔

طلبہ کی سوالات پوچھنے کی حوصلہ افزائی کے لیے یا سیکھنے کے عمل کے بارے میں اپنی رائے دینے کے لیے بعض اساتذہ بروقت جوابات / رائے کا طریقہ (Prompts) استعمال کرتے ہیں۔ اس تیکنیک میں استاد ایک سوال کرتا ہے یا ایک بیان دیتا ہے جس کا جواب طلبہ کو اپنے تجربات یا وہ جو کچھ سیکھ رہے ہیں اس کی روشنی میں دینا ہوتا ہے۔ پہلا Prompt یہ ہوسکتا ہے کہ استاد کہے کہ: ''ہماری کمرۂ جماعت بہت بڑی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم سب کے بارے میں جتنی جلد ممکن ہو، جان لوں۔ لہٰذا مجھے اپنے بارے میں بتاؤ، تمہیں کیا پسند ہے اور کیا ناپسند ہے، تمہاری زندگی کے دلچسپ تجربے اور اسکول کے بارے میں تمہارے احساسات۔'' دوسرا Prompt یہ ہوسکتا ہے کہ استاد پوچھے کہ: ''تم فلاں فلاں چیز کے بارے میں کیا پوچھنا چاہتے ہو........'' پھر طلبہ کو وقت دیں تاکہ وہ اپنے سوالات کو تشکیل دے لیں۔ بعض اساتذہ گننے یا شمار کرنے کی تجویز کرتے ہیں کہ وہ (دل ہی دل میں) دس تک گنیں تاکہ طلبہ کو اپنے جوابات تشکیل دینے کا وقت مل جائے۔ اگر آپ کا کوئی بھی طالب علم کچھ نہیں کہتا تو ایک رضاکار سے کہیں کہ وہ ایک خاص نکتے کا خلاصہ بیان کرے جو جماعت میں یا کسی سرگرمی کے دوران اٹھایا گیا تھا۔ ایسے جوابات مثلاً ''میں خوش ہوں کہ تم نے یہ پوچھا'' یا ''یہ ایک بہت اچھا سوال ہے'' سے طلبہ کی حوصلہ افزائی ہوگی اور وہ سوالات پوچھنے اور اپنی آراء کے اظہار کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ غیر زبانی (Non verbal) حرکات جیسے مسکرانا یا سر ہلانا بھی طلبہ کے سوالات اور تبصروں کی حمایت کو ظاہر کرتے ہیں۔[12]

مشکل تصورات کا اقرار (Acknowledge) کریں اور مشکلات کی پیش بینی (Anticipate) رکھیں: بڑی جماعتوں میں طلبہ سوال پوچھنا یا سوالوں کے جواب دینا پسند نہیں کرتے، کیونکہ انہیں خوف ہوتا ہے کہ دوسروں پر یہ ظاہر ہو جائے گا کہ جو تصور آپ پڑھا رہے ہیں، وہ اسے نہیں سمجھتے۔ وہ اس

11 Large Classes: A Teaching Guide – Large Class Introduction. Center for Teaching Excellence, University of Maryland, 2005. www.cte.umd.edu/library/large/intro.html [accessed online on 10/7/2005]

12 Brenner, J. "Making Large Classes More Interactive, " Inquiry, Vol. 5, No. 1, Spring 2000. www.vccaedu.org/inquiry/inquiry-spring2000/i-51-brenner.html [accessed online on 12/2/2005]

پر عبور نہیں رکھتے۔ خوف پر قابو پانے کے حوالے سے ان کی مدد کرنے کے لئے، یہ تسلیم کریں کہ پہلی بار میں کسی بھی مواد کو سمجھنا مشکل ہوتا ہے۔ ایک مشکل تصور یا سبق کو بیان کرنے میں آپ ان مشکلات کے بارے میں بھی بات کر سکتے ہیں جو آپ کو ان کے سیکھنے کے دوران پیش آئیں تھی اور آپ نے انہیں سیکھنے اور یاد کرنے کے لیے کیا طریقہ کار استعمال کیے تھے۔ جماعت سے پہلے جب آپ اپنے سبق کی تیاری مکمل کر چکے ہوں، اپنے آپ سے پوچھیں: ''میرے طلبہ کو اس سبق کو پڑھنے میں کیا مشکلات پیش آ سکتی ہیں؟ اس سبق کو زیادہ قابل فہم بنانے میں کیا مثالیں دی جا سکتی ہیں؟'' کچھ اساتذہ تفویض شدہ کام، ٹیسٹ میں طلبہ کی جانب سے کی گئیں غلطیوں اور اکثر اٹھائے جانے والے سوالات کو اپنی ڈائری میں محفوظ کر لیتے ہیں۔ اس طرح انہیں اس بات کی یاد دہانی ہوتی ہے کہ طلبہ کو سب سے زیادہ مشکل کہاں پیش آتی ہے۔

یاد رکھیں! مشکلات کو تسلیم کر کے اور ان سے بچنے کے لیے اقدامات کرنے سے طلبہ کی تحقیر یا دوسروں کے سامنے خوف زدہ ہونے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔

موجود رہیے: بڑی جماعتوں کا سب سے بڑا نقصان طلبہ اور اساتذہ کے تناسب میں عدم تناسب ہے۔ اس مسئلے سے مقابلہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ آپ جماعت سے پہلے اور جماعت کے بعد طلبہ کے لیے موجود رہیے۔ جماعت سے پہلے آپ اسکول کے میدان کا چکر لگا سکتے ہیں اور طلبہ سے پوچھ سکتے ہیں کہ اس روز وہ کیسا محسوس کر رہے ہیں۔ جیسے ہی جماعت ختم ہو، طلبہ کو بتا دیں کہ آپ ان کے کسی بھی ایسے سوال کا جواب دینے کے لیے موجود ہیں جو ان کے ذہن میں ہو سکتے ہیں۔ دن کے دوسرے اوقات میں دس سے پندرہ منٹ کا وقت طلبہ کے لیے مختص کر لیں جس کے دوران وہ آپ کے پاس آئیں اور آپ سے سوال کریں۔ بعض اوقات وہ سوالات ہو سکتے ہیں جو وہ دوسروں کے سامنے نہیں پوچھنا چاہتے۔ آپ ایک دن میں پانچ یا زیادہ طلبہ کا انتخاب کر سکتیں ہیں اور ان سے اپنی جماعت یا اسکول کے بارے میں بات کریں۔ عام طور سے ان کے نام یاد کریں، اور انفرادی طور پر بھی ان کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔

یاد رکھیں! آپ اپنے طلبہ میں جس قدر حقیقی دلچسپی لیں گے، اتنے ہی زیادہ طلبہ بھی ایک بڑی جماعت میں آپ سے ملنے، آپ سے باتیں کرنے اور آپ کی باتیں سننے میں آرام و سکون محسوس کریں گے۔[13]

طلبہ پر انفرادی توجہ دیں: ایک بڑی جماعت جس میں طلبہ کی بہت زیادہ تعداد ہو اس صورت میں طلبہ کو آپ کی توجہ کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے، اس لئے یہ چھوٹی جماعت سے مختلف ہوتی ہے۔ جبکہ کچھ طلبہ چاہے وہ چھوٹی جماعت میں ہوں یا بڑی جماعت میں، وہ عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ جن طلبہ کو زیادہ راہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے، انہیں اکثر بڑی جماعتوں میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس مشکل سے کئی طریقوں سے نمٹا جا سکتا ہے مثال کے طور پر طلبہ کی ترقی کو ان کی حاضری کے ریکارڈ کے ذریعے جانچنا، امتحان اور ہوم ورک میں ان کی کارکردگی، جماعت میں ان کی شرکت اور دوسری جماعتوں میں ان کی کارکردگی۔ آپ انہیں ایک تشخیصی ٹیسٹ (Diagnostic test) بھی دے سکتے ہیں۔ جو کسی بھی خاص موضوع یا سبق پر عبور حاصل کرنے کے لیے درکار علم (Knowledge) اور مہارتوں (Skills) پر مرکوز ہوں۔ وہ ٹیسٹ جو اسکول کے پہلے ہفتے میں دیا جاتا ہے یا جب ایک نیا عنوان شروع ہوتا ہے، اس میں نمبر/گریڈ نہیں دیے جاتے۔ اس کا واحد مقصد ان طلبہ کی شناخت اور مدد کرنا ہے جنہیں اضافی مدد کی ضرورت ہوتی ہے اس طرح آپ ان کے ساتھ

13 Student Ratings of Teacher Effectiveness: Creating an Action Plan, Center for Support of Teaching and Learning, Syracuse University, New York.
http://cstl.syr.edu/cstl2/Home/Teaching%20Support/Teaching%20at%20SU/Student%20Ratings/ 12A500.htm [accessed online on 1/30/2006].

پہلے سے ہی کام شروع کر سکتے ہیں۔ بجائے ایک بڑی اور پرہجوم جماعت کے آپ اپنی توجہ طلبہ کے ایک چھوٹے گروپ پر مرکوز کر سکتے ہیں جنہیں آپ کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اگر آپ ایک طالب علم کے رویے یا اس کی تعلیمی کارکردگی میں اچانک / بے ربط (Abrupt) سی تبدیلی محسوس کریں تو آپ کو چاہیے کہ اس سے انفرادی ملاقات کریں۔ اس طالب علم سے اس کی گھریلو زندگی کے بارے میں پوچھیں، کیونکہ اس سے بھی ان کی کارکردگی متاثر ہوسکتی ہے۔ اگر مذکورہ طالب علم کا مسئلہ آپ کے اختیار سے باہر ہے اور آپ اس سے نہیں نمٹ سکتے تو آپ کو چاہیے کہ اسے مشاورت (Counseling) یا اور دستیاب شدہ خدمات سے استفادہ حاصل کرنے کا مشورہ دیں۔ اگر متعدد طلبہ کو مشکلات کا سامنا ہے تو آپ ان کے لیے گروپ نشستوں (Sessions) کا اہتمام کر سکتے ہیں تا کہ مواد کا جائزہ لیا جا سکے اور سوالوں کے جواب بھی دیے جا سکیں۔

طلبہ کے رویوں کے لیے مناسب ضابطے (Rules) بنائیں: تمام کمرۂ جماعت کو ضابطے کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ وہ موثر (Effective) انداز سے چل سکیں اور یہ ضابطے بڑی جماعتوں کی ایک ضرورت ہے۔ طلبہ کو اپنی حدود جاننی چاہئیں اور یہ بھی کہ دوسروں کے ساتھ کیسے برتاؤ کیا جائے اور کیسے ان کے حقوق کا احترام کیا جائے۔ اپنے ضابطے ابتدا ہی سے واضح کریں ایک دوسرے سے تعاون (Cooperation) اور لحاظ (Consideration) کرنے کی اہمیت پر زور دیں۔ ضابطے بنانے کے لیے عام رہنما اصول (Guide line) میں درج ذیل شامل ہیں:[14]

☆ اپنے طلبہ کو کمرۂ جماعت کے ضوابط بنانے میں شامل کریں۔ آپ حقوق کی بنیاد پر (Right based) ایک طریقہ اختیار کر سکتے ہیں جس کا اصول یہ ہو:
''آپ اس کمرۂ جماعت میں جو چاہیں کر سکتے ہیں، بشرطیکہ جو کچھ آپ کرتے ہیں، یہ دوسروں کے حقوق کے آڑے نہ آئے جیسے: آپ کے کمرۂ جماعت کے ساتھی اور آپ کے اساتذہ۔'' پھر اپنے طلبہ سے کہیں کہ ان رویوں کی نشاندہی کریں جو قابل قبول ہیں اور ان کی بھی جو ناقابل قبول ہیں کیونکہ یہ دوسروں کے حقوق غصب کرتے ہیں۔ ایسے قوانین تیار کریں جن سے یہ حقوق ادا ہو سکیں۔ ساتھ ہی قوانین کی خلاف ورزی پر سزا بھی دی جائے۔ یاد رہے کہ جرمانے خراب رویے کی نوعیت کے مطابق اور مثبت نظم وضبط (Positive discipline) کی بنیاد پر ہوں تا کہ آپ کے طلبہ اچھے رویے کی تعلیم حاصل کر سکیں۔ مثال کے طور پر اگر کسی طالب علم سے گلاس ٹوٹ جائے اور اسے سزا کے طور پر دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑے ہونے کا حکم دیا جائے تو اس سزا سے طالب علم کو کوئی سبق نہیں ملے گا۔ اگر طالب علم سے اس کی غلطی پر معافی منگوائی جائے اور ٹوٹے ہوئے شیشوں کو صاف کروائے جائیں اس طرح طالب علم کو ذمہ داری کا سبق ملے گا۔

☆ اپنے طلبہ سے ''کمرۂ جماعت کا آئین (Class room constituition) تیار کروائیں یا کمرۂ جماعت کا پالیسی بورڈ (Class room policy board) جس پر قوانین درج ہوں نمایاں جگہ پر آویزاں کریں۔ طلبہ سے ان پر دستخط بھی کرائیں تا کہ وہ ان قوانین پر سختی سے عمل کریں اور اگر وہ ان قوانین کو توڑتے ہیں تو ان کے نتائج کا سامنا کریں۔ اگر ایک طالب علم یہ عہد کرتا ہے کہ وہ قوانین کو توڑنے سے گریز کرے گا اور خود کو اچھے رویوں میں مصروف رکھے گا تو خراب رویے کے رونما ہونے کے امکانات بہت کم ہیں۔

☆ چند ایسے قانون بنائیں جن کا سارا زور مناسب رویے پر ہو۔ آپ یا آپ کے طلبہ ایک طویل فہرست کو یاد نہیں رکھیں گے۔ جہاں تک ممکن ہو

14 ILFE Specialized Booklet 1. Embracing Diversity: Tools for Positive Discipline in the Inclusive, Learning-Friendly Classroom – A Guide for Teachers and Teacher Educators. Bangkok: UNESCO, 2006.

واضح اور قابل فہم قوانین بنائیں اور انہیں عملی رویوں (Behaviour) کے اعتبار سے بیان کریں۔ مثال کے طور پر، ''اپنے ہاتھ اور پیر اپنی حد تک رکھیں'' ایک واضح ترین پیغام ہے جو ''لڑو نہیں'' سے زیادہ مثبت ہے۔

☆ درج ذیل امور کے لیے قوانین بنانے یا توقعات وابستہ کرنے اور کمرۂ جماعت میں رواں کارکردگی پیدا کرنے کے لیے: (a) پیریڈ یا دن کی شروعات اور اختتام بہ شمول حاضری کیسے کی جائے گی اور طلبہ ان اوقات میں کیا کام کر سکتے ہیں یا کیا نہیں کر سکتے۔ (b) مواد اور آلات کا استعمال۔ (c) غیر متوقع ضروریات (جیسے بیت الخلا جانے یا پنسل چھیلنے) لیے اجازت کیسے لی جائے۔ (d) نشست پر بیٹھ کر کرنے والے اور علیحدہ گروپ میں رہ کر کرنے والے کاموں کے طریقۂ کار اور (e) طلبہ کیسے سوال کریں یا سوالوں کے جواب کیسے دیں۔

☆ ایسے قوانین کا انتخاب کریں جو کمرۂ جماعت کے ماحول کو سلیقے سے مرتب کر سکیں اور کامیاب آموزش اور تدریس کو فروغ دیں۔ کمرۂ جماعت کے ماحول کو باضابطہ کریں اور کامیاب آموزش / سیکھنے کے عمل کو فروغ دیں۔ کمرۂ جماعت کے لئے ایسے قوانین نہ بنائیں جنھیں آپ تسلسل کے ساتھ نافذ نہ کرنا چاہتے ہوں یا نہ کر سکتے ہوں۔ مزید یہ کہ ایسے قوانین کا انتخاب کریں جن پر باہم اتفاق رائے ہو چکا ہو یا جماعت میں ہر ایک نے ان پر پابند رہنے کا اقرار کیا ہو۔ اگر طالب علموں کو یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ آپ کے کمرۂ جماعت میں ایک خاص رویہ نہیں رکھ سکتے لیکن دوسری جماعت میں رکھ سکتے ہیں تو وہ اس بات کو آزمائیں گے کہ وہ ناپسندیدہ رویے سے کس حد تک بچ سکتے ہیں۔

کمرۂ جماعت کے قوانین پر دوبارہ جائزہ لیں اور دیکھیں کہ کیا ان میں ایسے قوانین بھی ہیں جن کی اب ضرورت باقی نہ رہی ہو۔ اگر ایسا ہو تو اپنے طلبہ کو سراہیں اور پھر ان سے پوچھیں کہ کیا مزید قوانین کی ضرورت ہے۔

نظم وضبط (Discipline) کے مثبت طریقہ کار استعمال کریں۔ جماعت چاہے چھوٹی ہو یا بڑی طلبہ غلط رویے کا مظاہرہ اور قوانین کی خلاف ورزی بھی کریں گے۔ یہ ان کی نشوونما کے معمول کا حصہ ہے، آپ کی کوئی ناکامی نہیں ہے۔ جب طلبہ خراب رویے کا مظاہرہ کرتے ہیں تو ایک استاد انہیں قابو کرنے کے لیے جسمانی سزا کا طریقہ استعمال کر سکتا ہے۔ یہ طریقہ وہ اساتذہ استعمال کرتے ہیں جو بڑی جماعت کے مسئلے سے دوچار ہیں، خاص طور سے ان جماعتوں میں جہاں کوئی طے شدہ قاعدے یا قوانین نہیں ہیں۔ طلبہ نہیں جانتے کہ ان سے کیا توقع وابستہ کی گئی ہے اور خراب رویے کے کیا نتائج نکلیں گے۔ ادھر استاد بھی وقت نہیں دیتا کہ وہ اپنے طلبہ کے ساتھ مثبت تعلقات قائم کر سکے تاکہ بچے بھی اچھے بننے کی کوشش کریں۔ اس کی ایک اور وجہ استاد کا اپنی جماعت میں تحکمانہ انداز بھی ہو سکتا ہے۔ مثلاً وہ کہتا ہے: ''میں استاد ہوں اور ہم اس طریقے پر کام کریں گے جو میرا طریقہ ہے۔'' جماعت میں نظم وضبط قائم کرنے کے لیے استاد جسمانی سزا کا طریقہ بھی استعمال کر سکتا ہے تاکہ دوسرے طلبہ کے دلوں میں اس کا خوف اور رعب بیٹھ جائے اور وہ خراب رویے کا مظاہرہ نہ کر سکیں (لیکن وہ کرتے ہیں)۔

تاہم جسمانی تشدد کی دھمکی کا استعمال طلبہ کو اپنے استاد سے پڑھنے کی طرف راغب نہیں کرتا بلکہ صرف استاد سے خوف زدہ کرتا ہے اس طرح کمرۂ جماعت کا نفسیاتی اور سماجی ماحول بھی تباہ ہو جاتا ہے۔ مزید یہ کہ جسمانی سزا انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے اور بہت سے ملکوں میں یہ غیر قانونی ہے۔ جہاں جسمانی

سزا کا مطلب طلبہ کے رویوں کو قابو کرنا ہے، وہاں مثبت نظم وضبط کا مقصد طلبہ کے اخلاقی رویوں کو تعمیر کرنا ہے۔ جسمانی سزا کے بجائے مثبت نظم وضبط کے کئی طریقے (Techniques) جنہیں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ذیل میں مثبت انضباطی اقدامات (Positive disciplinary actions) کی ایک فہرست دی جارہی ہے جس سے آپ ان طلبہ کی راہنمائی کر سکتے ہیں جن کا خراب رویہ توجہ چاہتا ہے۔

☆ جب وہ اچھے رویے کا مظاہرہ کریں تو ان پر توجہ دیں۔ جب وہ توجہ کے متلاشی نہ ہوں اور خراب رویے کا مظاہرہ نہ کریں تو ان کی تعریف ضرور کریں۔

☆ جب بھی ممکن ہو، خراب رویے کو نظر انداز کردیں، خوشگوار موقعوں پر ان پر مثبت توجہ دیں۔

☆ انہیں توجہ طلب کرنا سکھائیں۔ مثلاً ایسے کارڈز بنائیں جن پر "ازراہ کرم میری طرف دیکھیں" وغیرہ لکھا ہوا اور جب بھی کوئی سوال کرنا ہو تو یہ کارڈ ہاتھ میں پکڑ کر بلند کردیں۔

☆ انہیں کڑی نظر سے دیکھیں لیکن زبان سے کچھ نہ کہیں۔

☆ ان سے دور کھڑے ہونے کے بجائے قریب کھڑے ہوں (اگر آپ ان کے بالکل پاس کھڑے ہوں تو ان کے ساتھ توجہ حاصل کرنے والے برتاؤ کا مظاہرہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے)

☆ ہدف بنانا، روکنا اور اقدامات کرنا (Target-stop-do) طالب علم کو اس کے نام کے ساتھ پکاریں، اس کے اس رویے کی نشاندہی کریں جس سے اسے روکنا ہے اور اسے بتائیں کہ اس وقت اس سے کیا متوقع تھا۔ آئندہ وہ کیا کرے گا اور اس کے کیا نتائج ہونگے اسے اس کا فیصلہ کرنے دے۔

☆ غیر متوقع کام کریں جیسے لائٹس بند کردیں، موسیقی بجائیں، اپنی آواز دھیمی کردیں، اپنی آواز میں تبدیلی کردیں، دیواروں سے باتیں کریں۔

☆ طلبہ کی توجہ کا رخ موڑ دیں جیسے براہ راست سوال کریں، ایک حمایت مانگیں، انتخاب دیں اور سرگرمی کو تبدیل کردیں۔

بعض اوقات اساتذہ بڑی جماعتوں میں جسمانی سزا اس وقت استعمال کرتے ہیں جب وہ غصے یا جھنجھلاہٹ میں ہوں۔ مگر غصے اور جھنجھلاہٹ سے نمٹنے کے اور بھی کئی مثبت طریقے ہیں۔ بعض اساتذہ اپنے طلبہ سے کہتے ہیں: "مجھے پرسکون ہونے کے لئے ایک لمحہ چاہئے، اس وقت میں بہت غصے میں ہوں۔" کچھ اساتذہ دس تک کی گنتی کرکے یا کچھ دیر کمرے سے باہر جا کر پرسکون ہوجاتے ہیں۔ بعض اساتذہ اپنے احساسات سے اپنے طلبہ کو آگاہ کرتے ہیں تاکہ انہیں یہ معلوم ہوجائے کہ ان کے اساتذہ کو کونسی بات بری لگتی ہے۔ اس طرح طلبہ یہ سیکھتے ہیں کہ انہیں کیا نہیں کرنا چاہئے اور کیوں نہیں کرنا چاہیے۔ وہ بار بار غلطی کرسکتے ہیں لیکن اپنے اعمال کے وہ خود ذمے دار ہیں اور ان کے نتائج بھی خود ہی بھگتیں گے۔ صورتحال جو بھی ہو، آپ کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ مثبت نظم وضبط کا ایک منصوبہ تیار کریں جس میں یہ طریقے بھی شامل ہوں:[15]

15 For assistance, consult: ILFE Specialized Booklet 1. Embracing Diversity: Tools for Positive Discipline in the Inclusive, Learning-Friendly Classroom – A Guide for Teachers and Teacher Educators. Bangkok: UNESCO, 2006.

اپنے طلبہ کو شامل کریں۔ جماعت کے نفسیاتی اور سماجی ماحول کی انتظام کاری میں طلبہ بہت مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ ناقص اور خراب رویے سے نمٹنے کے لیے طلبہ ایک ''کمرۂ جماعت کی انضباطی کمیٹی'' (Classroom disciplinary community) تشکیل دے سکتے ہیں جو کمرۂ جماعت کے رویوں (قائدوں) کے لیے ایک اخلاقی ضابطہ بنا سکتی ہے۔ یہ مناسب جرمانوں پر غور کرے اور یہ فیصلہ بھی کرے کہ خراب اور ناقص رویوں کے سامنے آنے کی صورت میں کیا کیا جا سکتا ہے۔

بڑی جماعتوں کے لئے ایک اور مشکل یہ ہے کہ کمرۂ جماعت کے اندر اور باہر طلبہ کے ساتھ پیش آنے والے حالات کی کیسے مسلسل نگرانی (Monitor) کی جائے۔ ''طلبہ کی ایک مینجمنٹ ٹیم'' بنانے پر غور کریں۔ یہ چار سے چھ منتخب طلبہ کا ایک گروپ ہو جو تمام طلبہ کے مفادات کی نمائندگی کرے۔ یہ ٹیم آپ سے بھی ملے اور آپ کے ساتھ تمام خیالات تشویش اور اندیشے شیئر کرے اور یہ بتائے کہ کمرۂ جماعت کے ماحول کو کیسے بہتر کیا جا سکتا ہے۔

بڑی جماعتوں میں مؤثر تدریس

صرف کیا نہیں بلکہ کیسے پڑھایا جائے

اپنی آنکھیں بند کریں اور اس وقت کے بارے میں سوچیں جب آپ ایک طالب علم تھے، ممکن ہے ایک کمرۂ جماعت میں بہت سارے طالب علموں میں سے ایک آپ بھی ہوں۔ آپ نے یہ کب محسوس کیا کہ آپ کچھ نہیں سیکھ رہے تھے؟ اپنے خیالات کی فہرست ایک کاغذ پر بنالیں۔ بڑی جماعتوں میں طلبہ آپ کی تدریس کو کیوں نہیں سمجھ پا رہے ہیں، اس کے بعض عام اسباب ذیل میں پیش کیے جا رہے ہیں۔[16] کیا ان میں سے کوئی سبب آپ کی فہرست میں بھی شامل ہے؟

☆ اسباق، تدریسی عمل یا سرگرمیاں طلبہ کو سمجھ نہیں آتیں۔
☆ استاد کے انداز میں سرگرمی یا جوش نہیں ہے یا ان کا انداز غیر دلچسپ (Boring) سا لگتا ہے۔
☆ ان کا پڑھانے کا انداز غیر دلچسپ ہے۔
☆ جماعت میں جو مثالیں استعمال کی جاتی ہے، وہ عملی انداز میں پڑھائی جانے والے نظریات کو سمجھنے یا ان کے اطلاق میں طلبہ کی مدد نہیں کرتی۔ ان مثالوں کے کوئی معنی نہیں ہوتے ہیں۔
☆ اہم نکات پر زور نہیں دیا جاتا اور بنیادی تصورات کا خلاصہ بھی پیش نہیں کیا جاتا۔

کیا ان اسباب میں سے کوئی ایک سبب آپ کے پڑھانے کے انداز کی وضاحت کرتا ہے؟ ایمان داری سے کام لیں۔ اگر ایسا ہے تو فکر مت کریں۔ اس حصے میں دی گئی معلومات آپ کو مؤثر انداز سے پڑھانے میں مددگار ثابت ہوگی۔

اسباق کی منصوبہ بندی

بڑی جماعتوں میں آپ کے وقت اور تدریس کے لیے دیے جانے والے وقت کا بہترین استعمال بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ منصوبہ بندی پہلے سے کی جائے۔ جماعت کے پہلے دن سے ہی ایک بڑی جماعت کو پڑھانے کے ضمن میں کام کا ایک بڑا حصہ شروع ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک چھوٹی کلاس میں آپ بغیر منصوبہ بندی کے کوئی بھی کام آسانی سے دے سکتے ہیں لیکن ایک بڑی جماعت میں آپ کو زیادہ وقت کی ضرورت ہوگی تا کہ اپنے سبق اور اس سے وابستہ سرگرمیوں کی احتیاط کے ساتھ منصوبہ بندی کریں۔

بدقسمتی سے بہت سے اساتذہ کو یہ کبھی نہیں سکھایا جاتا کہ وہ اپنے اسباق کی منصوبہ بندی کس طرح کریں۔ بعض کیسوں میں انہیں ٹیکسٹ کی کتابوں پر انحصار کرنا سکھایا گیا تھا کیونکہ ایک ٹیکسٹ بک واحد میسر تدریسی امداد ہے۔ ہر صورت میں سبق کی اچھی منصوبہ بندی آپ کو بہت سے طلبہ کو پڑھانے (Teaching) کے بارے میں اپنے خوف سے آزاد کرے گی کیونکہ آپ پہلے سے ہی جان لیں گے کہ آپ کیا کریں گے، کیوں اور کیسے کریں گے۔ آپ

16 Student Ratings of Teacher Effectiveness: Creating an Action Plan. Center for Support of Teaching and Learning, Syracuse University, New York. http://cstl.syr.edu/cstl2/Home/Teaching%20Support/Teaching%20at%20SU/Student%20Ratings/12A500.htm [accessed online on 1/30/2006].

بہت سکون سے سبق پڑھائیں گے اور آپ کا اعتماد آپ کے طلبہ پر بھی اثر انداز ہوگا جو جواباً آپ سے پڑھتے ہوئے اطمینان محسوس کریں گے۔ اگر آپ ٹیکسٹ بک پر بھی انحصار کرتے ہیں تب بھی آپ کو ایسی منصوبہ بندی کرنی چاہیے جس کے ذریعے آپ مطلوبہ معلومات اپنے طلبہ تک اس انداز سے پہنچائیں کہ وہ فوراً سمجھ لیں۔ بڑی جماعتوں کے لیے یہ منصوبہ بندی کوئی پرتعیش چیز نہیں ہے بلکہ یہ ایک ضرورت ہے کیونکہ یہ کمرۂ جماعت کے ماحول میں سلیقہ اور ترتیب لائے گی چاہے وہ پرہجوم ہی کیوں نہ ہو۔ منصوبہ بندی کا طریقہ کار تین اہم نکات کا احاطہ کرتا ہے:

1- کمرۂ جماعت کا ظاہری اور اور نفسیاتی وسماجی ماحول جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا۔

2- مواد (Content) یعنی آپ کی قومی نصابی دستاویزات میں جس موضوع کی نشاندہی کی گئی ہے اور یہ موضوع آپ کے طلبہ کے لیے کیسے بامعنی بنایا جاسکے گا اور اسے کس طرح اختیار کیا جاسکے گا تاکہ مقامی لوگوں کے لیے صحیح اور موضوع ہو۔

3- طریقہ کار (Process) یعنی کہ اس مواد کو کیسے پڑھایا گیا ہے جس میں مختلف تدریسی طریقوں کا استعمال بھی شامل ہوسکتا ہے تاکہ یہ طلبہ کے سیکھنے یا پڑھنے کے مختلف طرز کے مطابق ہو یا تدریس اور آموزش (Learning) کے لیے میسر وقت کو بڑھایا جاسکے۔

سبق کی منصوبہ بندی میں کچھ اہم عناصر شامل ہوتے ہیں جنہیں ذیل میں بیان کیا جارہا ہے۔ یہ آپ کو متعدد طلبہ کی تدریس اور آموزش کی انتظام کاری میں مدد دیں گے۔

جب آپ (موضوع یا مواد کے متعلق) پڑھارہے ہوں تو بہت پرسکون (Comfortable) رہیں۔ بڑی جماعتوں کو پڑھانا اس وقت اور بھی مشکل ہوجاتا ہے جب آپ کو خود یقین نہ ہو کہ آپ کیا پڑھا رہے ہیں۔ ان موضوعات یا عنوانات پر پہلے خود پڑھیں جنھیں آپ پڑھانے جارہے ہیں، اس سے آپ انہیں پڑھانے میں پراعتماد ہوں گے اور اس دوران آپ اپنی تدریس پر ٹھوس انداز سے گرفت رکھ سکیں گے۔ آپ کے طلبہ آپ کے تدریسی عمل اور سرگرمیوں کو آسانی سے سمجھ سکیں گے اور وہ عدم دلچسپی اور اختلال انگیزی (Disruptive) کا شکار نہیں ہونگے۔ ان سوالات کے متعلق سوچیں جو آپ اپنے طلبہ سے کریں گے اور ان سوالات کے بارے میں بھی سوچنے کی کوشش کریں جو طلبہ آپ سے کرسکتے ہیں۔ وہ اساتذہ جنھوں نے اس موضوع کو پہلے پڑھایا تھا ان کے مواد (Course material) تفویض شدہ کام اور مطالعے کی مجوزہ فہرست (Reading list) کا جائزہ لیں۔ اگر ممکن ہو تو ایک ایسی جماعت میں جائیں جسے کوئی تجربہ کار استاد پڑھا رہا ہو اور دیکھیں کہ وہ اپنے بڑے کمرۂ جماعت میں مواد اور طلبہ کی سرگرمیوں کو کیسے منضبط کر رہا ہے۔

اس بات کا واضح تعین کرلیں کہ آپ یہ موضوع یا عنوان کیوں پڑھا رہے ہیں اور اس حوالے سے آپ کے اہداف کیا ہیں۔ اس کی لرننگ (آموزش) کے مقاصد آپ کے ذہن میں واضح ہونے چاہئیں۔ اس معلومات، مہارتوں اور رویوں (برتاؤ) کے بارے میں سوچیں جو آپ اپنے طلبہ کو سکھانا چاہتے ہیں اور ان میں دو یا تین کو منتخب کر کے ان پر توجہ مرکوز کرلیں۔ اپنے تمام طلبہ کو وضاحت کے ساتھ بتادیں کہ آپ کیا چاہتے کہ وہ ایک خاص سبق میں سے کیا سیکھیں!۔

بعض بڑی جماعتوں میں اساتذہ جماعت شروع ہونے سے پہلے تختۂ سیاہ یا کسی پوسٹر پر سیکھنے کے اہداف تحریر کردیتے ہیں۔ پھر وہ کلاس کے آغاز پر اپنے طلبہ کے سامنے ہر مقصد کی تشریح کرتے ہیں تاکہ تمام طالب علم پڑھائے جانے والے سبق کے بارے میں ایک مشترکہ سمجھ حاصل کرلیں۔

اپنے سبق کا منطقی ڈھانچا بنائیں۔ ایک بڑی کلاس میں طلبہ کی توجہ کھونے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ عنوانات، تصورات اور سرگرمیاں بے ربط (Random) انداز میں پیش کی جائیں۔ بعض اسباق اور ان کے مواد کو وقائع نگاری کے (Chronological) انداز سے پیش کیا جاسکتا ہے جیسے تاریخی واقعات یا ترتیب سے، قدم بہ قدم والے انداز سے (الف، ب تک لے جاتا ہے جو بعد میں ج تک لے جاتا ہے) دوسرے اوقات میں آپ ایک مسئلہ بیان کرسکتے ہیں اور پھر اس کا حل بھی بتاسکتے ہیں یا اپنے طلبہ کو یہ بتانے کا موقع دیں کہ وہ انفرادی یا گروپ کے طور پر وہ اس مسئلے کو کیسے حل کرسکیں گے۔

آپ جس طرح اپنے ذہن میں معلومات کو منظم کرتے ہیں، ممکن ہے آپ کے طلبہ اس طرح منظم نہ کرسکتیں ہوں۔ اس بات کا فیصلہ کرنے سے قبل کہ آپ کو اپنے طلبہ کو کیا معلومات دینی ہے کس ترتیب سے دینی ہے، اور کس طرح دینی ہے (پڑھانے کے طریقے، مثالیں وغیرہ)۔ اس بات کا خیال رکھیئے کہ وہ مواد جو آپ پڑھا رہے ہیں وہ کس قدر مشکل ہے اور آپ کے طلبہ کی صلاحیتوں کا کیا معیار ہے۔

اپنی تدریسی حکمت عملی اور سرگرمیوں کی منصوبہ بندی پہلے ہی کرلیں۔ باوجود اس کے کہ آپ کا دل چاہے لیکن پورے پیریڈ کے دوران لیکچر دینے کی منصوبہ بندی نہ کریں۔ ویسے ایک اوسط طالب علم کی توجہ کی معیاد محض دس سے پندرہ منٹ پر محیط ہوتی ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ آپ اپنے لیکچر کی وضع وقطع (Formate) اکثر و بیشتر بدلتے رہیں تاکہ آپ کے طلبہ چاق چوبند رہیں۔ بڑی جماعتوں میں خاص طور سے ایک رجحان یہ ہوتا ہے کہ جب طلبہ اکتا جاتے ہیں تو آپس میں باتیں کرنا شروع کردیتے ہیں (حتیٰ کہ سو بھی جاتے ہیں) اس لیے چھوٹے چھوٹے لیکچرز کی منصوبہ بندی کریں جن کے ساتھ مختصر سرگرمیاں بھی ہوں۔ مثال کے طور پر سوال وجواب کا سلسلہ یا طلبہ کو دعوت دینا کہ وہ ذاتی تجربات اور متعلقہ مثالیں ایک دوسرے کو بتائیں۔

اپنے سبق کی منصوبہ بندی میں ان سرگرمیوں کی نشاندہی کریں جن میں تمام طلبہ ایک ترتیب اور سلیقے سے شرکت کرسکیں۔ ہر جماعت میں پڑھانے کا ایک طریقہ یا اس سے بہتر ہے کہ، دو طریقوں کا انتخاب کریں: لیکچرز، چھوٹے گروپ میں مباحثے، آزادانہ کام، کردار نگاری، پیشکاری (Demonstration) وغیرہ فیصلہ کریں کہ آپ کیسے:
(a) جماعت کے لیے ہدایات تیار کریں گے۔ (b) نئے تصورات اور خیالات پیش کریں گے (c) طلبہ نے سرگرمیوں کے ذریعے جو کچھ سیکھا ہے (مثلاً مباحثوں کے ذریعے، جماعت کے اندر تحریری سرگرمیوں کے ذریعے یا اجتماعی کام کے ذریعے) اسے استعمال کرنا سکھائیں گے اور (e) تجزیہ کریں گے کہ طلبہ نے جو کچھ سیکھا ہے، آیا وہ اس پر عمل بھی کرسکیں گے۔ (مثال کے طور پر مختصر کوئز کے ذریعے، جماعت میں تحریری کام کے ذریعے، سوال حل کرنے والی ایک مشق کے ذریعے یا ہوم ورک کے ذریعے)

سیکھنے کی مناسب سرگرمی کو تیار کرنے کے لیے محتاط منصوبہ بندی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جس کے نتیجے میں بڑی جماعت میں طلبہ بہتر طور پر سیکھ اور پڑھ سکتے ہیں۔ جماعت کا آغاز کرنے کے لئے بجائے اس کے کہ یہ سوال کریں: ''میں ہر سیشن میں کیا کرنے جا رہا ہوں؟'' یہ سوال زیادہ مناسب ہوگا: ''میرے طلبہ کیا کرنے جا رہے ہیں؟'' اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ چاہے جن سرگرمیوں کا انتخاب کریں، طلبہ اپنے سیکھنے اور پڑھنے کے مقاصد حاصل کرلیں گے۔

یاد رکھیں: اگر بڑی جماعت کے طلبہ کو مختلف اقسام کی سیکھنے اور پڑھنے کی سرگرمیوں اور حکمت عملیوں سے متعارف کرایا جائے تو وہ زیادہ متوجہ ہو جائیں گے۔

ذرائع اور مواد کی نشاندھی کریں: سبق کے لیے آپ کو کن وسائل یا ذرائع کی ضرورت ہے؟ یہ وسائل مادی ہو سکتے ہیں جیسے پوسٹر اور کتابیں یا یہ انسانی ذرائع بھی ہو سکتے ہیں جیسے کمیونٹی کے ارکان جو گلوکاری، شاعری یا مقامی دست کاریوں کے ماہر ہوں۔ طلبہ کو ایک سرگرمی کرنے کے لئے، مثال کے طور پر مقامی دست کاری کا کام کرنے کے لئے کیا مواد درکار ہے اور یہ مواد بچے گروپ ورک کے دوران ایک دوسرے سے لے سکتے ہیں۔ کیا آپ کے طلبہ یا ان کے اہل خانہ یہ مواد مہیا کر سکتے ہیں؟

تدریسی معاونین کو پیشگی بھرتی (Recruit) کریں: آپ ایک کلاس ٹیچر کی حیثیت سے اپنی جماعت کے طلبہ کی تدریس کے ذمہ دار ہیں، اس موقع پر آپ دوسروں کی مدد بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ تدریسی معاونین بڑی جماعت کے لیے بیش قیمت اثاثہ ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ آپ کو انفرادی طور پر طلبہ کے ساتھ کام کرنے کا موقع دیں گے تا کہ سرگرمیوں کو بھی مؤثر انداز سے منظم (Manage) کیا جا سکے اور پوری جماعت کا مشاہدہ کیا جا سکے۔ مثال کے طور پر ریٹائرڈ استاد، ہائی اسکول کے طلبہ یا والدین سے جماعت کی تنظیم یا مناسب سبق پڑھانے کے ضمن میں مدد کی درخواست کریں۔ یہ خاص طور سے گروپ سرگرمیوں کے اہتمام میں آپ کے طلبہ کی مدد کر سکتے ہیں۔ آپ بڑی عمر کے طلبہ یا جماعت کے بہترین طلبہ سے بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ جماعت میں ساتھی اساتذہ (Peer tearchers) کا کردار ادا کریں۔ کمیونٹی میں موجود ماہرین کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ جماعت میں وسائل فراہم کرنے والی شخصیت (Resource persons) بن جائیں جو خصوصی صلاحیتوں اور مہارتوں کے بارے میں بات کرتے ہیں۔

جن طلبہ کی زیادہ انفرادی ضروریات ہیں، ان پر توجہ دیں: کیا ایسے طلبہ آپ کی جماعت میں ہیں جنھیں اضافی مدد کی ضرورت ہے؟ آپ کو ان طلبہ کو کس طرح کی مدد فراہم کرنے کی ضرورت ہوگی؟ کیا آپ کو ان کی انفرادی طور پر مدد کرنے کی ضرورت ہے یا دوسرے طلبہ ان کی معاونت کر سکتے ہیں؟ کیا آپ کو یہ بات یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ یہ کمرۂ جماعت میں ایک مناسب جگہ پر بیٹھے ہوئے ہیں؟ اکثر ایسے طلبہ جنھیں اضافی مدد کی ضرورت ہوتی ہے، کمرۂ جماعت کے اگلے حصے میں بٹھایا جاتا ہے اس طرح آپ ان کی آسانی سے مدد کر سکتے ہیں، خاص طور پر ہجوم کمرۂ جماعت ہونے کی صورت میں۔

باقاعدہ سبق کی منصوبہ بندی کریں اور اس کی پیروی کریں: اچھی منصوبہ بندی سے کم از کم دو مقاصد حاصل کیے جاتے ہیں: پہلا، یہ اس چیز کا مختصر خاکہ (Outline) دیتے ہیں کہ دوران جماعت کیا ہوگا اس حوالے سے استاد کی کیا امیدیں ہیں اور اس سے زیادہ اہم یہ ہے کہ طلبہ کو یہ پتا چلتا ہے کہ ان کے استاد نے سیشن اور اس کی سرگرمیوں کے بارے میں کیا سوچا ہے۔ سبق کی منصوبہ بندی کا مختصر خاکہ آپ اپنے اسباق کی منصوبہ بندی بعض طریقوں کی مدد سے عمدگی سے کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے یہ طریقے ہیں: سبق کی منصوبہ بندی کا سادہ اور مختصر خاکہ، روزانہ سبق کی منصوبہ بندی کا خاکہ (Formate) یا ایک لیسن پلاننگ کا طریقہ (Metrix) جیسا کہ آگے صفحے میں دکھایا گیا ہے[17] اپنے سبق کی منصوبہ بندی میں ان میں سے کم از کم ایک کو استعمال کرنے کی کوشش کریں، یہ ہو سکتا ہے کہ ایک عنوان یا سبق سے شروع کیا جائے۔ اس سے آپ کو ایک بڑی جماعت میں اپنی تدریس کو منظم کرنے میں ایک مستحکم آغاز مل سکے گا۔ اس طرح یہ جانچا جا سکتا ہے کہ جو کچھ پڑھایا جا رہا ہے اسے آپ کے طلبہ سمجھ رہے ہیں یا نہیں۔ یہ آپ کے لیے یہ سوچنے کا ایک موقع ہوگا کہ آگے کیا کرنا ہے اور اپنی تدریس کو کیسے بہتر بنانا ہے۔

17 Examples of these are given in: Booklet 5: Managing Inclusive, Learning-Friendly Classrooms. Embracing Diversity: Toolkit for Creating Inclusive, Learning-Friendly Environments. Bangkok: UNESCO, 2004.

عنوان	مقاصد	تدریس کے طریقے	کلاس روم کا اہتمام	خاص سرگرمیاں	وسائل یا ذرائع	جوابی ردعمل جائزے یا تخمینہ	تخیل، تصور

اپنے وقت کا میزانیہ (Budget) احتیاط سے تیار کریں: ایک بڑی جماعت کو پڑھانے میں وقت اور توانائی صرف ہوتی ہے۔ اگر آپ خود کو اجلت (Rushed) میں یا مغلوب (Overwhelmed) محسوس کریں گے تو آپ کے طلبہ بھی ایسا ہی محسوس کریں گے۔ اپنے لیے ہفتہ وار کام کے شیڈولز تیار کریں تا کہ آپ وہ کرنے کے لیے تیار ہو جائیں جو آپ کو کرنا ہے۔ اگر ممکن ہو تو اپنے دوسرے فرائض کو کم کرنے (Scale back) کے طریقے تلاش کریں تا کہ آپ کے پاس ایسی جماعتوں کو پڑھانے کی پیچیدگیوں سے نمٹنے کا وقت ہو۔[18]

تدریسی عمل کا آغاز

ایک بڑی جماعت میں آپ کیسے پڑھاتے ہیں یہ اتنا ہی اہم ہے جتنا آپ کیا پڑھاتے ہیں۔ آپ ایک اہم موضوع پر سبق کی منصوبہ بندی نہایت شاندار انداز میں کر سکتے ہیں لیکن اگر آپ نے اپنا لیکچر اور اس کی سرگرمیاں ناقص انداز سے پیش کیں تو یہ منصوبہ بندی تباہ ہو سکتی ہے۔

بڑی جماعتوں میں پڑھانے کا ایک بڑا مسئلہ یہ ہے کہ بہت سے طلبہ کے ساتھ ایک دم کیسے ربط قائم کیا جائے، ان میں دلچسپی کیسے پیدا کی جائے اور اسے کیسے برقرار رکھا جائے تا کہ ان میں لکھنے اور سیکھنے کی ترغیب پیدا ہو، وہ آپ کی بات کو سنیں گے اور اس معلومات اور ان صلاحیتوں کو سیکھنے کی کوشش کریں گے جو آپ انہیں سکھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ اچھی طرح بول کر، لکھ کر اور سننے کی صلاحیتوں کے ذریعے اپنے طلبہ کے ساتھ مؤثر انداز سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں، آپ اپنے طلبہ کو یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ جو کچھ وہ سیکھ رہے ہیں وہ اہم کیوں ہے اور یہ روزمرہ کی زندگی میں کیسے استعمال کیا جا سکے گا۔ نیچے چند اضافی ٹولز دیے جا رہے ہیں۔ یہ اس وقت آپ کو اپنے طلبہ کے ساتھ رابطہ قائم کرنے میں مددگار ہوں گے جب آپ تدریس کا عمل شروع کریں گے۔

جماعت میں جلدی بلکہ پہلے پہنچیں۔ آپسی رابطہ اسی وقت شروع ہوتا ہے جب آپ اور آپ کے طلبہ ایک ہی جماعت میں ہوں۔ بعض اساتذہ اس وقت جماعتوں میں پہنچتے ہیں جب جماعت شروع ہونے والی ہو یا اس کے مقررہ وقت کے بعد پہنچتے ہیں۔ ممکن ہے اس کی وجہ یہ ہو کہ وہ بہت زیادہ طلبہ کو پڑھانے سے خوف زدہ ہوتے ہیں یا ان کی دوسری ترجیحات ہوں۔ دیر سے آنا یا اجلت کا مظاہرہ کرنا، آپ کے طلبہ کو یہ تاثر دیتا ہے کہ آپ انہیں پڑھانے کے لیے سرگرم نہیں ہیں۔ چنانچہ آپ جماعت کے آغاز سے پہلے ہی ان کی دلچسپی کھونا شروع کر دیتے ہیں۔ تاہم جلدی جماعت پہنچنے سے آپ کو اپنے تدریسی عمل میں آسانی رہتی ہے۔ آپ اپنے بہت سے طلبہ کی توجہ حاصل کرنے سے کچھ دیر پہلے تھوڑا آرام بھی کر لیتے ہیں۔ مزید یہ کہ اگر آپ کلاس شروع ہونے سے دس

18 Preparing to Teach the Large Lecture Course. Tools for Teaching. University of California, Berkeley. www.teaching.berkeley.edu/bgd/largelecture.html [accessed online on 10/6/2005]

منٹ پہلے پہنچنے لگیں تو آپ کو یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ آپ کے بہت سے طلبہ بھی اسی طرح جلدی آجاتے ہیں۔ اس سے اس الجھن اور خلل اندازی سے بچا جاسکتا ہے جو بہت سے طلبہ کے ایک ساتھ پہنچنے سے پیدا ہوتی ہے۔

جماعت میں آغاز سے ہی طلبہ کی توجہ حاصل کریں: جب جماعت شروع ہوتی ہے تو پہلا چیلنج ہر ایک کی توجہ حاصل کرنا ہوتا ہے تاکہ ہر فرد کی توجہ آپ پر اور اس عنوان پر مرکوز ہوں جو آپ پڑھانے جا رہے ہیں۔ اس موقع پر آپ کو توجہ حاصل کرنے والے طریقے (Attention getter) کی ضرورت ہے۔ اس طریقے میں کسی بھر پور عمل (Flamboyant action) کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ ایک آسان طریقہ ہے جس میں ایک دلچسپ سوال پوچھا جاسکتا ہے یا کوئی بات کہی جاسکتی ہے پھر طلبہ سے ان کا جواب مانگا جاسکتا ہے۔ جیسے اگر پیشوں پر بات کر رہے ہوں اور اس میں آپ صنف یا جنس کے معاملے کو شامل کرنا چاہتے ہوں تو آپ جماعت میں یہ کہہ کر اپنی بات شروع کر سکتے ہیں: ''آج جب میں اسکول آ رہا تھا تو میں نے تم میں سے کئی بچوں کے والدین کو کام کرتے دیکھا۔ میں نے تمہاری ماؤں کو اپنے گھروں کی صفائی کرتے اور کھانا پکاتے دیکھا جبکہ میں نے دیکھا کہ تمہارے باپ کھیتوں کی طرف جا رہے تھے۔ کیوں تمہاری مائیں یہ تمام گھریلو کام کرتی ہیں اور تمہارے باپ باہر کام کرتے ہیں؟ کیوں تمہارے والد گھروں کی صفائی نہیں کرتے اور تمہاری مائیں کھیتوں میں کام نہیں کرتیں؟'' چھوٹے طلبہ سے آپ پوچھ سکتے ہیں: ''تمہارے پسندیدہ کھلونے کونسے ہیں؟ تم میں سے کتنے لڑکے گڑیا سے کھیلنا پسند کرتے ہیں؟ تم میں سے کتنی لڑکیاں کاروں کے کھلونوں سے کھیلنا پسند کرتی ہیں؟ تم سب ان کھلونوں کو کیوں پسند کرتے ہو؟'' اگر آپ موسموں اور موسمی پھلوں کے بارے میں پڑھا رہے ہیں تو یہ سوال پوچھ سکتے ہیں: ''اگر ایک تربوز بول سکتا تو وہ اس بارے میں کیا کہتا کہ کب اور کہاں اسے بویا گیا اور اس کی پیداوار حاصل کی گئی؟'' اگر آپ سائنس پڑھا رہے ہیں تو ایک طالب علم سے کہیں کہ وہ کوئی اوزار یا آلہ لے کر آئیں جس سے اس دن کے سبق کے اصولوں کا مظاہرہ ہوگا۔ کسی طالب علم سے پوچھیں کہ وہ آپ کو بتائے کہ اس کی فیملی اس آلے یا اوزار کو کیسے استعمال کرتی ہے۔ یہ معلومات سبق شروع کرنے اور اپنے طلبہ کی توجہ حاصل کرنے اور اسے برقرار رکھنے کے لیے استعمال کریں۔

جماعت کے آغاز، اس کے دوران اور اس کے اختتام پر اہم معلومات پر زیادہ زور دیں: بڑی جماعتوں میں اس بات کا زیادہ امکان ہے کہ کچھ طلبہ یہ نہ جان سکیں گے کہ کونسی معلومات سبق کے لیے اہم ہے۔ مزید یہ کہ تحقیق ظاہر کرتی ہے کہ طلبہ کسی بھی جماعت کے آغاز پر معلومات کو بہترین طریقے سے یاد رکھ سکتے ہیں۔ جیسے جیسے کلاس پیریڈ جاری رہتا ہے، ان کی معلومات کو اپنے ذہن میں برقرار رکھنے کی صلاحیت کم ہونے لگتی ہے اور پھر اختتام کے قریب یہ معمولی سی بڑھ جاتی ہے کیونکہ اس وقت طلبہ کو اندازہ ہو جاتا ہے کہ اب جماعت ختم ہونے والی ہے۔[19] جتنی جلدی ممکن ہو، اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کے طلبہ کو یہ معلوم ہو کہ کون سی معلومات اہم ہے۔ جماعت کے آغاز پر اور طلبہ کی توجہ حاصل کرنے کے لئے کی گئی سرگرمی کے بعد کچھ اساتذہ کسی بھی تصور یا خیال کو پیش کرنے سے پہلے اس کی اہمیت بیان کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر وہ یہ کہہ سکتے ہیں: ''یہ بہت اہم ہے لہٰذا آپ سب کو اس پر توجہ دینی ہوگی۔ کیا سب تیار ہیں؟'' اہم نکات کو تختہ سیاہ پر لکھنا بھی اہم ہے اس سے ہر طالب علم انہیں دیکھ سکے گا اور آپ کو بھی اس بات کی یقین دہانی ہو جائے گی کہ وہ نکات آپ کے طلبہ تک پہنچ گئے ہیں۔

سبق کے دوران اہم نکات کو بار بار دہرانے کا منصوبہ بنائیں کیونکہ ایک بار بتانے سے کوئی بھی چیز تمام طلبہ کی سمجھ میں نہیں آئے گی۔ لیکچر یا سبق کے اختتام پر بہتر ہوگا کہ تمام اہم خیالوں کا خلاصہ پیش کر دیا جائے اور کہا جائے: ''یہاں سب سے اہم اور یاد رکھنے والی بات یہ ہے کہ۔۔۔'' سبق کے اختتام پر کوئی سرگرمی

19 Ericksen, S. C. The Lecture. Ann Arbor: Center for Research on Teaching and Learning, University of Michigan, 1978.

یا مباحثہ کرایا جائے، اس سے تدریس اور آموزش کے مقاصد کو استحکام ملتا ہے۔ مثال کے طور بڑی جماعتوں میں جماعت کے سیشن کے خاتمے پر بغیر کسی ترتیب کے پانچ سے دس طلبہ کا انتخاب کریں جو آپ کو یہ بتائیں کہ انہوں نے کیا سیکھا ہے۔ ان سے کہیں کہ وہ اپنے ذہنوں میں اٹھنے والے سوال پوچھیں اور اپنی تجاویز بھی دیں کہ ان کے اور ان کے ساتھیوں کے لیے تدریس کو کیسے بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

متعلقہ (Relevant) مثالیں استعمال کریں۔ پڑھانے کے دوران صرف ٹیکسٹ بک میں موجود معلومات کو نہ دہرائیں۔ اس کے بجائے آپ کے اسباق ٹیکسٹ بک کے خیالات کی ترجمانی اس طرح کریں کہ اس میں زندگی کے حقائق (Real world) پر مبنی مثالیں استعمال کریں۔ تحقیق سے پتا چلا ہے کہ ایک متاثر کن استاد (Effective teacher) کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ مشکل تصورات کو اس شکل میں ڈھال دیتا ہے کہ طلبہ مثالوں کے ذریعے انہیں آسانی سے سمجھ لیتے ہیں۔[20] ایسی مثالیں تیار کریں جو طلبہ کے تجربات پر مبنی ہوں یا ان کی زندگیوں سے متعلق ہوں۔ مثال کے طور پر موسم کی تبدیلیوں کا تذکرہ کرتے کرتے یہ بتائیں کہ ان موسموں میں کونسی خاص فصلیں یا پھل پیدا ہوتے ہیں۔ انہیں موسم کی تبدیلی کے طرز سے جوڑتے ہوئے گفتگو کو آگے بڑھائیے۔ مختلف مثالیں استعمال کریں جن سے ایک ہی امر (Same phenonmenon) کی ترجمانی ہو جیسے متعدد چیزیں جو گول (Circle) ہیں۔ جب آپ مختلف مثالیں استعمال کرتے ہیں تو آپ اس بات کے امکانات بڑھا دیتیں ہیں کہ ہر طالب علم اس بات / نکتے کو سمجھ لے گا۔ (جو آپ سمجھانا چاہتے ہیں)۔ جب آپ مختلف مثالیں استعمال کریں تو اس بات کے مواقع بڑھا دیں کہ ہر طالب علم انہیں سمجھ لے۔ آپ اہم تصورات یا شبیہات (Images) کو تمثیلی انداز (Dramatize) میں بھی پیش کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر آپ دل کے بارے میں بات کر رہے ہیں تو اس کا موازنہ اپنے مٹھی کی ساخت سے کریں۔

یاد رہے! مثالوں کا انتخاب بہت ضروری ہے۔ اس سے آپ کے طلبہ آپ کو زیادہ توجہ سے سنیں گے اور یاد بھی رکھیں گے بشرطیکہ آپ کی مثالیں قصوں (Anecdotal) کی صورت میں ہوں (مختصر، پر لطف اور حقیقی واقعات یا افراد کے بارے میں) ذاتی ہوں، متعلقہ ہوں، یا پر مزاح ہوں۔

تدریس وآموزش کے مختلف طرز کو ملحوظ خاطر رکھیں: تجربات، ماحول موروثی عناصر (Hereditary factors) اور شخصیات کی وجہ سے طلبہ مختلف انداز میں سیکھتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ہم نے یہ سیکھا ہے کہ 30% طلبہ سن کر، 33% دیکھ کر اور 37% خود کر کے سیکھتے ہیں۔ ایک پرانی کہاوت ہے: ''میں سنتا اور بھول جاتا ہوں، میں دیکھتا اور یاد رکھتا ہوں، میں کرتا اور سمجھ جاتا ہوں''۔[21] یہ بہت اہم ہے۔ اگر ہم طلبہ کو صرف اس طرح پڑھائیں کہ انہیں کہیں کہ وہ ہمیں سنیں تو صرف ایک تہائی طلبہ ہی کچھ سیکھ سکیں گے۔ یہی صورت حال اس وقت بھی سامنے آتی ہے جب ہم ان سے صرف یہ کہتے ہیں کہ وہ اپنی کاپی میں کچھ لکھیں۔ پس یہ اہم ہے کہ ہم معلومات فراہم کرنے کے مختلف طریقے تیار کریں جو ہمارے طلبہ کے لیے مناسب ہوں، ساتھ ہی دوسری ترجیحات بھی ہوں جیسے مضامین کے ذریعے، سوالات حل کرنے والی مشقوں کے ذریعے، ڈرائنگ، کھیل، موسیقی، اجتماعی اور انفرادی مشقیں وغیرہ۔

20 Preparing to Teach the Large Lecture Course. Tools for Teaching. University of California, Berkeley. www.teaching.berkeley.edu/bgd/largelecture.html [accessed online on 10/6/2005]

21 Booklet 4: Creating Inclusive, Learning-Friendly Classrooms. Embracing Diversity: Toolkit for Creating Inclusive, Learning-Friendly Environments. Bangkok: UNESCO, 2004.

پڑھانے کے مختلف طریقوں کا استعمال

بڑی جماعتوں میں جب طلبہ کو پڑھانے کے مختلف طریقوں سے متعارف کیا جائے گا تو وہ زیادہ دھیان دیں گے اور ان کی سیکھنے کی صلاحیت بڑھ جائے گی کیوں کہ کوئی ایک طریقہ بہترین نہیں ہوتا مختلف طریقے ایک دوسرے کی معاونت (Support) کرتے ہیں۔

لیکچرز:

لیکچر دینے کا طریقہ غالباً سب سے پرانا ہے اور اب تک سب سے زیادہ عموماً استعمال ہونے والا طریقہ تدریس ہے۔ اور یہ اکثر بڑی جماعتوں میں زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ بحیثیت طریقہ تدریس لیکچر کے کئی خوبیاں اور خامیاں (Strenghts and weaknesses) ہیں۔[22] اس کی خوبیاں درج ذیل ہیں:

☆ لیکچرز متحرک طور پر ان موضوعات کے دلچسپ پہلوؤں کو آگے پہنچائیں گے جنھیں پڑھایا گیا ہے۔ استاد ذاتی لگن اور جوش وخروش اس طرح آگے پہنچاتا ہے کہ اس طرح کوئی کتاب، کوئی ذریعہ (Media) یا کوئی سرگرمی نہیں کر سکتی۔ ذاتی لگاؤ اور جوش وخروش دلچسپی کو ابھارتا ہے اور دلچسپی رکھنے والے اور متحرک طلبہ زیادہ سیکھتے ہیں

☆ لیکچرز مواد کو ایک خاص طریقے سے منظم کرنے میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ طلبہ کو معلومات فراہم کرنے کا زیادہ تیز اور سادہ طریقہ ہوسکتا ہے۔ لیکچرز ان طلبہ کے لیے خاص طور سے مفید ہیں جو پڑھنے میں ناقص کارکردگی دکھاتے ہیں (Read poorly) یا اس قابل نہیں ہوتے کہ اشاعتی مواد کو منظم کرسکیں۔

☆ لیکچرز کو زیادہ سے زیادہ (Control) مہیا کرتا ہے۔ لیکچر کا خاکہ / سانچہ (Format) استاد کو موقع دیتا ہے کہ وہ جماعت کی رفتار اور ساتھ ہی پیش کردہ مواد کی وسعت اور درستگی کو قابو میں رکھے۔ لیکچرز حقائق پر مبنی معلومات کی ایک بڑی مقدار کو محدود وقت میں آگے پہنچا سکتے ہیں۔

☆ لیکچرز کے ذریعے میں بیک وقت بہت سارے سننے والوں کو مخاطب کیا جاسکتا ہے۔

☆ لیکچرز طلبہ کو کم سے کم (Threat) سے دوچار کرتے ہیں کیونکہ اس میں انہیں ایسا کچھ بھی نہیں کرنا پڑتا جو ممکن ہے کہ وہ کرنے کے ترجیح نہ دیں۔

☆ لیکچرز اس بات پر زور دیتے ہیں کہ سن کر ہی سیکھا جاسکتا ہے۔ یہ ان طلبہ کے لیے مفید ہے جو اس طریقے سے اچھی طرح سیکھ سکتے ہیں۔

تاہم محققین اور اساتذہ کی ایک بڑی تعداد نے اس روایتی طریقہ تدریس کی مندرجہ ذیل خامیوں کی نشاندہی کی ہے:

لیکچرز کی وجہ سے طلبہ فعال (Active) ہونے کے بجائے کچھ غیر فعال (Passive) نظر آتے ہیں۔ لیکچر نئے انداز فکر کو فروغ دینے والے یا بدلتے ہوئے رویوں کے مطابق خود کو بدلنے والے فعال طریقہ تدریس کے مقابلے میں غیر مؤثر ہوتے ہیں۔

☆ لیکچرز یک طرفہ تبادلہ خیال کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ اس طریقہ تدریس میں پڑھانے اور سیکھنے کے عمل کے متعلق استاد یا طالب علم کو کوئی

22 Modes of Teaching.
http://ftad.osu.edu/Publications/TeachingHandbook/chap-5.pdf#search='5%3A%20%20Modes%20of%20Teaching'
[accessed online on 2/6/2006]

فیڈ بیک نہیں ملتا۔

☆ لیکچرز میں آواز کا مناسب استعمال اور بولنے کی مؤثر مہارت ضروری ہے جو کہ عموماً اساتذہ کے تربیتی نصاب کا حصہ نہیں ہوتا۔

☆ لیکچرز مواد کو منظم کرنے (Organizing and synthesizing) کا سارا بوجھ استاد کے کندھوں پر ہوتا ہے اور اس حوالے سے طلبہ کی کوئی شمولیت نہیں ہوتی۔ نتیجہ ان کی آموزش کم ہوتی ہے۔

☆ لیکچرز کا طریقہ تدریس اس خیال/مفروضے پر مبنی ہوتا ہے کہ تمام طالب علم ایک ہی طریقے سے، ایک ہی رفتار سے اور سمجھ بوجھ کی ایک ہی سطح پر سیکھتے ہیں جو کہ حقیقت نہیں ہے۔

☆ لیکچرز تیزی سے بھلا دیے جاتے ہیں۔ زیادہ تر طلبہ ایک طویل لیکچر کو مؤثر انداز سے نہیں سن سکتے۔ (جس کا دورانیہ پندرہ منٹ سے زیادہ کا ہو)

اگر آپ اپنی بڑی کلاس کو ایک لیکچر دینا چاہتے ہیں تو درج ذیل نکات کو یاد رکھیں۔ ان میں سے کچھ پہلے بھی بیان کیے جا چکے ہیں لیکن انہیں یہاں دہرا دینا بہتر ہوگا کیونکہ یہ ایک دوسرے سے منسلک اور وابستہ ہیں۔[23]

☆ اپنے ہدایتی مواد کے ساتھ پرسکون رہیں۔

☆ مختصر اور چھوٹے لیکچرز کی منصوبہ بندی کریں جن کے ساتھ طلبہ کی سرگرمیاں بھی ہوں۔

☆ لیکچر کے آغاز کے وقت ایک سوال کریں جس کا جواب لیکچر کے اختتام پر دیا جائے یا کسی دوسری طرح کا توجہ حاصل کرنے کا طریقہ (Attention getter) استعمال کریں جیسے ایک ذاتی قصہ یا حکایت سنائیں یا کوئی لطیفہ یا مزاحیہ کہانی سنائیں۔

☆ اپنے لیکچر کا ایک مجموعی جائزہ (یا اس کے تدریسی مقاصد) بھی پیش کریں۔ تختہ سیاہ یا پوسٹر بورڈ پر اہم نکات یا شعبوں کی فہرست بنائیں۔ کہ یہ آپ کے لیکچر کا روڈ میپ ہے اور دوران لیکچر طلبہ اسے رجوع (Refer) کر سکتے ہیں۔

☆ لیکچر کے عنوان کا حقیقی زندگی اور طلبہ کی روزمرہ زندگی سے تعلق بیان کریں اور اسی طرح گذشتہ لیکچرز اور مواد کا تعلق حقیقی زندگی اور طلبہ کے روزمرہ کے معاملات سے جوڑیں۔

☆ اپنا لیکچر دلچسپ انداز سے پیش کریں۔ بہت سے طلبہ کے لیے وہ لیکچر یادگار بن جاتے ہیں جو وہ اساتذہ پیش کرتے ہیں، جن کے پیش کرنے کا انداز انتہائی مؤثر ہوتا ہے۔ یہ وہ اساتذہ ہیں جو:

- اپنی آواز میں تبدیلی لاتے ہیں (مثلاً آواز کو کم یا زیادہ کرنا) ان کا تلفظ اور لب ولہجہ بالکل صاف اور واضح ہوتا ہے اور وہ مناسب رفتار سے بولتے ہیں (جیسے: اہم نکات بیان کرتے وقت آواز کی رفتار کو کم کر دینا یا بات کو دہرانا)۔
- اپنی میز پر سے اٹھ کر جماعت میں چہل قدمی کریں اور جب بھی ممکن ہو طلبہ کے قریب جا کر گفتگو کریں۔
- بجائے تختہ سیاہ، دیواروں، نوٹس یا فرش کے طلبہ سے بات کریں اور طلبہ سے آنکھوں کے ذریعے رابطہ (Eye contect) رکھیں۔
- کسی بھی سبق یا تصور کے لیے اپنی لگن اور توجہ ظاہر کرنے کے لیے مزاح یا دوسرے طریقے استعمال کریں۔

☆ طلبہ سے ان کی رائے معلوم کریں اور اپنا فیڈ بیک دیں۔

- لیکچر کے دوران طلبہ سے آنکھوں کے ذریعے رابطہ رکھیں تا کہ غیر لفظی اشاروں کے ذریعے اس بات کی نشاندہی ہو کہ آیا طلبہ آپ کی

23 Modes of Teaching.
http://ftad.osu.edu/Publications/TeachingHandbook/chap-5.pdf#search='5%3A%20%20Modes%20of%20Teaching'
[accessed online on 2/6/2006]

طرف توجہ دے رہے، آپ کی بات سمجھ رہیں ہیں اور آپ سے اتفاق کر رہیں ہیں۔
-اس کے علاوہ خاص سوالات کے ذریعے ان کے ردِعمل (Response) کی حوصلہ افزائی کریں جیسے: "کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ ہم ریاضی کا استعمال اپنی روزمرہ کی زندگی میں کب کرتے ہیں؟"
-بڑی جماعتوں میں طلبہ کو ہاتھ کھڑا کرنے کو کہہ کر یا مختلف رنگوں کے انڈیکس کارڈ جس میں مختلف جوابات درج ہوں دے کر شامل کیا جاسکتا ہے۔ یہ طریقہ بھی اکثر کارآمد ہوتا ہے کہ ایک طالب علم کو بلائیں جو صحیح جواب دیتا ہو اور اسے جواب کی وضاحت کرنے کو کہیں۔
-تعریف کا استعمال: ضرورت کے وقت مثبت تبصرے کرنے سے سیکھنے کے عمل میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆ لیکچر کے اختتام پر یا تو اہم نکات کو دوبارہ بیان کریں یا کسی طالب علم سے کہیں کہ وہ لیکچر کے بنیادی اور اہم تصورات کا خلاصہ پیش کرے (اس سے آپ کو فوراً ہی پتا چل جائے گا کہ کیا سیکھا اور پڑھا گیا ہے اور کیا یاد نہیں رہا تا کہ آپ اپنے لیکچر کو اگلی بار مزید بہتر بنا سکیں)

☆ زبانی جوابات کے لیے سوالات اور آراء کے اظہار کی دعوت دیں یا سروے، جس میں طلبہ کی شناخت ظاہر نہ ہو، (Anonymous survey) کرائیں جس میں جماعت کے اختتام پر طلبہ کے تحریری جوابات اور آراء حاصل کی جاتی ہے۔[24]

سیکھنے کے فعال عمل کی حکمت عملیاں (Active learning strategy)

مجھے بتاؤ، میں سنوں گا۔
مجھے دکھاؤ، میں سمجھوں گا۔
مجھے شامل کرو، میں سیکھوں گا۔
- Teton Lakota Indian[25]

سیکھنے کے متحرک/ فعال عمل میں وہ طلبہ شامل ہوتے ہیں جو غیر متحرک انداز میں استاد کی بات سننے کے بجائے ایک سرگرمی بھی انجام دے رہے ہوتے ہیں اور اس کے متعلق سوچ بھی رہے ہوتے ہیں۔ سیکھنے کے متحرک عمل میں استاد کی جانب سے (بذریعہ لیکچر) طلبہ کو معلومات کی منتقلی پر کم زور ہوتا ہے اس کے بجائے طلبہ کی تجزیاتی اور تنقیدی صلاحیتوں پر زیادہ زور ہوتا ہے۔ ساتھ ہی کورس کے مواد سے وابستہ رویوں اور اقدار کی کھوج (exploring) پر بھی زور دیا جاتا ہے۔ سیکھنے کے متحرک عمل کے ذریعے طلبہ اور اساتذہ دونوں سیکھنے کے عمل میں شریک ہوتے ہیں اور اس طرح انہیں جلد ایک دوسرے سے فیڈ بیک مل جاتا ہے۔[26]

24 Preston, J. A. and Shackelford, R. A System for Improving Distance and LargeScale Classes. Georgia Institute of Technology. http://cims.clayton.edu/jpreston/Pubs/iticse98.htm [accessed online on 10/6/2005]

25 Cited in: Developing Thinking in Large Classes. Teaching Technologies, Center for University Teaching, University of Ottawa, July 1997. www.uottawa.ca/academic/ cut/options/July_97/Opt_thinking.htm [accessed online on 19/7/2005]

26 Implementing Active Learning. Houghton Mifflin College Division. Online Teaching Center http://college.hmco.com/psychology/brehm/social_psychology/6e/ instructors/active_learning.html [accessed online on 2/6/2006]

متعدد مطالعات سے پتا چلا ہے کہ سیکھنے کا متحرک عمل (Active Learning) طلبہ کی آموزش میں کتنا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس سے طلبہ میں مواد کو یاد رکھنے اور اسے استعمال کرنے کی صلاحیت بڑھتی ہے، ساتھ ہی یہ تدریس و آموزش کو مسلسل فروغ دیتی ہے۔[27] تاہم بڑی جماعتوں میں ٹیچرز اکثر اپنے پڑھانے کے طریقے کو لیکچر تک محدود رکھتے ہیں۔ کیونکہ اگر یہ کام رسمی انداز سے کیا جائے تو اس میں طلبہ کو بہت کم کوشش اور محنت کرنی پڑتی ہے اور وہ عموماً اس میں غیر متحرک نظر آتے ہیں۔ لیکچر دینا، پڑھانے کا کوئی برا طریقہ نہیں ہے تاہم چونکہ طلبہ مختلف طریقوں سے پڑھتے اور سیکھتے ہیں اور ان کی متحرک شراکت ان کی سیکھنے کے عمل کو بہتر بناتی ہے اس لیے سیکھنے کے متحرک عمل کے لئے مختلف حکمت عملیاں استعمال کی جانی چاہییں۔ آپ کسی بھی لیکچر کی اثر انگیزی اس طرح بڑھا سکتے ہیں کہ اس کے اندر متحرک تدریسی اور آموزشی سرگرمیاں شامل کر دیں جس طرح جماعت میں مشقوں (Exercise) اور گروپ مشقوں میں کرتے ہیں۔

جماعت کے اندر کی مشقیں

چھوٹی جماعتوں میں آپ اپنے بہت سے طلبہ کو ایک سرگرمی میں شرکت کے لیے راغب کر سکتے ہیں جیسے خود ہی سوال کریں اور خود ہی جواب دیں، مختلف امور پر بحث کریں، مزاحیہ لیکن متعلقہ حکایات پڑھیں اور موضوع سے متعلق حکایات یا تاریخی قصے وغیرہ بیان کریں۔ لیکن ایک بڑی جماعت میں ممکن ہے کہ آپ کو ساٹھ یا اس سے زائد طلبہ ہم جماعت ساتھیوں (Class fellows) کے سامنے گفتگو کرنے پر راغب کرنے میں دشواری پیش آئے گی۔ ان کے لئے ایسا کرنا بہت پرخطر (Risky) محسوس ہوتا ہے۔ اس کے لیے ایک مختلف طریقہ کار کی ضرورت ہے۔ آپ جماعت کے اندر مشق کی تکنیک پر انحصار کر سکتے ہیں۔

جیسے آپ ایک موضوع پر لیکچر دیتے ہیں یا کسی مسئلے کے حل کی وضاحت کرتے ہیں، بجائے اس کے کہ پوری جماعت کے سامنے سوالات رکھے جائیں اور اس کے جواب میں وقت ضائع کرنے والی خاموشی کا سامنا کرنا پڑے، کبھی کبھار طلبہ کو ایسا کام دے دیا جائے کہ وہ اس کے جواب کے لیے غور کریں، اس کے لیے انہیں تیس سیکنڈ سے پانچ منٹ تک کا وقت دے دیا جائے۔ جماعت میں مشق کے لئے کوئی بھی بات پوچھی جا سکتی ہے، مثال کے طور پر ایک مسئلہ پیش کریں پھر طلبہ سے پوچھیں:

☆ ایک نقشہ، ڈایا گرام یا فلو چارٹ بنائیں اور اسے لیبل کریں۔
☆ وہ سوال یا مسئلے کو کیسے حل کر سکتے ہیں اس کا مختصر خاکہ بنائیں اور ان کے خیال میں صحیح جواب کیا ہے اور کیوں، پوچھیں۔
☆ ایک فہرست بنائیں کہ روزمرہ زندگی میں ایک خیال یا تصور کی کیسے اور کیوں افادیت ہے؟
☆ ذہن پر زور دیں (Brain strom) سوچیں اور غور کریں کہ کیوں ایک مسئلے کا صحیح یا غلط ہونے کا انحصار صورتحال پر ہو سکتا ہے۔

جماعت کے اندر مشقیں جنہیں آپ استعمال کر سکتیں ہیں ان کی دیگر مثالیں درج ذیل ہیں:[28]

☆ جماعت کے اندر تفویض شدہ مختصر تحریری کام جیسا کہ چھوٹے بچوں کے لئے "Minute papers" یا "Minute pictures"، جماعت میں بحث و مباحثہ کے لئے کچھ منتخب طلبہ کو با آواز بلند اپنے پیپرز پیش کرنے کے لئے یا اپنی بنائی ہوئی تصویر پیش کرنے کے لئے بلائیں۔
گذشتہ لیکچر یا ریڈنگ کے زبانی خلاصے جو کہ طلبہ نے تیار کئے ہوں پیش کریں۔
☆ طلبہ سے جماعت میں گفتگو شروع کرنے کے لئے یہ پوچھنا کہ وہ کلاس میں بحث شروع کرنے کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔

27 Frederick, P.J. "Student Involvement: Active Learning in Large Classes" in Weimer, M (Ed.), Teaching Large Classes Well: New Direction in Teaching and Learning. San Francisco: Jossey-Bass Inc., 1987.

28 Bonwell, C. C. Active Learning: Creating Excitement in the Classroom. St Louis: Center for Teaching and Learning, St. Louis College of Pharmacy, 1995.

☆ اس بات کا اندازہ لگانے کے لئے کہ طلبہ نے موضوع کو کس حد تک سمجھا ہے، سروے، سوال نامے اور دورانِ سبق وقتاً فوقتاً معلوماتی آزمائش کے سوالات جن پر نمبر یا گریڈ نہ دیے جائیں (Formative ungraded quizzes)، استعمال کریں۔

☆ اس بارے میں رپورٹ تیار کرنا کہ لیکچر کا موضوع یا مرکزی خیال حقیقی زندگی میں کیسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

☆ طلبہ لیکچر کے مواد سے متعلق امتحان کے سوالنامے تحریر کریں۔

☆ طلبہ ایک مسئلے یا سوال، نظم، تصویر وغیرہ کا تجزیہ کریں۔

☆ طلبہ کے ذریعے ایک سوال یا مسئلے کو حل کریں جس کے ساتھ سب ایک دوسرے کے کاموں کا جائزہ لیں۔

☆ ایسے مظاہرے (Demonstraion) کرنا جو لیکچر کے کسی تصور کی عکاسی کرتے ہوں۔

ایک بڑی جماعت میں طلبہ ان بے ساختہ/ برمحل مشقوں کے ذریعے کسی کام کو خود سے کرنے (Acting) اور غور فکر کرنے (Reflecting) کی طرف راغب ہوتے ہیں، یہ وہ دو بنیادی اور اہم ترین طریقے ہیں جن کے ذریعے انسان سیکھتا ہے۔ اس سے ہر طالب علم آپ کی بات سنے گا، مگر شرط یہ ہے کہ آپ ان کو پابندی سے لیکن متفرق طریقے سے (Sporadically) استعمال کریں تا کہ طلبہ کو یہ پتا نہ چلیں کے آپ ان کو مشق کب دیں گے۔ اس طرح آپ کو فوری فیڈ بیک بھی مل جائے گا جس سے آپ کو پتا چل جائے گا کہ جو کچھ آپ پیش کر رہے ہیں، وہ آپ کے طلبہ سمجھتے ہیں یا نہیں اور اگر یہ کام بخوبی سرانجام پا گیا تو یہ ہوم ورک کا اور طلبہ کے بے شمار امتحانی پرچوں کو نمبر دینے یا گریڈ کرنے کا متبادل بھی ثابت ہو سکتا ہے۔

یاد رکھیں! آپ جو بھی مشق استعمال کریں آپ کو چاہیے کہ ہر طالب علم کو بلا کر اس کا جواب انفرادی طور پر لیں۔ اگر آپ ایسا کبھی نہیں کرتے تو جب بھی آپ طلبہ کو مشق دیں گے، ان کے لئے اس میں کوئی مراعات (Incentive) نہ ہوگی، بلکہ بہت سے طالب علم تو اسے کریں گے ہی نہیں۔ لیکن اگر وہ یہ سوچتے ہیں کہ انہیں جواب کے لیے بلایا جا سکتا ہے اور وہ شرمندہ نہیں ہونا چاہتے تو آپ ان میں سے 90 فیصد سے زائد کو جو کچھ پڑھا رہے ہیں متحرک طور پر سیکھتے ہوئے پائیں گے۔[29]

گروپ میں مشقیں اور باہمی معاونت کے ساتھ سیکھنا

مقاصد، سرگرمیاں اور ڈیزائن

ایک گروپ میں مشق جماعت میں ہونے والی مشق یا جماعت سے باہر ہونے والی مشق یا تفویض شدہ کام کے طرز پر کرائی جا سکتی ہے۔ اور ایک بڑی جماعت میں طلبہ کی متحرک آموزش کو منظم کرنے کا یہ ایک بہت اچھا طریقہ ہے۔ طلبہ آپس میں کسی سوال کا جواب دینے یا کسی چیز پر بحث کرنے کے لیے مل کر کام کرتے ہیں، یہ وہ طریقہ ہے جسے اشتراکی آموزش (Collaborative learning) یا باہمی معاونت کی آموزش (Cooperative learning) بھی کہا جاتا ہے۔ ایک بڑی جماعت میں طلبہ جوڑوں یا گروپس کی شکل میں کام کرتے ہوئے ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں اور ایک دوسرے سے سیکھ سکتے ہیں۔ وہ اپنے استاد کی گفتگو کو سن کر بور نہیں ہوتے۔ گروپ میں کی جانے والی مشقیں طلبہ کو یہ مواقع دیتی ہیں کہ آپس میں وہ ایک دوسرے سے ملیں اور کام کریں، یہ کمیونٹی یا جمعیت کے احساس کی تعمیر کی طرف ایک اچھا اور پہلا قدم ہے۔ مزید یہ کہ "حقیقی" دنیا میں دوسروں کے ساتھ کام کرنا ایک اہم مہارت ہے۔ طلبہ کے لیے دوسروں کے ساتھ کام کرنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع ان میں اس صلاحیت کو فروغ دیتے ہیں۔ چھوٹے گروپس کی صورت میں کام کرنے سے ان طلبہ کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے جو بڑی جماعت میں ایک متحرک سیکھنے والا بننے میں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ باہمی معاونت کے ساتھ سیکھنا طلبہ کی توجہ برقرار

29 Felder, R. Beating the Numbers Game: Effective Teaching in Large Classes. North Carolina State University, 1997. www.ncsu.edu/felder-public/Papers/Largeclasses. htm [accessed online on 10/7/2005]

رکھنے میں مدد دیتا ہے جو کہ بڑی جماعتوں میں اس کا عمل دخل ہے اور طلبہ میں غور فکر کو بڑھاتا ہے۔[30]

بڑی جماعتوں میں چھوٹے گروپس کے استعمال کے تین اہم مقاصد ہیں:

☆ توانائی اور باہمی تعامل (interaction) فراہم کرنا، زیادہ سے زیادہ طلبہ کو جماعت کے دوران سوچنے اور غوروفکر کرنے کے قابل بنانا، زیادہ متحرک انداز سے جماعت میں شرکت کرنا اور کسی عنوان یا ٹیکسٹ کے بارے میں زیادہ سے زیادہ خیالات پیدا کرنا۔

☆ کمرہ جماعت میں دوران چہل قدمی استاد کو زیادہ طلبہ کے ساتھ باہمی تعامل کا ایک موقع دینا۔

☆ اس بات کے امکان کو بڑھانے کے لئے طلبہ استاد کے لیکچر کو مزید کچھ دیر کے لئے سنے (مثال کے طور پر آئندہ 20 منٹ کے لئے) ان کی توانائی بحال کرنا اور ایک مختصر وقفہ دینا۔[31]

بڑی جماعتوں میں اپنے مقاصد حاصل کرنے اور آموزش کے متعدد اہداف کے حصول میں شرکت کے لئے آپ گروپ میں کی جانے والے تین اہم اقسام کی مشقیں استعمال کر سکتے ہیں۔

1-وقوفیت/سمجھ وفہم کی ذہنی صلاحیتوں کی ترقی والی مشقیں (Cognitive develpment): طلبہ کے ایک گروپ کو ایک حقیقی یا فرضی صورت حال میں رکھیں اور ان سے ایک سوال یا مسئلے کو حل کرنے کے لیے کہیں۔ باصورت دیگر تختہ سیاہ پر ایک سوال یا ایک بیان لکھیں جس میں بہت سی غلطیاں ہوں۔ یہ غلطیاں تشکیل سے متعلق (مثلاً گرامر کی غلطیاں) بھی ہوسکتی ہیں اور تشریح کی بھی (جیسے جانچ یا حقائق کے استعمال کی غلطی)۔ وہ زبان اور اصطلاحات استعمال کریں جو بچے سمجھ سکیں۔ انہیں چھوٹے گروپس میں کام کرنے کو کہیں اور مسائل یا غلطیاں بیان کریں (اگر پہلے نہ بتائی گئی ہوں تو) اس کے اسباب کا تجزیہ کریں (تشخیص) اس بات کا تعین کریں کہ یہ اسباب کیوں وجود میں آئے (تشریح اور تجزیہ) اور کونسے حل تجویز کئے جاسکتے ہیں یا ان پر عمل درآمد کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر ریاضی میں آپ طلبہ کے ایک گروپ کو حل کرنے کے لیے ایک ''کہانی کی صورت میں ایک مسئلہ'' (Story problem) دے سکتے ہیں، سائنس میں آپ ان سے بہ ظاہر غیر متعلق نظر آنے والی اشیا کے گروپ کی درجہ بندی اس طرح کراسکتے ہیں کہ وہ الگ اور جدا زمروں (Categorize) میں آجائیں اور یہ بھی فیصلہ کرائیں کہ انہوں نے ان زمروں (Categorize) کا انتخاب کیوں کیا۔

2-موضوع کے کھوج کی مشقیں (Area exploration exercises) ہر گروپ کو مطالعے (Study) کے لیے ایک خاص موضوع دے دیں اور انہیں ان وسائل تک رسائی بھی دیں جہاں سے وہ اس کے بارے میں اہم معلومات جان اور حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ وسائل یا ذرائع کتابیں ہوسکتی ہیں یا کمیونٹی کے وہ افراد جو ایک خصوصی سرگرمی (جیسے ایک روایتی رقص یا نغمہ) کرنا جانتے ہیں یا کوئی خاص چیز بنانا جانتے ہیں۔ جب گروپس تیار ہوں تو وہ ایک Presentation تیار کرتے ہیں اور اسے پیش کرتے ہیں جس کا مقصد جماعت کو یہ پڑھانا ہوتا ہے کہ انہوں نے کیا سیکھا۔

3-نفسی حرکی مشقیں (Psychomotor exercises) یہ مشقیں ایک خاص صلاحیت کو بڑھانے پر مرکوز ہوتی ہیں جیسے کہ نقش گیری یا خاکہ گیری (Drawing)، ادارت (Editing)، سوالوں کے تیز حل وغیرہ۔ طلبہ گروپس میں کام (Practice) کرتے ہیں اور ان پر ان کے گروپ کے ساتھی ہی تنقید بھی کرتے ہیں۔ مشق کے اختتام پر رضا کار اپنی نئی مہارت کا مظاہرہ جماعت کے سامنے کرتے ہیں۔

جب آپ گروپ میں یا انفرادی مشقیں تیار (Design) کر رہے ہوں، (تو ذہن میں رکھیں کہ) وہ انتہائی واضح اور مقرر کردہ (Specific) ہونا چاہئے۔ مقرر کردہ کام جیسے ایک ورک شیٹ کی تکمیل، ایک سوال کا حل یا خاص سوالوں کے جواب دینا، یہ سب آپ کے طلبہ کی توجہ کو مرکوز رکھیں گے۔

30 Developing Thinking in Large Classes. Ottawa: Center for University Teaching, University of Ottawa, July 1997.

31 Large Classes: A Teaching Guide – Collaborative/Cooperative Learning. Center for Teaching Excellence, University of Maryland, 2005. www.cte.umd.edu/library/large/ coll.html [accessed online on 10/7/2005]

جس طرح آپ کا کام (Task) بالکل واضح ہونا چاہیے، اسی طرح گروپس کے لیے آپ کی ہدایات بھی بالکل صاف، سادہ اور اس کام کی تکمیل کے حوالے سے ہونی چاہئیں۔ اگر ممکن ہو تو انہیں بتائیں کہ تیار چیزیں کیسی ہونی چاہئیں۔ (یہاں بعض اوقات ایک مثال مفید ثابت ہو سکتی ہے) اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ وقت کی ایک حد کا انتخاب کریں جو اس کام (Task) کے لیے مناسب ہو اور گروپس کی مدد کریں کہ وہ اپنی توجہ اسی طرح مرکوز رکھیں۔ مثال کے طور پر آپ کہہ سکتے ہیں: ''چار یا پانچ طلبہ کا گروپ ایسی چار یا پانچ مثالیں پیش کرے جن میں روزمرہ کی زندگی میں اعداد کو ضرب (Multiply numbers) دینے کی صلاحیت کی اہمیت واضح ہو، جیسے آپ کے والدین اپنا اناج بازار میں فروخت کرتے ہوں۔ یہ مشق مکمل کرنے کے لیے آپ کے پاس دس منٹ ہیں۔'' ہر گروپ سے کہیں کہ وہ ان کے نتائج کا ریکارڈ رکھنے کے لیے ایک فرد کی ذمہ داری لگائے۔ جب وقت ختم ہو جائے یا جب تمام گروپس اپنا کام مکمل کر چکے ہوں تو بے ترتیب انداز سے پانچ یا آٹھ گروپس کا انتخاب کریں جو اپنے نتائج کی رپورٹ پیش کریں۔ اس کے بعد دوسرے گروپس سے پوچھیں کہ وہ ان نتائج میں کچھ اور جوابات شامل کرنا چاہتے ہیں یا نہیں۔

پھر ایک گروپ مشق کی پلاننگ کریں جس میں ہر گروپ کے ممبر کو اپنا خاص کام کرنا ہوگا جو دوسروں سے بھی منسلک اور مربوط ہوگا۔

آپ ہر گروپ سے ایک معاہدے پر بھی دستخط کرا سکتے ہیں جس میں وہ سب اپنے کام ایک خاص تاریخ تک مکمل کرنے پر راضی ہوں گے۔ بڑی جماعت کو پڑھانے کا ایک چیلنج یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کے پاس کافی تعداد میں کتابیں یا پڑھانے اور سکھانے کا امدادی سامان موجود نہ ہو۔ تاہم گروپ ایکسر سائز آپ کو چند ٹیکسٹ بکس یا حتیٰ کہ ایک ٹیکسٹ بک کے ساتھ بھی انتظام کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔ اپنی گروپ کی مشقیں تیار (Design) کرتے ہوئے متعدد سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کریں جنہیں اس وقت استعمال کیا جا سکتا ہو جب آپ کے پاس ایک ٹیکسٹ بک ہو۔

گروپ مشقوں کے اہتمام میں گروپس کی اس طرح تنظیم کریں کہ یہ طلبہ کے قابلیتوں کے مطابق ہو۔ بڑی جماعتوں کے اساتذہ نے مختلف حکمت عملیوں کو آزمایا ہے۔

☆ مخلوط قابلیت والے گروپس۔ Mixed-ability groups گروپ میں زیادہ قابل طالب علم، دوسروں کی مدد کر سکتے ہیں، اس طرح کم یا اوسط قابلیت والے طالب علم بھی سبق یا موضوع پر مہارت حاصل کر لیتے ہیں اور استاد کو سبق یا مضمون کے بعض حصے پڑھانے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

☆ ایک جیسی قابلیت والے گروپ۔ Same-ability groups اساتذہ زیادہ تیزی سے سیکھنے والے گروپس کو چھوڑ سکتے ہیں تاکہ وہ اپنے طور پر اور خود کام کر سکیں۔ اس کے بعد اساتذہ آہستہ سیکھنے والوں کے گروپس میں خاص توجہ اور مدد کے مستحق طلبہ کو زائد وقت دے سکتے ہیں۔

☆ گروپ لیڈرز / مانیٹرز (نگرانی کرنے والے) Group leaders/monitors بعض اساتذہ تیز اور قابل سیکھنے والوں کو گروپ لیڈرز یا مانیٹرز مقرر کر سکتے ہیں جو سست رفتاری سے سیکھنے والوں کی مدد کر سکتے ہیں۔[32]

اپنے گروپ کی نگرانی خود کریں۔ گروپ ورک کے دوران آپ کو یہ دیکھنے کے لیے کمرۂ جماعت میں گھومنا ہوتا ہے کہ سیکھنے والے طلبہ کیا کر رہے ہیں، کتنا سیکھ رہے ہیں اور اس دوران کون کونسی مشکلات سامنے آ رہی ہیں۔ آپ اس موقع پر انہیں مشورہ دے سکتے ہیں، ان کی حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں اور ضرورت کے وقت مزید انفرادی مدد بھی فراہم کر سکتے ہیں۔

---

32 Teaching Large Classes. Teachers in Action, BBC World Service / OLSET. http://www.teachingenglish.org.uk/think/methodology/large_classes.shtml#discipline

قدر پیمائی Evaluation

گروپ میں کی جانے والی مشقوں کی قدر پیمائی کے کئی طریقے ہیں جس سے آپ یہ جان سکیں گے کہ ہر ایک نے اپنا مقررہ کام (Task) کیا اور اس سے کیا سیکھا۔ مثال کے طور پر:[33]

1- مشقوں کے لیے آپ کو بعض اقسام کے (Group product) کی ضرورت ہوتی ہے، جن کی درجہ بندی (Grading) بآسانی سے کی جا سکتی ہے۔ یاد رکھیں! دس پیپرز یا پراجیکٹس کی درجہ بندی (Grading) ساٹھ پیپرز یا پراجیکٹس کی درجہ بندی (Grading) کے مقابلے میں زیادہ آسان ہے۔

2- گروپس اور ان کے ارکان کا بغور مشاہدہ کریں۔ انفرادی شرکت اور کام کے معیار کی بھی درجہ بندی (Grading) کریں۔

3- کبھی کبھار ایک انفرادی پراڈکٹ کی بھی ضرورت ہوتی ہے جس کی بنیاد گروپ ورک پر ہوتی ہے جیسے ایک معاملے یا امر کے بارے میں ایک منٹ کا پیپر جو اسی ایکسرسائز سے سیکھا گیا ہو، ایک مختصر کوئز یا ایک زبانی پیشکش جس کے لیے گروپ ممبرز کا انتخاب بغیر کسی ارادے یا ترتیب سے کیا گیا ہو۔ یہ ان طلبہ کو انعام دیتا ہے جو اجتماعی آموزش میں نہایت فعال اور متحرک تھے اور "Freeloading" یا بعض گروپ ارکان کی عدم شرکت کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔

4- مشق کے آخر میں جماعت کے ساتھی کی جانچ پڑتال کا طریقہ استعمال کریں۔ مثال کے طور پر ایک گروپ میں ہر طالب علم کو ایک اسکور کارڈ دیں اور اس سے کہیں کہ ہر گروپ رکن کو ایک گریڈ دے۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ طلبہ یہ کارڈز انفرادی طور پر اور تنہائی میں بھریں، انہیں یہ کام کرتے ہوئے گروپ کا کوئی دوسرا رکن نہ دیکھے۔ یہ طریقہ خاص طور سے ایک بڑی کلاس میں ممبرز کے متعلقہ کام کو جانچنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے جہاں آپ کے لیے تمام افراد کو جانچنا مشکل ہو۔

سیکھنے کی دوسری متحرک حکمت عملیاں (Other active learning strategies)

ایسی بہت سی سیکھنے کی دوسری حکمت عملیاں ہیں جو آپ بڑی جماعتوں میں استعمال کر سکتے ہیں۔ آپ کے سب ہی طلبہ کو ان تمام سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ضرورت نہیں ہے خاص طور سے انہیں جنہیں انفرادی جواب چاہیے ہوتے ہیں کیونکہ بڑی کلاسوں میں زیادہ وقت نہیں ہوتا ہے۔ تاہم آپ کے سب ہی طلبہ کو ان میں سے بہت سی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا موقع ملنا چاہیے۔ اصل چیلنج سرگرمی کی قسم کا انتخاب کرنے میں ہے۔ ایسی سرگرمی منتخب کی جائے جو آپ کے سبق کے اس مقصد یا ہدف سے مطابقت رکھتی ہو جو آپ کے ذہن میں ہے۔[34]

دورانیہ: ہر طالب علم کے پاس دو یا تین منٹ کا وقت ہوتا ہے جس میں اسے دیے گئے عنوان پر اپنا نقطہ نظر پیش کرنا ہوتا ہے یا وہ اسے پاس کر جاتا ہے جبکہ دوسرے سنتے ہیں۔ بڑی عمر کے طلبہ کے لیے موضوع متنازعہ یا فکر انگیز امر پر ہوتا ہے جیسے ''تعلیم میری روزمرہ کی زندگی کے لیے بیش قیمت ہے''۔ چھوٹے طلبہ کے لیے ایک سادہ سے موضوع کا انتخاب کریں جیسے ''مجھے اپنے اسکول کی کیا چیز پسند ہے''۔ یہ سرگرمی بے شمار نقطہ نظر سامنے لے آئے گی جنھیں آپ بعد میں سبق پڑھاتے ہوئے ذہن میں رکھیں گے اور ساتھ ہی ''محفوظ شرکت'' کے احساس کی تعمیر کر سکیں گے۔ اس کے علاوہ آپ کے طلبہ میں اعتماد بھی پیدا ہوگا۔

33 Dion, L. "But I Teach a Large Class," in: A Newsletter of the Center for Teaching Effectiveness, Spring 1996, University of Delaware. www.udel.edu/pbl/cte/spr96-bisc2.html [accessed online on 10/6/2005]

34 Adapted from: Drummond, T. A Brief Summary of the Best Practices in College Teaching. North Seattle Community College, Washington. www.fctel.uncc.edu/pedagogy/basicscoursedevelop/BestPractices.html [accessed online on 10/7/2005]

غور و فکر (Brain-stroming) کے بعد طلبہ سے کہیں کہ وہ انفرادی طور پر کسی ایک معاملے یا مسئلے کے بارے میں غور کریں اور اس کے ممکنہ اسباب کی فہرست بنائیں جیسے: ''پانی کیوں گھٹتا جا رہا ہے؟'' یا یہ کہ: ''ہم اپنے اسکول کو کیسے بہتر کر سکتے ہیں؟'' انفرادی ذمہ داریاں گروپس میں لگائیں اور ان سے کہیں کہ وہ اپنے خیالات دوسروں کو بھی بتائیں۔ پھر ممکنات کی ایک فہرست مرتب کریں۔ اس بات پر زور دیں کہ مل کر کام کرنے والے انفرادی طور پر کام کرنے والوں سے زیادہ تخلیقی کردار ادا کر سکتے ہیں۔

محرکات اور کھیل: طلبہ سے کہیں کہ وہ کسی بھی چویشن پر کردار نگاری (Role play) کریں: مثال کے طور پر ''اگر آپ کو ہراساں یا خوف زدہ کیا جائے تو کیا ہوگا؟ وہ کیا کریں گے؟'' ایسی صورت حال پیدا کر کے جو عارضی طور پر حقیقت محسوس ہوں، آپ کے طلبہ سخت، ناشناس یا پیچیدہ صورت حال سے نمٹنے کے قابل ہو جائیں گے۔ کھیلوں کی حوصلہ افزائی بھی کریں جن کی وجہ سے طلبہ ایک نئے کردار میں سامنے آتے ہیں۔ یہ وہ چیز ہے جس کا سامنا دوسرے طلبہ بھی کر رہے ہوتے ہیں۔ اس طرح آپس میں ہمدردی بڑھے گی۔ مثال کے طور پر طلبہ کی آنکھوں پر پٹی باندھ دیں اور ان سے کہیں کہ اپنے دوستوں کو ان کی آوازیں سن کر یا ان کے چہروں کو چھو کر شناخت کریں۔[35]

تصورات کے نمونے (Concept models): یہ حکمت عملی خاص طور سے سائنس یا ریاضی کے اسباق کے لیے بہت کارگر ہے۔ طلبہ کو نمایاں سوالات کی پوری سیریز ہینڈ آؤٹ کی شکل میں یا تختہ سیاہ پر ایک فہرست بنا کر دیں۔ طلبہ چھوٹے گروپس میں کام کریں یا آپ اس کے لیے پوری کلاس میں ایک بڑا مذاکرہ یا مباحثہ بھی کرا سکتے ہیں۔ اس سے یہ پتا چلے گا کہ کون سی چیز کیسے کام کرتی ہے یا پھر ایک خیالی نمونہ Conceptual model بنائیں۔ طلبہ اپنے ڈایاگرام خود بنا سکتے ہیں اور اپنے مشاہدات خود ریکارڈ کر سکتے ہیں۔

مسئلے کو حل کرنا اور عملی مظاہرہ (Problem solving and demonstrations): طلبہ کی انفرادی طور یا گروپس کی شکل میں حوصلہ افزائی کریں کہ وہ یہ بتائیں کہ وہ کسی مسئلے کے حل تک کیسے پہنچے۔ آپ ان سے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ عملی مظاہرے سے بتائیں کہ کوئی چیز کیسے کام کرتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک تھرمامیٹر کیسے کام کرتا ہے یا ایک بائیسکل کے ٹائر کیوں حرکت کرتے ہیں۔

پڑھانے کے ہم عصری یا سیکھنے کے سیل Peer Teaching or Learning Cells: بغیر کسی ترتیب کے چند طلبہ کا انتخاب کریں جو ایک خاص مضمون کو پڑھیں پھر اس مضمون کی ماہیت دوسرے گروپ ممبر کو بتائیں یا پوری جماعت کو اس کے بارے میں سمجھائیں۔

پوسٹر سیشنز: تین سے پانچ طلبہ کے گروپ بنائیں اور ہر گروپ ایک پوسٹر نمایاں کرے جو گروپ کے کام پر مشتمل ہو۔ یہ درج ذیل کام کرے گا: (a) کسی بھی متنازعہ امر یا مسئلے کی نشاندہی اور اس کی وضاحت کرے گا۔ (b) مناسب معلومات اور وسائل کا پتا چلائے گا جو ان کے امور سے متعلق ہوں گے۔ (c) جو شواہد اور ثبوت انہیں ملے ہیں، ان کی رپورٹنگ کریں گے۔ یہ طریقہ متذکرہ بالا Concept models کے عملی مظاہرے میں استعمال کیا جا سکے گا۔ چھوٹے طلبہ کے لیے کسی اہم عنوان جیسے ''میرے خوابوں جیسا اسکول'' پر ایک پوسٹر بنوائیں۔ اور اگر بچے اس قابل ہوں تو ان سے کہیں کہ وہ اپنے بنائے ہوئے پوسٹر کے کونے پر اس عنوان پر کچھ لکھ بھی دیں۔ یہ ان کی مدد کرے گا اور اس سے ان بچوں کی تخلیقی صلاحیتیں اور تحریری صلاحیتیں بہتر ہو سکیں گی۔

35 For other games, see: Booklet 6: Creating a Healthy and Protective ILFE. Embracing Diversity: Toolkit for Creating Inclusive, Learning-Friendly Environments. UNESCO Bangkok, 2004.

بڑی کمرۂ جماعتوں میں سیکھنے اور پڑھانے کا جائزہ لینا

جوابی ردعمل کا کردار (The role of feedback):

بڑی کمرۂ جماعتوں میں پڑھانے کی ایک بڑی مشکل وہ طریقے تلاش کرنا ہے جن کے ذریعے طلبہ کو فیڈ بیک فراہم اور ان سے وصول کیا جاسکے۔ جوابی ردعمل سے طلبہ کو یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ وہ کتنا بہتر کر رہے ہیں اور کیا وہ اس مواد کو سمجھ رہے ہیں جو آپ انہیں پڑھا رہے ہیں۔ جیسا جیسا آپ انہیں زیادہ فیڈ بیک دیں گے ویسے ویسے وہ بہتر اظہار کرتے جائیں گے کیونکہ یہ نہ صرف ان کی بلکہ آپ کی بھی مدد کرے گا۔ مثال کے طور پر اپنے طلبہ سے پوچھیں کہ وہ آپ کے لیکچرز کی رفتار اور سرگرمیوں کے بارے میں کیا سوچتے ہیں: کیا آپ کی رفتار بہت زیادہ ہے؟ لیکچرز کس طرح سرگرمیوں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں بشمول پڑھنے (reading) کے۔ کیا آپ کے طلبہ آپ کی مثالوں کو سمجھ رہے ہیں اور انہیں اہم نکات کے استعمال کے بارے میں کیسے سکھایا جارہا ہے؟ اپنے طلبہ سے باتیں کرنے، کلاس کے اندر تحریری مشقیں کرانے اور پچھلے سیکشن میں بیان کئے گئے سرگرمیوں کے ذریعے آپ انہیں معلومات فراہم کرسکتے ہیں۔

تفویض کردہ کام (Giving assignments):

تفویض کردہ کام ایک بہت بڑا ذریعہ ہیں جس کے ذریعے ہم طلبہ کو اہم تصورات سیکھنے اور یاد کرنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ تفویض کردہ کام ہمارے طلبہ کی تحصیل (حاصل کردہ علم) کو جانچنے کا بھی ذریعہ ہیں جس سے ہم انہیں تعمیری فیڈ بیک دے سکتے ہیں۔ جبکہ ایک بڑی جماعت میں طلبہ کی بڑی تعداد متعدد انفرادی پیپرز، پراجیکٹس یا امتحان کا جائزہ لینے اور جانچنے کے کام کو مشکل بناسکتی ہے اس لیے آپ کو اپنے طلبہ کو متعلقہ خاص طور سے تفویض کردہ کام دینے میں ہچکچانا نہیں چاہیے۔ نیچے کچھ تجاویز کی فہرست دی جارہی ہے جس سے آپ اپنے تفویض کردہ کام کو اپنے لیے اور اپنے طلبہ کے لیے بامعنی بناسکتے ہیں۔

ان تفویض کردہ کام کا انتخاب کریں جو آپ کے تدریسی مقاصد اور ان کے نتائج سے متعلق ہوں: تفویض کردہ کام منصوبہ بندی اور آموزش کے عمل کا اہم حصہ ہیں خاص طور سے بڑی کمرۂ جماعتوں میں جہاں اس چیز کی ضرورت ہے کہ متعدد طلبہ کی تدریس اور آموزش کو دیکھا اور اس پر نظر رکھی جائے۔ جب آپ اپنے اسباق کو ڈیزائن کریں ایسے میں ایک ایسا طریقہ اختیار کریں جس میں طالب علم مرکز ومحور ہو اور آپ کے ذہن میں یہ رہے کہ آپ کے طلبہ آموزش وتدریس کے مقاصد اور ان کے مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کے لیے کیا کر رہے ہوں گے۔ اپنے آپ سے اہم سوال کریں۔ مثلاً: کیا میرے تفویض کردہ کام اس قسم کی لرننگ (آموزش) کے لیے فٹ ہیں جیسی میں اپنے طلبہ کے لیے چاہتا ہوں؟ کیا یہ مختلف قسم کے آموزشی طریقے پر پورے اترتے ہیں کہ طلبہ ان پر بھروسہ اور انحصار کرسکیں؟ کیا یہ تفویض کردہ کام طلبہ کو اہم تصورات یا اہم معلومات سیکھنے اور سمجھنے میں مددگار ثابت ہوسکتے ہیں؟ یا یہ طلبہ کو اچھی تدریس کے نتائج حاصل کرنے میں مدد دے سکتے ہیں؟

اپنے تفویض کردہ کام اس طرح تیار کریں کہ وہ حقیقتاً آپ کے طلبہ کی کارکردگی کو جانچ سکیں کہ انہیں جو کچھ پڑھایا جارہا ہے، وہ سیکھ اور سمجھ رہے ہیں یا نہیں: بہت سی بڑی کمرۂ جماعت میں اساتذہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ کسی بھی سوال یا مسئلے کا صحیح جواب حاصل کرلیں صحیح غلط، سچ جھوٹ یا ملٹی پل چوائسز والے سوالات کے ذریعے۔ ایسے سوالات تیز بھی ہوتے ہیں اور ان میں نمبر دینا بھی آسان ہے۔ تاہم طلبہ کے سیکھنے اور پڑھنے کے نتائج میں ان کی بڑھتی

ہوئی قابلیتیں بھی شامل ہونی چاہییں جن سے یہ معلوم ہوسکے کہ انہوں نے اس مسئلے یا سوال کو کیسے حل کیا، ان کے صرف جواب کو ہی کافی نہ سمجھا جائے۔ بڑی کمرۂ جماعتوں میں یہ کئی طریقوں سے ہوسکتا ہے جیسے طلبہ سے یہ پوچھا جائے کہ انہوں نے اپنے ہوم ورک میں ایک سوال کیسے حل کیا اور پھر اچھی مثالیں منتخب کرکے پوری جماعت کو دکھائی جائیں۔ جماعت کے دوران آپ رضاکاروں سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ اس سوال کے حل کے طریقے کو کمرۂ جماعت کے سامنے بیان کریں۔ آپ اپنے طلبہ کو ایک سوال دے سکتے ہیں اور ان سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایک گروپ کی شکل میں مل کر کام کریں اور بتائیں کہ یہ سوال کیسے حل ہوسکتا ہے۔

ایسے تفویض کردہ کام تیار کریں جن سے یہ ظاہر ہو کہ آیا طلبہ ان پر عمل درآمد کرسکتے ہیں، وہ روزمرہ کی صورت حال کے حوالے سے کیا سیکھ رہے ہیں، صرف یہ نہ ہو کہ سادہ لفظوں میں اس عمل کو سمجھ لیا جائے: کمرۂ جماعت میں کرنے والی مشقیں اور کمرۂ جماعت سے باہر کرنے والے تفویض کردہ کام یہ دیکھنے کے لیے دیں کہ آیا کہ انہوں نے اپنے اندر یہ قابلیت پیدا کرلی ہے یا نہیں۔ مثلاً انہیں ایک تفویض کردہ کام دیں چاہے یہ انفرادی ہو یا اجتماعی (گروپ کی شکل میں) یہ جانچنے کے لیے دیں کہ مارکیٹ یا ایک مکان کی تعمیر میں ریاضی کے تصورات کیسے استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ حکمت عملیاں آپ کو اپنے طلبہ کے فکری عمل اور تجزیاتی صلاحیتوں کی درستگی چیک کرنے میں مدد دیں گی۔ اپنے تجزیے کی بنیاد پر اس کے بعد آپ انہیں فوری جوابی ردعمل دے سکتے ہیں جس سے ان کی صلاحیتیں بہتر ہوسکتی ہیں۔

یاد رکھیں! بہت سے طلبہ ایک سوال حل کرسکتے ہیں لیکن آپ کو انہیں یہ جاننے دینا چاہیے کہ انہوں نے ایک خاص جواب کیوں دیا، یہ نہیں کہ کیسے دیا۔ یہ کسی بھی مضمون کے سیکھنے کا اصل ثبوت ہے۔[36]

تمام تفویض کردہ کام کے لیے واضح اور صاف ہدایات فراہم کریں: جب آپ ایک طالب علم تھے تو کیا آپ نے اپنے آپ سے کہا تھا "مجھے معلوم نہیں کہ درحقیقت میرا استاد یہ تفویض کردہ کام کرا کے مجھ سے کیا چاہتا ہے، میرا خیال ہے کہ ہم میں سے بہت سے ایسا ہی کرتے ہیں۔ اچھا جوابی ردعمل دینے کے قابل ہونے کے لیے ہمیں چاہیے کہ وہ تفویض کردہ کام واضح طور پر بیان کردیں جو ہم طلبہ کو دے رہے ہیں تاکہ انہیں معلوم ہوجائے کہ ان سے کیا توقع کی گئی ہے۔ بعض اساتذہ کمرۂ جماعت کے اختتام پر ہوم ورک کے طور پر ایک زبانی تفویض کردہ کام دیتے ہیں۔ بدقسمتی سے بڑی کمرۂ جماعت کے تمام طلبہ اسے یا تو سنیں گے نہیں یا اگر سنیں گے تو مکمل طور پر نہیں سن سکیں گے یا پھر ان کے پاس انہیں اپنی کاپی میں نقل کرنے کا وقت نہیں ہوگا۔ چاہے کام کمرۂ جماعت کا ہو یا گھر کے لئے دیا گیا ہو بہترین حکمت عملی یہ ہے کہ انہیں ایک تفویض کردہ کام دیا جائے جسے ان کے ہاتھ میں دے دیا جائے، یہ تفویض کردہ کام تختہ سیاہ پر نہ لکھا جائے (کیونکہ اسے آسانی سے مٹایا جاسکتا ہے) ایک طرف تو یہ تفویض کردہ کام طلبہ کی مدد کریگا کیونکہ اس سے وہ صحیح طور پر جان لیں گے کہ گھر جا کر یا کمرۂ جماعت میں کام کرتے ہوئے انہیں کیا کرنا ہے۔ دوسری طرف یہ آپ کی بھی مدد کرے گی۔ اس تفویض کردہ کام کو اپنے طلبہ کو بتانے سے پہلے آپ اُس کے ہر پہلو پر اچھی طرح غور کریں گے۔ اس سے آپ کو تفویض کردہ کام بنانے میں آسانی رہے گی، یہ تفویض کردہ کام ان معلومات اور صلاحیتوں کی پیمائش کریں گے جو آپ چاہتے ہیں۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ تفویض کردہ کام پر اپنے طلبہ سے ضرور بات کرلیں۔ اس پر کافی وقت صرف کریں کیونکہ یہ طلبہ کو تھکن اور الجھن سے بچائے گا۔ تفویض کردہ کام پر بحث کے دوران طلبہ سے جو سوال کرتے ہیں ان سے بھی طلبہ کو اپنے کام کی منصوبہ بندی میں مدد ملے گی۔ آپ یہ وقت متوقع مسائل اور ان سے بچنے کے طریقوں پر غور کرنے میں بھی لگا سکتے ہیں۔

---

36 Student Ratings of Teacher Effectiveness: Creating an Action Plan. Center for Support of Teaching and Learning, Syracuse University, New York. http://cstl.syr.edu/cstl2/Home/Teaching%20Support/Teaching%20at%20SU/Student%20Ratings/12A500.htm [accessed online on 1/30/2006].

طلبہ کو مختلف مواقع دینے سے یہ پتا چل سکتا ہے کہ وہ کیا پڑھ اور سیکھ رہے ہیں: اس سے آپ کے سامنے ان کے پڑھنے اور سیکھنے کی زیادہ بہتر اور صحیح تصویر آسکے گی۔ ان کی تحصیل کا پتا چل سکے گا اور انہیں فیڈ بیک دینے کے لیے زیادہ معلوماتی بنیاد فراہم ہو سکے گی۔ تاہم یہ بہت اہم ہے کہ مختلف اقسام کے طریقے استعمال کیے جائیں جیسے پراجیکٹس، گروپ پریزینٹیشنز، پیپرز، امتحان اور دوسرے قسم کے تفویض کردہ کام جن کا پڑھنے اور سیکھنے کے نتائج سے گہرا اور قریبی تعلق ہے۔ مزید براں تحقیق بتاتی ہے کہ طلبہ تعمیری جوابی ردعمل اور اپنی ترقی کے ثبوت کے ذریعے پڑھنے اور سیکھنے کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ طلبہ کو معلوم ہونا چاہیے کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور یہ کہ انہیں کس چیز میں بہتری لانے کی ضرورت ہے۔ ان کی توانائیوں کی تعریف کرنا بہت اہم ہے اور ان کے ساتھ جہاں تک ممکن ہو تعمیری اور معاون و مددگار بن کر رہیں۔ ان کی غلطیوں اور خامیوں کی نشان دہی کرتے رہیں۔[37]

بڑی کمرۂ جماعتوں میں یہ بہت مشکل ہے کہ ہر طالب علم کو انفرادی توجہ دی جائے۔ یہ جاننے اور سمجھنے کرنے کے لیے کہ کس طالب علم کو زیادہ ذاتی طور پر توجہ کی ضرورت ہے اور بڑی جماعت میں کاغذی دستاویزات (Paper work) کو منظم کرنے کے لیے بہت سے اساتذہ بچے کے بارے میں معلومات (Port folio) کا طریقہ استعمال کرتے ہیں۔ پورٹ فولیو ایک فائل ہے جس میں ایک طالب علم کے تفویض کردہ کام کے نمونے ہوتے ہیں جیسے: مضامین، کہانیاں اور رپورٹس، السٹریشنز، تصاویر، نقشے اور ڈایاگرام، ساتھ ہی ریاضی کی ورک شیٹس، دوسرے تفویض کردہ کام اور گراف وغیرہ۔ طلبہ کی غیر نصابی سرگرمیاں بھی ریکارڈ کی جاسکتی ہیں جیسے ایک کمرۂ جماعت کی سرگرمی میں کوئی بھی ذمہ داری لینا۔ بچے کے پورٹ فولیو میں موجود مواد ایک ترتیب سے رکھا ہوا ہوتا ہے جس میں ہر چیز پر تاریخ ہوتی ہے اور وہ پس منظر یا حالات جن کے لیے وہ تیار کیا گیا تھا۔ مثال کے طور پر پس منظر یا صورت حال یہ ہو سکتی ہے" یہ آزادا اور بغیر کسی مدد کے لکھی گئی تحریر کا ٹکڑا تھا۔ صرف مرکزی خیال دیا گیا تھا اور کچھ بنیادی زبان یا الفاظ بتائے گئے تھے۔ اس کام کے لیے تیس منٹ دیے گئے تھے۔" اس طرح پورٹ فولیو ہر طالب علم کے لکھنے پڑھنے اور اس کی ترقی کا ایک ریکارڈ ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ ہر طالب علم نے کیا سیکھا ہے اور کیسے سیکھا ہے۔ یہ طالب علم کی ناکامیوں کے بجائے اس کی کامیابیوں کی منزل پر نظر رکھتا ہے۔ ایک بار پورٹ فولیو منظم ہو جائے، آپ اور آپ کے طلبہ ان کی تحصیل کا جائزہ یا تخمینہ لگا سکتے ہیں۔ ہر ٹرم یا ہر سمسٹر پر کم از کم دو مرتبہ اس سارے کام کا جائزہ لیں تا کہ ان طلبہ کا پتا چل سکے جنھیں زیادہ توجہ کی ضرورت ہے اور ان شعبوں کا بھی پتا چل سکے جن میں انہیں توجہ درکار ہے۔ ان سے پوچھیں کہ کن طریقوں میں وہ زیادہ عمدگی سے سیکھ اور پڑھتے ہیں اور یہ فیصلہ کریں کہ اب طلبہ مزید بہتری کے لیے کونسی اضافی سرگرمیاں سرانجام دے سکتے ہیں۔[38]

امتحان دینا

پڑھنے اور سیکھنے کے حصول کی پیمائش کا سب سے مقبول طریقہ شاید امتحانات ہیں۔ بڑی کمرۂ جماعت میں اساتذہ اور طلبہ دونوں ہی ان سے یکساں طور پر خوف زدہ نظر آتے ہیں۔ طلبہ کو خوف ہوتا ہے کہ وہ امتحان دینے میں فیل ہو جائیں گے اور اساتذہ کو یہ خوف ہوتا ہے کہ وہ انہیں نمبر کیسے دیں گے۔

امتحانات یا تو Objective ٹائپ ہوتے ہیں (جیسے ایک سوال کے کئی جواب دے کر ان میں سے صحیح جواب منتخب کرنے کو کہا جائے) یا Subjective ٹائپ ہوتے ہیں (جیسے مضامین کا امتحان) یا ان دونوں کا مرکب ہوتے ہیں۔ بعض حالات میں حالانکہ یہ سوال آپ کو یہ نہیں بتا سکتے کہ آیا آپ کے طلبہ نے واقعی کچھ پڑھا یا سیکھا ہے یا نہیں اور یہ کہ کیا جو کچھ آپ نے انہیں پڑھایا ہے، وہ اسے سمجھ سکے ہیں یا نہیں۔ یہ خاص طور سے کئی طرح کے انتخاب (Multiple choices) یا صحیح یا غلط (True/false) والے امتحان ہیں جن کا زیادہ تر انحصار نفاذ کے بجائے یاد کرنے یا یادداشت پر ہوتا ہے۔ امتحان کا طریقہ کیسے بہتر بنایا جا سکتا ہے؟ ذیل میں کچھ باتیں دی جارہی ہیں۔ کیا آپ کے ذہن میں ان کے علاوہ بھی کچھ آرہے ہیں؟

37 Ibid.

38 Booklet 5: Managing Inclusive, Learning-Friendly Classrooms. Embracing Diversity: Toolkit for Creating Inclusive, Learning-Friendly Environments. Bangkok: UNESCO, 2004.

ایسے امتحانات تخلیق کریں جو طلبہ کو جانے پہچانے اور شناسا لگیں: اس طرح سے ان کے اوپر سے امتحان کی فکر و تشویش دور ہونے میں مدد ملے گی جس میں بہت سے طلبہ مبتلا رہتے ہیں۔ امتحان کے سوالات ایسی صورت کے ہونے چاہئیں جیسے آپ نے کوئز میں، ہوم ورک تفویض کردہ کام میں، لیکچرز میں یا مباحثوں میں استعمال کیے تھے۔ جب طلبہ اپنے نجی مطالعے کے وقت اور جماعت کے دوران پوچھی گئی چیزوں اور جو چیزیں امتحان میں پوچھی جائیں گی ان کے درمیان ایک لنک یا ایک رابطہ دیکھتے ہیں تو وہ زیادہ متحرک ہو جائیں گے اور مزید کوششیں کرنے لگیں گے۔

جائزے کی نشستوں کا اہتمام کریں: جیسے جیسے امتحان کا وقت قریب آتا ہے، جماعت کے دوران کچھ وقت جائزے کی نشستیں کرنے کو بھی دیں اور اس میں پوری جماعت کو ایک ساتھ یا گروپس کی شکل میں شامل کریں۔ ایک مختصر لیکچر میں یک تہائی وقت خرچ کیا جا سکتا ہے جس میں کسی موضوع کے اہم نکات پر روشنی ڈالیں اور باقی وقت طلبہ کے لیے مختصر سوال و جواب یا مختصر مشق دہرانے کے لیے وقف کر دیں۔ یہ جائزے بھی آپ کو اپنے طلبہ کی تدریس و آموزش کے بارے میں جوابی ردعمل دے گا اور آپ کو پتا چل جائے گا کہ انہوں نے درحقیقت کیا سیکھا ہے۔ اور ان جائزوں سے آپ کو مزید پر اثر امتحانات بنانے میں مدد ملے گی جن سے طلبہ کی تدریسی اور سیکھنے کی صلاحیت کا پتا چلتا ہے۔

ایسے امتحانات تشکیل دیے جائیں جن سے سیکھنے کی صلاحیت بڑھ سکے: ایک سے زیادہ انتخابات کرنے والے سوالات ملٹی پل چوائسز کو امتحانات میں شامل کرنے کے برعکس نیچے دی گئی باتیں یا طریقے استعمال کریں تا کہ یہ جان سکیں کہ طلبہ نے جو سیکھا ہے وہ اسے آگے استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں۔[39]

☆ چھوٹے اور مختصر مضامین والے سوالات شامل کریں۔ جوابات کی طوالت کو اس طرح کنٹرول کریں کہ طلبہ کو جوابات کے لیے محدود جگہ (ایک جوابی بکس) دیں۔ اتنی مختصر جگہ کے ساتھ آپ کے طلبہ کو اصل پوائنٹ تک پہنچنا چاہیے۔ آدھے صفحے یا پورے صفحے کو 60 نمبر دینے سے چار لائن کے جواب کو 60 نمبر دینا زیادہ آسان ہے۔

☆ طلبہ سے کہیں کہ وہ اپنے جوابات میں ڈایا گرام، فلو چارٹس یا تصاویر استعمال کریں۔ ان پر آسانی سے نمبر دیے جا سکتے ہیں لیکن یہ طلبہ کی تجزیاتی صلاحیتوں کے بارے میں بہت معلوماتی ہوتے ہیں۔

☆ کچھ زیادہ انتخاب والے سوالات کے لیے طلبہ سے کہیں کہ وہ صحیح جواب کا انتخاب کرنے کے بعد ایک یا دو سطروں میں یہ لکھیں کہ انہوں نے یہ جواب کیسے حاصل کیا۔

☆ گروپ میں امتحانات دیں۔ گروپ کے تمام ارکان کو ایک ہی گریڈ مختص (حوالے) کرنا چاہیے جس کی بنیاد اس ''گروپ پراڈکٹ'' پر ہوتی ہے جو وہ پیش کرتے ہیں۔ افراد کے لیے گروپ ارکان سے کہیں کہ وہ گمنام طریقے سے ایک دوسرے کو گریڈ دیں اور پھر گروپ کے گریڈ کی اوسط ہر طالب علم کو دیں۔

☆ ایک تحریری مشق کے طور پر طلبہ کو خود اپنے امتحان کے سوال و جواب تیار کرنے دیں جن کی بنیاد آپ کے جماعت کے لیکچرز اور سرگرمیاں ہوں۔ یہ سوال و جواب اصل امتحانات کے طور پر استعمال کیے جا سکتے ہیں اور طلبہ انہیں آپ کے بنائے ہوئے سوالات کے مقابلے میں بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔

39 Student Ratings of Teacher Effectiveness: Creating an Action Plan. Center for Support of Teaching and Learning, Syracuse University, New York. http://cstl.syr.edu/cstl2/Home/Teaching%20Support/Teaching%20at%20SU/Student%20Ratings/12A500.htm [accessed online on 1/30/2006].

یہ بات تسلیم کریں کہ تمام امتحانات بالکل ٹھیک (Perfect) نہیں ہوتے: بڑی کمرۂ جماعت میں جہاں طلبہ کی تعداد اور مختلف تدریس و آموزش کے انداز اعلیٰ ہیں، ایسے میں "ایک امتحان باقی سب میں فٹ ہوتا ہے" والی حکمت عملی کام نہیں کرسکتی۔ ایک امتحان میں کچھ آئٹمز ایسی ہوسکتی ہیں جو یا تو طلبہ کے لیے انفرادی طور پر یا متعدد طلبہ کے لیے یا پھر پوری کلاس کے لیے مسئلے کا باعث ہوسکتی ہیں۔ تحقیق بتاتی ہے کہ طلبہ کو اگر سوالات کے شفاف یا واضح ہونے پر تبصرہ کرنے کی اجازت ہو تو وہ زیادہ مطمئن ہوتے ہیں۔[40] امتحان میں خاص مخصوص حصوں پر بڑے عمر کے طلبہ کے تبصرے کے لیے جگہ چھوڑنے پر ضرور غور کریں۔ اگر ان کے تبصرے سے یہ پتا چلے کہ طلبہ مواد کو تو سمجھ گئے تھے لیکن سوال کو نہیں سمجھ سکے (ممکن ہے سوال کرنے کا انداز ناقص ہو) تو پھر اس حصے کے لیے طلبہ کو کریڈٹ دیا جاسکتا ہے۔ آپ اس طریقے کو امتحان کے سوالات میں استعمال کرسکتے ہیں جو بہت سے طلبہ یا پوری ہی کلاس کے لیے مسئلہ پیدا کررہے تھے۔ چھوٹے طلبہ کے لئے ان امتحانی سوالات کو اچھی طرح ملالیں جن کے جواب اکثر و بیشتر غلط دیے جاتے ہیں۔ ان سوالات کا اگر کوئی حصہ ناقص الفاظ والا تھا تو اس حصے کو نکال دینا چاہیے۔ اگر اس میں سمجھنے میں دشواری کا مسئلہ ہو تو آپ کو وہ تصور دوبارہ پڑھانا ہوگا جسے آپ امتحان میں شامل کررہے تھے۔

تفویض کردہ کام اور امتحان کی گریڈنگ (نمبر دینا)

تفویض کردہ کام پر فوری جوابی ردعمل دیں: بڑی کمرۂ جماعت میں اساتذہ کے پاس اکثر اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ ساٹھ سے زائد طلبہ کو ان کے ہوم ورک پر گریڈ یا نمبر دیں۔ جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا گیا ہے، تفویض کردہ کام کی مقدار کو کم کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ طلبہ سے گروپس میں تفویض کردہ کام کرائے جائیں۔ یہ آسان ہے کہ ساٹھ کے بجائے دس پر گریڈنگ کی جائے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کلاس کے اندر ایک چھوٹا تفویض کردہ کام طلبہ کو انفرادی طور پر دیں اور جب وہ اسے مکمل کرلیں تو آپ کے پاس لے آئیں۔ آپ اس پر اسی وقت گریڈ دے سکتے ہیں اور فوری طور پر جوابی ردعمل دے سکتے ہیں۔ یہ تیز جواب اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ آپ کے طلبہ ابھی تک تفویض کردہ کام کے بارے میں سوچ رہے ہیں اور اس طرح آپ کا جوابی ردعمل زیادہ بامعنی اثر ڈالے گا۔ مزید یہ کہ آپ کا فوری جوابی ردعمل آپ کے طلبہ کو اس چیز کی اہمیت بتاتا ہے جو وہ سیکھ رہے ہیں اور یہ کہ آپ کو یہ جاننے کی کتنی فکر ہے کہ وہ کیسا پڑھ اور سیکھ رہے ہیں۔ اپنی میز پر طلبہ کی لائن سے بچنے کے لیے اپنے طلبہ سے کہیں کہ جب وہ اپنا کام مکمل کرلیں تو نمبر والے کاغذ لے لیں اور اور جب ان کا نمبر پکارا جائے تو وہ آپ کی میز کے پاس آجائیں۔ جب وہ آپ سے ملاقات کے لیے انتظار کررہے ہوں تو اس وقت انہیں کرنے کے لیے کچھ کام دے دیں، مثلاً ایک چھوٹا سا تحریری تفویض کردہ کام جس سے انہیں الگ سے فائدہ ہوگا۔

آپ بڑے کمرۂ جماعت والے بڑی عمر کے طلبہ کو اپنی مدد کے لیے بلا سکتے ہیں اور ان سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ آپ کے طلبہ کے تفویض کردہ کام کو چیک کرکے انہیں گریڈ دیں یا آپ کے طلبہ اپنے اپنے تفویض کردہ کام ایک دوسرے سے بدل سکتے ہیں اور ایک دوسرے کے کام پر گریڈ دے سکتے ہیں۔ ہاں، آپ کو ان کی گریڈنگ کی نگرانی کرنی ہوگی۔ لیکن یہ ایک پر لطف منظر ہوگا جب آپ اپنے طلبہ کو ایک دوسرے کے کام کو جانچتے اور نمبر دیتے دیکھیں گے۔ اس طرح آپ کو بڑا زبردست جوابی ردعمل ملے گا جب آپ کو یہ پتا چلے گا کہ وہ کیا سمجھے ہیں اور کیا نہیں سمجھے۔

اگر ہوم ورک آپ کی کلاس کا ضروری حصہ ہے اور آپ کے پاس ایسا کوئی معاون یا مددگار نہیں ہے جو آپ کے طلبہ کے کیے گئے کاموں کو چیک کرکے انہیں گریڈ دے سکے تو وقت بچانے کے لیے ہوم ورک تفویض کردہ کام کی گریڈنگ کے نمونے بنالیں۔ ان تفویض کردہ کام کے لیے جنھیں آپ چیک کرکے گریڈ

40 Large Classes: A Teaching Guide – Giving Students Feedback. Center for Teaching Excellence, University of Maryland, 2005. www.cte.umd.edu/library/large/feeds.html [accessed online on 10/7/2005]

نہیں دیتے، طلبہ میں ایک جوابی شیٹ تقسیم کردیں تا کہ وہ اپنی کارکردگی کا خود جائزہ لے سکیں یا پھر کلاس کے وقت کے علاوہ کچھ وقت نکالیں اور ہوم ورک کے تمام جوابات پوری جماعت کے ساتھ مل کر چیک کریں۔ بہت سے امتحانی پیپر کو چیک کرنے اور ان میں نمبر یا درجے دینے کے بوجھ سے مقابلہ کرنے کے لیے اپنے طلبہ کو اپنے ساتھ شامل کرلیں۔

جب بھی ممکن ہو چھوٹے اور مختصر امتحان دیں، یہ ایسے نہ ہوں جو کلاس کا پورا ہی وقت لے لیں۔ تب آپ کے طلبہ گریڈنگ کے عمل میں آپ کی مدد کر سکتے ہیں۔ امتحان میں پوچھے جانے والے معروضی سوالات (Objective questions) کے لیے بعض اساتذہ پہلے سے ہی جوابات کی شیٹ تیار کر لیتے ہیں۔ جب تمام طلبہ اپنا کام مکمل کر چکیں تو وہ اپنے امتحانی پیپر آپس میں بدل لیں اور جوابات والی شیٹ سے اپنے ساتھی کے امتحانی کاپی کو چیک کر کے گریڈ دیں۔ پھر استاد امتحانی کاپیاں جمع کرتا ہے، گریڈنگ کو چیک کرتا ہے اور ان پر بھی گریڈ دیتا ہے، چاہے اس میں جیسے بھی مضمون سے منسلک (Subjective) سوالات ہوں۔ جوابات کی کاپیاں استعمال کرنے کے بجائے اس کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ استاد ہر معروضی سوال کا صحیح جواب با آواز بلند پڑھے جبکہ تمام طلبہ ایک دوسرے کی کاپی چیک کر کے ان پر گریڈ دیتے رہیں۔ اس طریقے سے یا ایسی ہی کسی حکمت عملی سے طلبہ کو یہ جاننے کے لیے کئی دن یا کئی ہفتے انتظار نہیں کرنا پڑتا کہ انہوں نے کیا کیا ہے اور انہوں نے کس چیز میں کیا بہتری پیدا کرنی ہے۔

آپ اپنے پڑھانے کے طریقہ کار پر غور کریں

بڑی کمرۂ جماعتوں میں طلبہ کی تدریس و آموزش کی بہتری ہمیں یہ چیلنج دیتی ہے کہ ہم پیشہ ورانہ طور پر اپنے آپ کو آگے بڑھاتے رہیں، جو کچھ ہم نے پڑھایا ہے اور جیسے پڑھایا ہے، اس میں بہتری پیدا کرتے رہیں۔ دوسری صورت میں ہم دو خطروں کا سامنا کریں گے: ایک تو ہم بہت جلد بور ہو جائیں گے اور دوسرے ہمارے طلبہ بھی پورے طور پر پڑھ اور سیکھ نہیں سکیں گے۔

بڑی کمرۂ جماعتوں کے اچھے اساتذہ اپنے طلبہ سے اپنی تدریس یا پڑھانے کے عمل کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ وہ اپنے طلبہ پر زور دیتے ہیں کہ انہیں ان کے پڑھانے/تدریس کے بارے میں بتائیں کہ اس میں کیا اچھا ہے اور کیا اچھا نہیں ہے۔ توجہ کے اہم عنوانات یہ ہیں: کمرۂ جماعت کا ماحول کس حد تک آرام دہ ہے؟ کیا اسباق اور سرگرمیوں کی عمدگی سے منصوبہ بندی کی گئی ہے؟ کیا لیکچرز طلبہ کے لیے قابل فہم ہیں؟ کیا طلبہ اپنے استاد سے بغیر کسی جھجک کے بات کرتے ہیں؟ کیا انہیں مناسب اور درست تفویض کردہ کام دیے جاتے ہیں؟ کیا انہیں نمبرز صحیح طرح اور دیانت داری سے دیے جاتے ہیں؟ کیا انہیں تفویض کردہ کام فوری طور پر واپس کر دیے جاتے ہیں؟ وغیرہ وغیرہ

طلبہ کے اس جوابی ردعمل کو حاصل کرنے کے لیے بعض اساتذہ "ششماہی تدریسی امتحان" تیار کرتے ہیں جس میں ان تمام توجہ طلب موضوعات پر سوال شامل ہوتے ہیں۔ اس کے جواب میں اساتذہ کو اسکول کے سال کے وسط میں جو تجاویز موصول ہوتے ہیں ان سے انہیں بقیہ سال میں اپنی تدریس کے طریقے کو بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے۔ اسی طرح طلبہ میں بھی جماعت میں پڑھنے اور شرکت کرنے کا مفید احساس پیدا ہوتا ہے۔[41]

طلبہ کے ادراک اور ان کی سمجھ بوجھ کے بارے میں جاننے کا دوسرا طریقہ مخفی سروے ہے۔ یہ سروے ہمیں طلبہ سے اس معلومات کو جمع کرنے کا موقع فراہم کرتا

41 Hipple, T. and McClam T. Tips for Better Teaching. Chronicle of Higher Education Career Network Pages, 11 March 2002. http://chronicle.com/jobs/2002/03/2002031102c.htm

ہے جو چھوٹی کمرۂ جماعتوں میں تو عام ہے لیکن بڑی کمرۂ جماعت میں عام طور سے غائب ہو جاتی ہے۔ مخفی سروے سے طلبہ کے لیے ایک ایسا محفوظ ماحول قائم ہوتا ہے جس میں طلبہ اپنے احساسات اور مسائل سچائی کے ساتھ جماعت میں بیان کرتے ہیں۔

ان سرویز سے ہم جماعت، تفویض کردہ کام کی شفافیت اور گریڈز کے بارے میں اپنے طلبہ کے شعور اور آگہی کے بارے میں اہم اور مفید معلومات سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ طلبہ نے تفویض کردہ کام پر کتنی دیر کام کیا یا ٹیسٹ کے لیے کتنی دیر مطالعہ کیا اور ایسی ہی دوسری مفید معلومات بھی میسر ہو جاتی ہے۔[42]

بعض اساتذہ اپنے طلبہ سے انفرادی تفویض کردہ کام کی جانچ پڑتال کے لیے بھی کہتے ہیں۔ طلبہ مختصر جائزہ بھی مکمل کرتے ہیں جس کے ذریعے ان سے کہا جاتا ہے کہ اس تفویض کردہ کام کی ان غلطیوں کی نشان دہی کریں جن کا انہیں سامنا کرنا پڑا تھا۔ ساتھ ہی انہیں بہتر بنانے کے طریقے بھی بتائیں اور یہ بھی بتائیں کہ اس تفویض کردہ کام کی تکمیل کے بعد انہوں نے کیا سیکھا اور کیا نہیں سیکھا۔ اس سے استاد کو یہ جائزہ لینے میں مدد ملتی ہے کہ اس تفویض کردہ کام سے مطلوبہ تدریس اور آموزش کا مقصد پورا ہوا یا نہیں۔ یہ انہیں یہ موقع بھی دیتا ہے کہ اپنے طلبہ کے مستقبل کے لیے ان میں تبدیلی کریں۔[43]

بڑی کمرۂ جماعت کے اچھے اساتذہ اپنے ساتھیوں سے اپنی تدریس کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ آپ نے اپنے ساتھیوں سے کتنی بار ان کی دلچسپیوں اور ان کی خاندان کے بارے میں بات کی ہے؟ ان سے کتنی بار پوچھا ہے کہ ان کی زندگیوں میں کیا ہو رہا ہے وغیرہ۔ آپ ان سے ایک اسکول کمیٹی یا سماجی کام کرنے والی کسی تنظیم میں کام کرنے کے بارے میں بات کر سکتے ہیں۔ یہ ایسے عام موضوعات ہیں جو اساتذہ کے درمیان دلچسپی کے حامل ہو سکتے ہیں۔

لیکن آپ یا آپ کے ساتھی آپ کی تدریس کے بارے میں کتنی بار بات کرتے ہیں؟ کیا آپ نے ایک بڑی کمرۂ جماعت میں پڑھانے کے دوران پیش آنے والی مشکلات پر بات کی یا آپ نے کبھی ان مشکل طلبہ کے بجائے اپنے کمرۂ جماعت کی کامیاب کہانیاں انہیں سنائیں؟ اگر آپ ان سب اور دوسرے امور پر بات نہیں کرتے تو کیا ایسے مباحثے آپ کی تدریس کے معیار پر کوئی فرق ڈالیں گے؟ آپ کے لیے، آپ کے طلبہ یا آپ کے ساتھیوں کے لیے اس سے کیا فرق پڑے گا؟ اپنے کسی ساتھی کو اپنی کمرۂ جماعت کا دورہ کرائیے، بعد میں آپ اپنے اس ساتھی استاد کے کمرۂ جماعت کا دورہ کریں۔ اس بارے میں کیا خیال ہے؟ بڑی کمرۂ جماعت کے اساتذہ کے لیے ایسے تجربات اور بعد میں ہونے والے تبادلہ خیالات جن میں یہ بات ہوتی ہے کہ کیا چیز کام کرتی ہے اور کیا چیز کام نہیں کرتی، اس تبادلہ خیال سے آپ کو بہت فائدہ ہوگا۔ آپ کے ساتھی آپ کو کیا بتا سکتے ہیں۔۔۔ اچھی چیزیں اور بری۔۔۔ اور آپ انہیں کیا بتاتے ہیں، اس سب سے آپ سبھی کو بہتر استاد بننے میں مدد ملے گی۔[44]

42 Preston, J. A. and Shackelford, R. A System for Improving Distance and Large-Scale Classes. Georgia Institute of Technology. http://cims.clayton.edu/jpreston/Pubs/iticse98.htm [accessed online on 10/6/2005]

43 Student Ratings of Teacher Effectiveness: Creating an Action Plan. Center for Support of Teaching and Learning, Syracuse University, New York.
http://cstl.syr.edu/cstl2/Home/Teaching%20Support/Teaching%20at%20SU/Student%20Ratings/12A500.htm [accessed online on 1/30/2006].

44 Hipple, T. and McClam T. "Tips for Better Teaching" in Chronicle of Higher Education Career Network Pages, 11 March 2002. http://chronicle.com/jobs/2002/03/2002031102c.htm

جوابی ردعمل حاصل کرنے کا ایک اور راستہ نیٹ ورک کی تعمیر ہے۔ سرکاری تعلیمی ایجنسیوں اور مقامی غیر سرکاری ایجنسیوں سے رابطہ کریں جو تعلیمی امور پر کام کررہی ہیں۔ ساتھ ہی اپنے ملکی اور مقامی اساتذہ کی تدریسی تربیت کے ادارے (Teachers training institutions) سے بھی رابطہ کریں۔ ان سے پوچھیں کہ کیا وہ ایسے اساتذہ سے واقف ہیں جو بڑے کمرۂ جماعت میں اپنی تدریس کو بہتر بنانے پر کام کررہے ہیں۔ ایسے اساتذہ سے رابطہ کریں اور پوچھیں کہ آیا آپ اور اگر ممکن ہو تو آپ کے کچھ ساتھی ان کے اسکول کا دورہ کرسکتے ہیں تاکہ یہ جان سکیں کہ بڑی کمرۂ جماعت میں بچوں کو بہتر طور پر اور موثر طریقے سے کیسے پڑھایا جاسکتا ہے۔ اگر آپ ان اسکولوں کا دورہ نہ کرسکیں کیونکہ یہ کام خاصا مہنگا ہو تو ان سے کہیں کہ کیا وہ ایسے وسائل آپ کو بھیج سکتے ہیں جنھیں آپ اپنی کمرۂ جماعت میں استعمال کرسکیں جیسے سبق کی منصوبہ بندی (Lesson plan) کا نمونہ، پڑھانے کے طریقوں یا ہدایتی مواد کے نمونے اور گروپ سرگرمیاں جنھیں آپ آسانی سے اپنے ہاں بھی کراسکتے ہیں۔ اگر وسائل میسر ہوں تو ان سے کہیں کہ وہ آپ کے اسکول کا دورہ بھی کریں تاکہ آپ کا مشورہ/رائے لے سکیں اور ساتھ ہی آپ کے اسکول کے منتظمین اور دوسرے اساتذہ سے بھی بڑی کمرۂ جماعت کو پڑھانے کے موثر طریقوں خاص طور سے ان طریقوں کے بارے میں بات کرسکیں جن میں سادہ انداز سے لیکچر دینے کے بجائے متحرک تدریس شامل ہوتی ہے۔ ان سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ مایوس نہ ہوں۔ نیٹ ورک اور اچھے تعلقات ان لوگوں کے ساتھ تعمیر کریں، جو بڑی کمرۂ جماعت کو پڑھانا جانتے ہیں اور ان کے ساتھ تعلقات رکھیں۔

یاد رکھیں! بڑی کمرۂ جماعت کے اچھے اساتذہ اپنی ٹیچنگ کا عکس ڈالتے ہیں۔ وہ ایک کمرۂ جماعت میں بہت سے طلبہ کے ہونے کے مسئلے پر کوئی روشنی نہیں ڈالتے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے اور اس کے بارے میں عام طور سے کچھ کیا بھی نہیں جاسکتا۔ اس کے بجائے اچھے اساتذہ صرف اپنی تدریس کے بارے میں سوچتے ہیں، وہ اپنے کمرۂ جماعت کے رویے اور اپنے منصوبوں کے بارے میں سوچتے ہیں جو ان کے پاس ہوتے ہیں، وہ ان سرگرمیوں کے بارے میں سوچتے ہیں جو وہ استعمال کرتے ہیں، وہ اپنے طلبہ کے پس منظر اور تجربات کے بارے میں سوچتے ہیں اور یہ سوچتے ہیں کہ ان کے طلبہ کیا سیکھ رہے ہیں، کیوں سیکھ رہے ہیں اور کیوں نہیں سیکھ رہے ہیں۔ اور اچھے اساتذہ اپنی تدریس کے بارے میں سب سے زیادہ سوچتے ہیں: وہ تمام ممکنہ ذرائع استعمال کرتے ہیں تاکہ اپنی تدریس کو بہتر بنا سکیں۔ امید ہے کہ اس دستاویز کے ذریعے آپ نے بیش قیمت نکات (Tips) اور تجاویز سیکھی ہوں گی کہ اپنی بڑی کمرۂ جماعت میں تدریس اور آموزش کو کیسے بہتر بنایا جائے۔ آپ کونسے خیال پر پہلے کوشش کریں گے؟

بڑی کمرۂ جماعت کو پڑھانے کے بیس اہم نکات

1- منصوبہ بندی تفصیل سے کریں، بڑی کمرۂ جماعت میں مسائل اور بھی زیادہ نظر آتے ہیں، لیکن ان سے مؤثر انداز سے نمٹا جاسکتا ہے۔

2- میں سے غیر ضروری فرنیچر ہٹا کر جگہ پیدا کریں اور کمرۂ جماعت سے باہر کی جگہ سیکھنے اور سرگرمیوں کے مراکز کے طور پر استعمال کریں۔ اپنے طلبہ سے کہیں کہ وہ کمرۂ جماعت کو آرام دہ انداز سے منظم کرنے کے لیے اپنی تجاویز پیش کریں۔

3- اپنے طلبہ کو جاننے اور سمجھنے کے لیے ہر ممکنہ کام کریں۔ آپ کے طلبہ کے ساتھ آپ کی مثبت تعلق آپ کے طلبہ میں رضامندی کی تعمیر کرتی ہے جس کے بعد وہ کمرۂ جماعت میں سرگرمی سے شرکت کرتے ہیں۔

4- اپنے طلبہ سے کہیں کہ وہ ایک بین العمل (Interactive manner) کے انداز میں آپس میں ایک دوسرے کا تعارف حاصل کریں۔ ساتھ ہی آپ اپنے آپ کو بھی متعارف کرائیں۔

5- طلبہ سے بات کرتے ہوئے ایک جگہ کھڑے نہ رہیں بلکہ کمرۂ جماعت میں گھومتے رہیں تاکہ طلبہ زیادہ گرم جوشی سے کام کریں۔ اس سے آپ کے اور آپ کے طلبہ کے درمیان موجود جسمانی اور سماجی فاصلہ کم ہوجاتا ہے۔

6- آپ جیسے ہیں اسی انداز سے کمرۂ جماعت میں اور کمرۂ جماعت سے باہر فطری اور ذاتی انداز سے پیش آئیں۔

7- اپنے طلبہ کو بتادیں کہ آپ کمرۂ جماعت سے پہلے اور کمرۂ جماعت کے بعد ان کے ہر سوال کا جواب دینے کے لیے ہر وقت موجود ہیں۔

8- طلبہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے عام سوال کریں یا غلطیاں کریں تو ان کے جواب دیں اور ان کی راہ نمائی کریں۔ ان کی مدد سے اپنے اسباق کی تیاری کریں اور طلبہ کو غلطیوں سے بچانے میں مدد کریں۔

9- کمرۂ جماعت سے پوری طرح باخبر رہیں۔ اگر آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ کمرۂ جماعت میں کوئی گڑبڑ ہے تو کسی بھی طالب علم سے پوچھ لیں کہ کمرۂ جماعت میں کیا ہورہا ہے۔ طلبہ کے چھوٹے چھوٹے گروپس کو اجازت دیں کہ وہ آپ کے پاس آئیں اور آپ سے کمرۂ جماعت کے اہم امور پر تبادلہ خیال کریں۔ جب ضروری ہو طلبہ کو بھی اس میں شامل کرلیں اور خراب یا ناقص رویے سے نمٹنے کے لیے مثبت نظم وضبط استعمال کریں۔

10- ایک پس منظر والا سوالنامہ یا تشخیصی ٹیسٹ دیں جس سے آپ کے اسباق کی فہرست بھی چیک ہوجائیں اور آپ کے طلبہ کی معلومات اور صلاحیتوں کا بھی پتا چل جائے۔ اس سے ان طلبہ کی نشان دہی ہوجائے گی جنھیں خصوصی توجہ کی ضرورت ہے، اس کے ساتھ ہی اپنے طلبہ کی زندگیوں کے تجربات میں بھی رابطے لائیں۔

11- اس بات کو سمجھیں کہ طلبہ کی توجہ کا دائرہ بہت محدود ہوتا ہے: آپ کا 15 منٹ کا لیکچر جس کے بعد کوئی سرگرمی ہو اور پھر اضافی لیکچر (اگر ضرورت ہو تو) یہ ایک آئیڈیل ٹائم لائن ہے۔ اس بات کا تعین کریں کہ معلومات کو لیکچر کے علاوہ کسی اور طریقے سے پیش کریں۔ مثال کے طور پر گروپ ورک، کردار نگاری (Role play)، طلبہ کی پیشکشیں (Presentation) نصاب سے باہر کا مواد پڑھنا (Out side readings) اور کمرۂ جماعت کے اندر لکھوانا بہترین طریقے ہیں جن سے کمرۂ جماعت کے معمولات میں فرق پڑتا ہے اور پڑھنے اور سیکھنے کی ترغیب ملتی ہے۔

12- ایک عام اور رسمی سبق کی منصوبہ بندی تیار کریں جس کے ذریعے ایک بڑی کمرۂ جماعت کی سیٹنگ میں آپ کی تدریس منظم ہوتی ہے۔ اس طریقے سے یہ جائزہ لیا جاسکتا ہے کہ آپ کے طلبہ کو جو کچھ پڑھایا جارہا ہے وہ پڑھ رہے ہیں یا نہیں۔ ساتھ ہی یہ آپ کے لیے بھی یہ جانچنے کا ایک موقع ہوتا ہے کہ آگے آپ کو کیا کرنا ہے اور آپ اپنی تدریس کو کیسے بہتر کرسکتے ہیں۔ اپنے منصوبے میں اس موضوع کی شناخت کریں جسے پڑھایا جاتا ہے۔ تدریس کے مقاصد،

تدریس کے طریقے، کمرۂ جماعت کا انتظام، خاص خاص سرگرمیاں، ذرائع ووسائل اور تخمینے یا جائزے کے طریقے۔

13-اپنے طلبہ کو وضاحت کے ساتھ بتائیں کہ آپ اپنی کمرۂ جماعت کو ایک خاص سبق اپنے انداز سے کیوں اور کیسے پڑھا رہے ہیں۔ مثال کے طور پر" یہ وہ وجہ ہے جس کی بنا پر میں کمرۂ جماعت کے اختتام پر ذہنی آزمائش دیتا ہوں۔"

14-اس روز کے عنوانات یا موضوعات اور تدریسی مقاصد کی ایک فہرست کا بصری منظر نامہ (Visual display) تیار کریں۔ (مثال کے طور تختہ سیاہ پر ایک فہرست) اس سے کمرۂ جماعت میں آپ اور آپ کے طلبہ کے لیے کمرۂ جماعت کا تسلسل اور بھی آسان ہوجائے گا اس کے ساتھ ایک واضح شروعات، وسطی مدت اور کمرۂ جماعت کے اختتام کا منصوبہ بھی اہمیت کا حامل ہے۔

15- طلبہ کے سوال وجواب کی صلاحیت میں اضافے کے لیے فوراً (Prompts) طریقے کا استعمال کریں اور سوال کرنے کے بعد دس تک گنیں اس سے طلبہ کو جواب دینے کے لیے وقت مل جائے گا۔

6- تفویض کردہ کام دینے سے حقیقتاً اس بات کا پتا چل جاتا ہے کہ آپ کے طلبہ آپ کی تدریس یعنی آپ نے جو کچھ پڑھایا ہے، اس سے کچھ سیکھ رہے ہیں یا نہیں۔ کیا وہ اس طریقہ کار کو بیان کرسکتے ہیں جس کے تحت انہوں نے سوال حل کیا؟ اور کیا جو کچھ وہ سیکھ رہے ہیں، اسے روزمرہ کی زندگی میں استعمال کرسکتے ہیں؟ تمام تفویض کردہ کام کے لیے تفصیلی، واضح اور مکمل ہدایات دیں۔

7-ایک ذاتی معلومات (Port-folio) نظام یا دوسرے طریقے اختیار کریں جس کے ذریعے طلبہ کی کارکردگی کو اس کے مقررہ راستے پر رکھا جاسکتا ہے۔ چاہے وہ کارکردگی کامیابی کے حوالے سے ہو یا وہ پہلو ہوں جن میں بہتری کی ضرورت ہے۔ اس سے ان طلبہ کی شناخت ہوتی ہے جنھیں اضافی توجہ کی ضرورت ہے۔

18-ایسے امتحان تیار کریں جو آپ کو حقیقتاً یہ بتائیں کہ کیا آپ کے طلبہ نے واقعتاً سیکھا اور پڑھ لیا ہے اور جو کچھ آپ نے پڑھایا ہے، اسے اپنی زندگی میں استعمال بھی کرسکتے ہیں، یہ نہ ہو کہ جو کچھ پڑھایا گیا وہ اسے صرف یاد کرلیں۔

19- تفویض کردہ کام اور امتحانوں پر فوری جوابی ردعمل دیں۔ اپنے طلبہ کو نمبر دینے کے عمل (گریڈنگ پراسیس) میں شامل کریں تاکہ تیز جوابی ردعمل دیا جاسکے۔

20 آپ اپنے پڑھانے کے طریقہ کار پر غور کریں۔ اپنے ساتھیوں اور طلبہ کے ساتھ گفتگو کریں کہ آپ کے کمرۂ جماعت میں بہتری کیسے آسکتی ہے۔ اپنے ان ساتھیوں کے کمرۂ جماعت کو جا کر دیکھیں جو بہت سے طلبہ کو ایک ساتھ پڑھا رہے ہوں۔ ان کے ساتھ بڑی کمرۂ جماعت کو پڑھانے کے موضوع پر تبادلہ خیال بھی کریں اور مواد کا تبادلہ بھی کریں۔ ان سب سے بڑھ کر بڑی کمرۂ جماعت کو پڑھانے کے چیلنج کو ایک موقع سمجھیں، مسئلہ نہ سمجھیں۔

آپ زیادہ سیکھ سکتے ہیں

آپ کثیرالجماعتی طلباء کو کیسے پڑھا سکتے ہیں اس بارے میں اور متعلقہ موضوعات کے بارے میں جاننے کے لیے آپ کو چاہیے کہ درج ذیل وسائل کا کھوج لگائیں:

Publications:مطبوعات

Aronson, R. "Six Keys to Effective Instruction in Large Classes: Advice from a Practitioner," in Weimer, MG. (Ed.), Teaching Large Classes Well. New Directions for Teaching and Learning, No. 32, San Francisco: Jossey-Bass, 1987.

Bligh, D.A. What's the Use of Lecturing? Devon, England: Teaching Services Centre, University of Exeter, 1971.

Bonwell, C. C. Active Learning: Creating Excitement in the Classroom. Center for Teaching and Learning, St. Louis College of Pharmacy, 1995.

Bonwell, C. C. and Eison, J. A. Active Learning: Creating Excitement in the Classroom. ASHE-ERIC Higher Education Report No.1. Washington, D.C.: The George Washington University, School of Education and Human Development, 1991.

Brookfield, S. D. Becoming a Critically Reflective Teacher. San Francisco: Jossey-Bass, 1995.

Brown, G. Lecturing and Explaining. New York: Methuen, 1978.

Carbone, E. and Greenberg, J. "Teaching Large Classes: Unpacking the Problem and Responding Creatively" in Kaplan, Matthew (ed.), To Improve the Academy 1998, Resources for Faculty, Instructional and Organizational Development. A publication of the Professional & Organizational Development Network in Higher Education, Volume 17, 1998.

Chism, N. Large-Enrollment Classes: Necessary Evil or Not Necessary Evil . Notes on teaching . Columbus: Center for Teaching Excellence, Ohio State University, June 1989, pp. 1-7.

Cross, K. P. and Angelo, T. A. Classroom Assessment Techniques: A Handbook for Faculty, Second Edition. San Francisco: Jossey-Bass, 1993.

Davis, B.G. Tool For Teaching. San Francisco: Jossey-Bass. 1993.

Teaching Technologies, Center for University Teaching. Developing Thinking in Large Classes. Ottawa: University of Ottawa, July 1997.

Donal, J. G. Learning to Think: Disciplinary Perspectives. San Francisco: Jossey-Bass, 2002.

Dubrow, H., and Wilkinson, J. "The Theory and Practice of Lectures," in Gullette, M. M. (Ed.), The Art and Craft of Teaching. Cambridge, Mass.: Harvard University Press, 1984.

Eble, K. E. The Craft of Teaching. (2nd ed.) San Francisco: Jossey-Bass, 1988.

Ericksen, S. C. The Lecture. Ann Arbor: Center for Research on Teaching and Learning, University of Michigan, 1978.

Feichtner, S.B. and Davis E.A. "Why Some Groups Fail: A Survey of Students' Experiences with Learning Groups," Organizational Behavioral Teaching Review, Vol. 9, pp. 58-73, 1985.

Fink, D. Creating Significant Learning Experiences. San Francisco: Jossey-Bass, 2003.

Finkel, D. Teaching with Your Mouth Shut. Portsmouth, NH: Boynton/Cook Publishers, 2000.

Frederick, P. J. "Student Involvement: Active Learning in Large Classes," in Weimer, M.G. (Ed.), Teaching Large Classes Well. New Directions for Teaching and Learning No. 32. Francisco: Jossey-Bass, 1987.

Frederick, P.J. "The Lively Lecture – 8 Variations," College Teaching, Vol. 34, No. 2, pp. 43-50, 1986.

Gleason, M. "Better Communication in Large Courses," College Teaching, 34 (1): 20-24, 1986.

Jensen, V. and Attig, G. "The Arts and Quality Education in Asia," in: Educating for Creativity: Bringing the Arts and Culture into Asian Education. Bangkok: Office for the Regional Advisor for Culture in Asia and the Pacific, UNESCO, 2005.

Johnson, C. R. Taking Teaching Seriously. College Station: Center for Teaching Excellence, Texas A&M University 1988.

Lowman, J. "Giving Students Feedback," in Weimer, MG. (Ed.), Teaching Large Classes Well. New Directions for Teaching and Learning, No. 32. San Francisco: Jossey-Bass, 1987.

Lowman, J. L. Mastering the Techniques of Teaching (2nd ed.). San Francisco: Jossey-Bass, 2000.

Malone, K. and Tranter, P. "Children's Environmental Learning and the Use, Design and Management of Schoolgrounds," Children, Youth and Environments, Vol. 13, No. 2, 2003.

Moore, K. D. Classroom Teaching Skills: A Primer. New York: Random House, 1989.

Palmer, P.J. The Courage to Teach. San Francisco: Jossey-Bass, 1997. Paulson, M. B., and Felman, K. A. Taking Teaching Seriously: Meeting the Challenge of Instructional Improvement. San Francisco: Jossey-Bass, 1999.

Shea, M. A. Compendium of Good Ideas on Teaching and Learning. Boulder: Faculty Teaching Excellence Program, University of Colorado, 1990.

Silberman, ML. Active Learning: 101 strategies to Teach Any Subject. Boston: Allyn & Bacon, 1996.

Slavin, R. E. Cooperative Learning: Theory, Research, and Practice, Second Edition. Needham Heights, MA: Allyn & Bacon, 1995.

UNESCO. Embracing Diversity: A Toolkit for Creating Inclusive, Learning-Friendly Classrooms. Bangkok, 2004. Also available online at: www2.unescobkk.org/ips/ebooks/documents/Embracing_Diversity/index.htm

UNESCO. IFLE Specialized Booklet 1 – Embracing Diversity: Tools for Positive Discipline in the Inclusive, Learning-Friendly Classroom – A Guide for Teachers and Teacher Educators. Bangkok, 2006.

Weimer, M. Learner-centered Teaching: Five Key Changes to Practice. San Francisco: Jossey-Bass, 2002.

Internet Resources

Brenner, J. Making Large Classes More Interactive. Inquiry, Vol. 5, No. 1, Spring 2000. www.vccaedu.org/inquiry/inquiry-spring2000/I-51-brenner.html

Developing Thinking in Large Classes. Teaching Technologies, Center for University Teaching, University of Ottawa, July 1997. www.uottawa.ca/academic/cut/options/July_97/Opt_thinking.htm

Dion, L. But I Teach a Large Class. In: A Newsletter of the Center for Teaching Effectiveness, Spring 1996, University of Delaware. www.udel.edu/pbl/cte/spr96-bisc2.html

Drummond, T. A Brief Summary of the Best Practices in College Teaching. North Seattle Community College, Washington. www.fctel.uncc.edu/pedagogy/basicscoursedevelop/BestPractices.html

Felder, R. Beating the Numbers Game: Effective Teaching in Large Classes. North Carolina State University, 1997. www.ncsu.edu/felder-public/Papers/Largeclasses.htm

Helpful Hints for Teaching Large Classes. Center for Teaching, Learning & Faculty Development. Ferris State University. www.ferris.edu/HTMLS/academics/center/Teaching_and_Learning_Tips.html

Hipple, T. and McClam T. Tips for Better Teaching. Chronicle of Higher Education Career Network Pages, 11 March 2002. http://chronicle.com/jobs/2002/03/2002031102c.htm

Illinois State University's List of URLs for strategies with large classes, including the use of writing in large classes http://wolf.its.ilstu.edu/ CAT/online/tips/largec.html

Implementing Active Learning. Houghton Mifflin College Division. Online Teaching Center http://college.hmco.com/psychology/brehm/social_psychology/6e/instructors/active_learning.html

Intentional Learning: A Process for Learning to Learn. American Accounting Association. http://aaahq.org/AECC/intent/4_4.htm

Ives, S. A Survival Handbook for Teaching Large Classes. University of North Carolina Charlotte Faculty Center for Teaching, 2000. www.fctel.uncc.edu/pedagogy/focuslargeclasses/ASurvivalHandbook.htm

Large Classes: A Teaching Guide – Large Class Introduction. Center for Teaching Excellence, University of Maryland, 2005. www.cte.umd.edu/library/large/intro.html

Modes of Teaching. http://ftad.osu.edu/Publications/TeachingHandbook/chap-5.pdf#search='5%3A%20%20Modes%20of%20Teaching'

Preparing to Teach the Large Lecture Course. Tools for Teaching. University of California, Berkeley. www.teaching.berkeley.edu/bgd/largelecture.html

Preston, J. A. and Shackelford, R. A System for Improving Distance and Large-Scale Classes. Georgia Institute of Technology. http://cims.clayton.edu/jpreston/Pubs/iticse98.htm

Problem-Based Learning, especially in the Context of Large Classes http://chemeng.mcmaster.ca/pbl/pbl.htm

Student Ratings of Teacher Effectiveness: Action Plan Teaching Strategies. Center for Support of Teaching and Learning, Syracuse University, New York. http://cstl.syr.edu/cstl2/Home/Teaching%20Support/Teaching%20at%20SU/ Student%20Ratings/12A510.htm

Suggestions for Establishing Rapport With the Students When Teaching Large Classes. Teaching OPTIONS Pédagpgique. www.uottawa.ca/academic/cut/options/July_97/Opt_RapportCl.htm

Teaching Large Classes: A Brief Cost-effectiveness Analysis with Some Concrete Suggestions to Offset Losses. University of North Carolina at Wilmington Center for Teaching Excellence. www.uncw.edu/cte/workshop_materials/teaching_large_classes.htm

Teaching Large Classes. Teachers in Action, BBC World Service / OLSET. http://www.teachingenglish.org.uk/think/methodology/large_classes.shtml#discipline

The University of Maryland's special programme and forum on teaching large classes.

www.inform.umd.edu/CTE/lcn/index.html